

وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ ج
فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا

کتاب مستطاب

مکتوبات



امام العارفین قدوۃ الواصلین شہباز بلند پرواز لامکان غواص بحر لاتناہی
عشق و عرفان قطب الاقطاب فرد الاحباب جعفر ثانی حضرت خواجہ
صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی
قدس اللہ سرہ العزیز

بہ حسن توجہ
جناب معلی القاب نواب محمد امیر علی خان بہادر دام اقبالہم ایچ سی، ایس
صوبہ دار (کمشنر) صوبہ گلبرگہ شریف و ناظم جاگیرات و صدر نشین مجلس انتظامی کتبخانہ و ادارۂ مصنفین
و بہ تصحیح و اہتمام
مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ایم اے، سی ای
ناظم تعمیرات (وظیفہ یاب) سررشتۂ تعمیرات سرکار عالی

در عہد آفرین برقی پریس حیدرآباد دکن طبع شد
شوال المکرم ۱۳۶۲ھ

بسلسلۂ برکات عہد عثمانی خلدہ اللہ تبارک و تعالی شایع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الواحد الاحد الذی خلق اللوح والقلم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الاکرم الذی یوتی جوامع الکلم وعلی آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین الذین انفجرت من ذواتھم القدسیہ عیون العلوم والحکم۔

حضرت سلطان العارفین مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز کے **مکتوبات** کا یہ مجموعہ بحمد اللہ طبع ہوا اور اہل ذوق کے استفادہ کے لئے شایع کیا جاتا ہے۔ ان مکتوبات کے جامع مولانا رکن الدین ابو الفتح علاء قریشی فرزند ارجمند حضرت شیخ علاء الدین گوالیری قدس سرہما ہیں۔ امیر تیمور نے جب دہلی پر حملہ کیا اس واقعہ سے تقریباً ایک ماہ پیشتر حضرت مخدوم بندہ نواز نے ۷ ربیع الثانی ۸۰۱ھ کو دہلی چھوڑی اور ۲۲ ماہ مذکور کو گوالیر داخل ہوئے۔ شیخ علاء الدین گوالیری کو جو دس سال پیشتر مرید ہو چکے تھے۔ حضرت مخدوم نے اطلاع کردی تھی (مکتوب سیزدہم صفحہ ۳۴)۔ گوالیر پہنچ کر انہیں کے مکان میں مقیم ہوئے اور ۱۷ جمادی الثانی ۸۰۱ھ کو وہاں سے گجرات کی جانب روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل شیخ علاء الدین گوالیری کو منصب خلافت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت مخدوم کے مریدوں میں یہ پہلے بزرگ ہیں جنھیں خلافت دی گئی۔ اس وقت تک اپنے فرزندوں میں سے بھی کسی کو انھوں نے خلافت نہیں دی تھی۔ مولانا رکن الدین ابو الفتح علاء قریشی اس وقت سے دو سال پیشتر حضرت مخدوم سے بیعت کر چکے تھے۔ اور

چند سال کے بعد خلافت سے بھی مشرف ہوے۔ حضرت علاء الدین گوالیر چھوڑکر کالپی چلے آے اون کے ہمراہ مولانا رکن الدین ابوالفتح بھی مع اہل وعیال کالپی آے اور یہاں متوطن ہوگئے۔ ان دونوں بزرگوں کے مزار کالپی میں ہیں اور ان کو بجاے گوالیری کے کالپوی لکھتے آے ہیں۔

شیخ رکن الدین حضرت مخدوم کے زمانۂ حیات میں گلبرگہ آچکے تھے۔ اون کے رحلت کے چند سال بعد پھر آے اور چندے قیام کرکے اور پیر کے مزار کی زیارت سے مشرف ہوکر بیدر گئے۔ بیدر اس وقت سلاطین بہمنیہ کا دار السلطنت ہوچکا تھا۔ یہاں بھی چندے قیام کرکے حجاز گئے اور حج و زیارت سے مشرف ہوکر وطن واپس آے۔ حضرت مخدوم کے مکاتیب جو اونھوں نے شیخ علاء الدین اور مولانا رکن الدین ابوالفتح کو لکھے تھے ان کے پاس موجود تھے۔ بیدر میں ایک دوست سے اور بھی بہت سے مکاتب ان کو ملے اور زیادہ تر اونہیں کے اصرار پر حج سے واپس آنے کے بعد ۸۵۲ھ میں ان کو جمع کرکے کتاب کی شکل میں مرتب کیا۔

اس مجموعہ میں حضرت مخدوم کے چھیاسٹھ ۶۶ مکتوبات ہیں۔ ان میں ایک مکتوب (مکتوب نمبر ۳۹) سلطان فیروز بہمنی بادشاہ گلبرگہ کے نام اور ایک (مکتوب ۶۶) حضرت مسعود بک رح چشتی رحمت اللہ علیہ کے نام ہے۔ بقیہ سب مکاتیب مریدوں اور خلفا کو لکھے گئے تھے ان کے علاوہ مولانا رکن الدین ابوالفتح نے حضرت مخدوم کے بڑے فرزند سید محمد اکبر حسینی کے سات مکتوب اور ان کے فرزند اصغر حضرت سید محمد اصغر حسینی کے چار مکتوب اور قاضی سراج الدین مرید حضرت مخدوم کا ایک مکتوب بھی شریک کیا ہے۔ ان میں دو مکتوب انہیں کے نام کے ہیں اور بقیہ دس مکتوب ان کے والد حضرت علاء الدین کالپوی کے نام کے ہیں۔ آخر کتاب میں تین خلافت ناموں کی نقلیں بھی شریک کی گئی ہیں۔ ایک خلافت نامہ حضرت شیخ علاء الدین کو اور دوسرا

حضرت رکن الدین ابوالفتح کو دیا گیا تھا اور تیسرا عام خلافت نامہ جو حضرت مخدوم نے لکھوا کر محفوظ رکھا تھا جب کسی مرید کو خلافت دیتے اوس کی نقل کروا کر اوس کا نام لکھکر اونہیں دیدیتے۔

حضرت مسعود بک جن کے نام کا ایک مکتوب اس مجموعہ میں ہے چشتیہ طریقہ میں نہایت ہی ممتاز بزرگ تھے۔ سلطان فیروز تغلق کے وہ قرابت دار تھے۔ امیری چھوڑکر فقیری اختیار کی اور شیخ رکن الدین بن شیخ شہاب الدین امام قدس سرہما کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت سے سرفراز ہوئے۔ یہ دونوں بزرگ حضرت محبوب الہی نظام الدین اولیا کے مرید اور خلیفہ تھے۔ حضرت مسعود بک رح خواجہ بندہ نوازؒ کے ہمعصر تھے۔ حضرت خواجہ کی سکونت پرانی دہلی میں تھی جو اب قصبہ مہرولی کے نام سے مشہور ہے اور حضرت مسعود بک رح اس کے قریب کے ایک قریہ میں رہتے تھے جس کا نام لاڈو سراے ہے اور وہیں ان کا مزار ہے۔ حضرت سید محمد حنیف جو سید السادات کے لقب سے مشہور ہیں اور جن کا مزار بیدر سے ایک میل شمال مغرب جانب ہے۔ حضرت مسعود بک رح کے مرید اور خلیفہ تھے۔

حضرت مخدوم کی دوسری تمام تصنیفوں کی طرح ان مکتوبات کا مجموعہ بھی نہایت ہی کمیاب ہے۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد میں ۱۲۱۵ھ کا لکھا ہوا ایک نسخہ (۱۶۳۰ تصوف فارسی) موجود ہے۔ نواب معشوق یار جنگ بہادر کو رائچور میں ایک نسخہ عاریت ملا تھا جس سے انھوں نے نقل لی تھی اور گلبرگہ شریف کے کتب خانہ روضتین میں داخل کردیا تھا۔ بے حد جستجو کے بعد مجھے کسی تیسرے نسخہ کا پتہ نہیں مل سکا۔ یہ دونوں نسخہ بہت غلط لکھے ہوے ہیں بریں ہمہ ان کے باہم مقابلے سے جس قدر ممکن ہوسکا تصحیح کی گئی۔ کتب خانہ آصفیہ کے نسخہ میں صرف اکسٹھ مکتوب ہیں۔ اس لئے اون کے بعد کے مکتوبوں کا کسی دوسری کتاب سے مقابلہ ممکن نہ ہوا۔ سیر محمدی میں تینوں خلافت نامے

مندرج ہیں۔ ان کی تصحیح اس کتاب سے مقابلہ کرکے کی گئی۔ نہایت افسوس ہے کہ کسی تیسرے نسخہ کے نہ ملنے کے باعث خاطرخواہ تصحیح نہ ہوسکی اور جابجا الفاظ اور جملے مشکوک رہ گئے۔ ایسے اکثر مقامات پر استفہام (؟) کی علامت لکھدی گئی ہے۔

شرح رسالۂ قشیریہ اور جواہر العشاق کی طرح یہ کتاب بھی ہمارے محترم کرم فرما جناب **نواب محمد امیر علی خاں بہادر** دام اقبالہم صوبہ دار صوبۂ گلبرگہ و ناظم جاگیرات "روضتین" کی حسن توجہ اور اون کی سرپرستی میں منجانب کتب خانہ روضتین طبع ہوئی اور اہل ذوق کے استفادہ کے لئے شائع ہورہی ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ اون کو دارین میں جزائے خیر دے۔

حضرت خواجہ بندہ نوازؒ نہایت کثیر التصانیف بزرگ تھے اون کی تصنیفات کا زمانہ تقریباً ۷۸۰ھ اور ۸۲۵ھ کے درمیان کا ہے ان کی جلالت شان کے باوجود بہتری تصنیفیں زمانہ دراز سے مفقود ہیں اور نہایت جستجو اور تگ و دو کے بعد جو دستیاب ہوسکیں اون میں بھی اکثر کے دو نسخوں سے زیادہ کا کہیں پتہ نہیں ملا یہ برکت و سعادت خداوند تبارک و تعالیٰ نے ہمارے آقائے ولی نعمت ظل اللہ فی الارض سلطان العلوم **اعلیحضرت آصف جاہ سابع** اطال اللہ عمرہم وادام اللہ ملکہم و دولتہم کے نہایت مبارک عہد ابد مدت کے لئے ہی مخصوص فرمائی کہ اب چھ سو سال کے بعد وہ کتابیں جو مفقود تھیں طبع ہوکر منظر عام پر آرہی ہیں اور اہل دل اور ارباب ذوق کے استفادہ کے لئے شائع ہوتی جارہی ہیں۔ آقائے ولی نعمت اور شاہزادہ گان بلند اقبال کیلئے بارگاہ رب العزت مجیب الدعوات میں صمیم قلب سے نہایت عجز و الحاج کے ساتھ میری وہی دعائیں ہیں جو حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز قدس سرہٗ نے سلطان فیروز بہمنی کے لئے کی تھیں (مکتوب ۳۹)۔ حق سبحانہ و تعالیٰ شرف قبولیت سے ممتاز فرمادے بحرمت النبی والہ الامجاد۔

اس کے بعد کے صفحوں میں مکتوبات کی فہرست دی گئی ہے۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا
مَعَ الْأَبْرَارِ ـ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلٰنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

خاکسار
سید عطا حسین

حیدرآباد دکن
شوال المکرم ۱۳۶۲ھ

فہرست
(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہ

نمبر مکتوب	نام مکتوب الیہ	صفحہ
۱	بعضے مریداں و معتقداں	۳
۲	مولانا محمد معلم و بعضے یاران دیگر گجراتی	۸
۳	قاضی علم الدین ہبڑوچی	۱۱
۴	قاضی علم الدین ہبڑوچی	۱۷
۵	بعضے مریداں و معتقداں	۱۸
۶	بعضے مریداں	۱۹
۷	بعضے مریداں و معتقداں	۲۵
۸	مولانا نظام الدین محقق	۲۷
۹	شیخ علاء الدین کالپوی	۳۰
۱۰	شیخ علاء الدین	۳۱
۱۱	شیخ علاء الدین	۳۱
۱۲	شیخ علاء الدین پیش از خلافت	۳۲
۱۳	شیخ علاء الدین	۳۴
۱۴	شیخ علاء الدین	۳۴
۱۵	شیخ علاء الدین	۳۷

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہ

نمبر مکتوب	نام مکتوب الیہ	صفحہ
۱۶	شیخ علاء الدین	۳۷
۱۷	شیخ علاء الدین	۳۹
۱۸	شیخ ابوالفتح	۴۰
۱۹	شیخ ابوالفتح	۴۱
۲۰	قاضی اسحٰق چہترہ و برادر قاضی سلیمان	۴۱
۲۱	قاضی اسحٰق و قاضی سلیمان	۴۶
۲۲	شیخ زادہ خوندمیر و برادراں او	۴۸
۲۳	شیخ زادہ خوندمیر بعد نقل مخدوم زادۂ بزرگ	۵۰
۲۴	امیر سلیمان کوتوال ایرج و ملک تاج سلیمان و مولانا بدر سلیمان	۵۱
۲۵	قاضی برہان الدین ساوی ایرجی و حسین و امیر سلیمان	۵۳
۲۶	خواجہ ابراہیم ہبڑوچی	۵۶
۲۷	شیخ خوجن دولت آبادی	۵۸
۲۸	مولانا قطب بدر و یاران دیگر ساکنان گجرات۔	۶۰
۲۹	بعضے مریدان	۶۲
۳۰	بعضے مریدان و معتقداں	۶۲
۳۱	بعضے مریداں و معتقداں	۶۵
۳۲	بعضے مریداں و معتقداں	۶۷
۳۳	بعضے مریداں و معتقداں	۷۲

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہٗ

نمبر مکتوب	نام مکتوب الیہ	صفحہ
۳۴	بعضے مریداں و معتقداں	۷۵
۳۵	بعضے مریداں و معتقداں	۷۶
۳۶	ملک محمد داود افغان پیاندری	۸۳
۳۷	قطب خاں	۸۴
۳۸	جلال خاں	۸۵
۳۹	سلطان فیروز سلطان گلبرگہ	۸۶
۴۰	خواجہ یوسف بہائی	۸۶
۴۱	شیخ علاء الدین	۸۸
۴۲	شیخ علاء الدین	۸۹
۴۳	شیخ علاء الدین بعد نقل مخدوم زادۂ بزرگ	۹۰
۴۴	شیخ علاء الدین	۹۲
۴۵	ابو الفتح علاء کالپوی	۹۲
۴۶	ابو الفتح علاء	۹۳
۴۷	ملک زادہ خضر خاں ساکن پٹن	۹۴
۴۸	مولانا اسحٰق گجراتی	۹۴
۴۹	قاضی سیف الدین ساکن لکھنوتی	۹۵
۵۰	مولانا نظام الدین پٹھانی	۹۵
۵۱	ملک عزیز الدین و ملک شہاب الدین ساکنان گلبرگہ	۹۷

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہٗ

نمبر مکتوب	نام مکتوب الیہ	صفحہ
۵۲	قدر خان	۹۹
۵۳	قاضی علم الدین و شیخ زادہ و دیگر یاراں گجرات	۱۰۰
۵۴	مولانا محمد معلم و سید علاء الدین و مولانا میران شاہ و دیگر مریداں بعد نقل مخدوم زادۂ بزرگ۔	۱۰۳
۵۵	سید نصیر الدین	۱۰۴
۵۶	مولانا علم الدین بہروچی	۱۰۵
۵۷	سید علاء الدین بڑودہ	۱۰۶
۵۸	ملک شرف افلح کوتوال کالپی	۱۰۹
۵۹	شیخ منور نبیرۂ شیخ الاسلام فرید الدین صاحب سجادہ اجودہن	۱۰۹
۶۰	شیخ سعد الدین نبیرۂ شیخ فرید الدین ساکن اجودہن	۱۱۲
۶۱	بعضے مریدان و معتقدان ساکنان چندیری و جہترہ و ایرج	۱۱۴
۶۲	اصحاب گجرات	۱۱۹
۶۳	قاضی برہان الدین	۱۲۱
۶۴	مولانا سلیمان	۱۲۳
۶۵	امیر چندہ	۱۲۳
۶۶	حضرت مسعود بکؒ	۱۲۴
(ب)	حضرت مسعود بکؒ بجانب حضرت مخدوم قدس سرہٗ	۱۲۵

(ج) مکتوبات مخدوم زادگان منجانب مخدوم زادہ بزرگ

شمار مکتوب	نام مکتوب الیہ	صفحہ
۱	شیخ علاء الدین	۱۳۶
۲	شیخ علاء الدین	۱۳۷
۳	شیخ علاء الدین	۱۳۸
۴	شیخ علاء الدین	۱۳۹
۵	شیخ علاء الدین	۱۴۰
۶	شیخ علاء الدین	۱۴۱
۷	شیخ علاء الدین	۱۴۲
	منجانب مخدوم زادہ خورد	
۸	شیخ علاء الدین	۱۴۴
۹	شیخ علاء الدین	۱۴۶
۱۰	شیخ علاء الدین	۱۴۷
۱۱	شیخ ابو الفتح علاء	۱۴۷
۱۲	منجانب قاضی سراج الدین بجانب شیخ ابو الفتح علاء	۱۴۸
	خلافت نامۂ شیخ علاء الدین	۱۵۰
	خلافت نامۂ ابو الفتح علاء کالپوی	۱۵۱
	خلافت نامۂ عام برائے یاران	۱۵۴

وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا

مکتوبات

امام العارفین قدوۃ الواصلین شہباز بلند پرواز لامکان
غواص بحر لامتناہی عشق و عرفان قطب الاقطاب فرد الاحباب
جعفر ثانی حضرت خواجہ

صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی

قدس سرہ العزیز

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد بیحد و ثنای بیعد مر خداوندی را که مراسلات کلام مجید و مکاتبات سور فرقان حمید
بر ذات حمیده و دوست برگزیده خود در مدت بست و سه سال نجماً نجماً بفرستاد و در دل
محبان خود از آن حظی وافر و ذوقی متوافر نهاد و تحف صلوات و طرفه تحیات بر روح مطهر ن متواتر
و قالب معطر آن عنوان صحیفهٔ سعادت و دیباچهٔ نمیقهٔ هدایت قدوه اهل صفا حضرت
محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم و بر یاران و پیروان او که دفاتر علم و عرفان و مولود کشف و
ایقان بودند صلی الله علیه و علیهم اجمعین - اما بعد می گوید فقیر حقیر محب ارباب تصوف و
درویشی ابو الفتح علاء قریشی که کمترین مسترشدان و وابسترین مریدان و مجاوران قطب العارفین
مقتدی الواصلین سر حلقهٔ عاشقان سرافراز ولی اکبر سید محمد حسینی الملقب به گیسو دراز
المخاطب بالصادق من الله الجواد علی القطب الشیخ نور الدین باری زاد عمت برکاتهما چون
فقیر به نیت زیارت کعبه معظم و زیارت روضهٔ پیغمبر زادهما الله شرفاً و تعظیماً از محمد آباد
عرف کالپی بیرون آمد و زیارت شیخ خود در گلبرگه حاصل کرد و رخت در دار الملک بیدر
فرود آورد یارے عزیز از اهل آن دیار چند مکتوب حضرت مخدوم برین فقیر آورد و این
فقیر را باعث شد مکتوبات دیگر که بجانب این فقیر و والد این فقیر خدمت شیخ علاء الدین
کالپوی که پیش از همه خلفا بشرف خلافت مشرف شده بودند و دیگر یاران و بعضی خلافت

نامهای مخدوم و بعضی مکتوب مخدوم زادگان جمع کند - تا طالبان
حق را در کار سلوک ممد و معین باشد - و بواطن ایشان موجب مزید
ذوق و شوق گردد و بعد مراجعت از زیارت حرمین رزقنا الله العود الیهما در سنه اثنی و خمسین
و ثمانمائه هم در ذیل آن مکتوبات دیگر الحاق کرده شد حق تعالی خوانندگان را و شنوندگان را
موجب مزید حال و حسن عاقبت و مآل گرداند و این فقیر را از آنچه در طی این مکتوبات مندرج
است و مقصود حضرت شیخ ما است بحظی کامل و نصیبی شامل محظوظ گرداند بمنه و کمال کرمه.

مکتوب اول

بجانب بعضی مریدان و معتقدان

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله علی کل حال والصلوات علی
رسوله بالغدو والآصال بتسلیمات سنیات و تحف تحیات بنعت تقدیم که
از مراسم دین داران و مواجب اهل اسلام است اصحاب ارادت و ارباب سعادت
محقق دانند که اهم المهمات و اعز الطلبات با همه عفت و عافیت بحسن العاقبت است ن حسن
اللهم اختم امورنا بالحسن الخاتم بحق خاتم الانبیاء و اهل بیت الاصفیاء و هر کجے
حسن عاقبت او بحسب حال و مقام و قدر روزگار او شمارند عوام علما چون از شرک بر هند
و از دائرهٔ کفر جلی خارج گردند تا آخر الانفاس بدین اختصاص جان بر سول رب الجنة والناس ؟ رب الجن والناس / رب الجنة والنار
سپارند همه گویند عاقبت ایشان مقرون بخیریت شد و امید از آسایش و آسودگی بهشت
که باجماع کبار دار القرار است گشت الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن ورد
روزگار او باشد و اهل طلب ارادت را بهترین احوال و شریف ترین آمال عند سادات الکمال
بدین انحصار قرار گرفته است هر روزی و شبی و هر دمی و طلبی از دریای شوق موج باوج
رسد و هر نفسی آشنائی بسوزی و اندوهی گره ایدی - بلیت ن رساند

مجنون عشق را دگر امروز حالتست کاسلام دین لیلی و دیگر ضلالتست

دانسته اند و نیکوتر شناخته اند ۔ مصرع

جز یاد دوست هر چه کنی عمر ضایع است

ایشان نگویند اگر محبوب بحسب حال مطلوب در بر باشد زهے دولت و زهے لذت و زهے کرامت و زهے عزت و رنه سر بر در با همه درد و ذلت خواهند در بر باشند و اگر روزگار قلب بازد بارے بر در رسد اما اینکه نه بر در باشند و نه در بر معاذ الله به بلائے اسیر گشته بوند که بار آن آسمانات سبع و ارضین بسر بردن نتوانند و حامل آن نتوانند گشت رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا از جمله خواهان ایشان باشد اگر درد در دل ایشان اندکے می گذرد مضطلم شود خویشتن را از جمله کافران و جهنمیان دانند سید الفقر اسیدانی کرانا مند عمر درازے همتے بلندے جز او را نخواست و جز بدو نه پرداخت شررے از آن در برقے کشاده نکروند و فرجۂ در آمد نیافت و روے فتحیابی ندید با این همه شهباز سرافراز با صد هزار ناز و نیاز سر از آستانش بر نداشته می گوید ۔ بیت

من نه آنم که دل از یار خویش برگیرم ❁ و گر ملول شوی دلبرے دگر گیرم

ن من نه ام
ن صاحب ا

والتفات هائی بقبولی و وصولی ندارد بلکه میگوید ۔ بیت

کفر کافر را و دین دیندار را ❁ ذرهٔ درد دل عطار را

این جوانمرد بدرد و سوز آن ذوق و لذت دارد چه دانم که واجد و اصل را هست یا نے ۔ بیت

ذرهٔ درد بود در دل ترا ❁ بهتر از هر دو جهان حاصل ترا

ای عزیز طلب آن شے نیست که طالب هرگز بزیان افتد خسران و خسارت از آن مرحله رخت بربسته اند همین طالب مجرو ربحے رائج و فضلے راج دارد این تجارتے است

هر چند زبان بیشتر بندید سودمند تر گردد گفتار دوستان است ۔ رباعی

با دل گفتم مرا ببر بر در او ❁ کو محتشم است و من ندارم سر او

دل گفت که این حدیث بیهوده مگو ❁ یا در بر او کشند یا بر در او

هیهات هیهات با تو چه گویم وصل وهم و خیال است درد و اندوه و فراق و ثبوت المحال است لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کجا افتاده ام المقصود حسن عاقبت اهل درد و طلب آن است که جان بجانان سپرند در حالتے که دریائے شوق در شورش و شور خویش باشد و او را زور خویش در غطے و غوطہ انداخته باشد و او دران حالت دست و پاے میزند و باضطراب تمام دلش همبدان داده جان را بسلامت از هوائی و نوائی داشته بدست دوست سپارد اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ همین نعمت را خواسته است و هم برین عزت پرداخته است و بحق حقیقت اهل تحقیق بر انواع و اصناف باشد مروے که ایشان را اگر از ایشان به پرسند از نیک و بد از دنیا و آخرت از دوزخ و بهشت از معراج و از عاج از ارتقا و استوا و از کشف ارواح و اشباح از منکر و نکیر از تنعم و تکریم از تحقیر و تعظیم از تجلی و کشف و کرامت و زیادت و نقصان و رد و قبول و فوت و حصول و حرمان و وصول از طاعت و معصیت از عبادت و ملالت سوال بکنند انجا ایشان همچنین فرمایند ۔ ابیات

آنجا که منم نه لاست نے جائے نعم ❁ زیرا که همه یکیست نه فرد نست نه کم

بیزارم از وصال و از هجران هم ❁ بیکارم از وجود و لذات و الم

نے حال بماند و وقت نے ذوق مقام ❁ نے ماندم و من نه او همه گشت عدم

این بزرگوار فانی فِي الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ است اگر او را تو در شانے شینے بینی تحقیق دانی این قدر بر گفت من تقلید کنی که تو ئی در میان نیست این شیخ فانی بحق معنی باقی است من الازل الی الابد مامون فی امان الاحد او خود اصل است ا مر خود را

خوند کارست کار او بیرون هر کار است او را مادر و پدر نزاده است او یکے ازاں افراد است
وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ حکایت هم ازاں مجاز است
طائفه طبقه چنیں هم باشند که در انواع تجلیات مبتلا اند تجلیات قهر است تجلیات جلال است
تجلیات لطف تجلیات جمال است هر چه بعزت و عظمت و هیبت و کبریا و رفعت کشند
ایں را صفت جلال نامند و هر چه قیادت مکروهات شرعی کنند در صورت خسیسه چناں که
ستور و خر و غیر آں و موذیه چناں که مار و کژدم و شیر و گرگ و غیر آں و ایں را نعت قهر نامند
اما لطف و جمال هر چه بالقا و ایصال راحت است و اثبات کرامت ایں را لطف نامند
و هر چه از ملاح و حسان باشد و از دلال غنج بود و از کرشمه و ناز اشارت برود و غیر آں ایں را
تجلی جمال خوانند اگر چه قهر و جلال اخویں اند لطف و جمال اختاں تواماں باشند تحقیق خود
ایں است جلال در جمال مندرج است و جمال در جلال مندمج حسن عاقبت ایں خدا پرست
جز ایں نباشد که مختتم بر تجلی جمال می باشد بہ حسے که مقصود و مطلوب او بود امیر المومنین
حسن علیه السلام در آخر وقت می گریست پرسیدند فرمود اقدام علی سبیل لم اراه
تجلی جدید است تا بکدام صفت باشد عظیم خوف است ایں آه تجلیات اختیاری نیست
تا او چه سازد و چه بازد تا در کمین علم نفسی چه چیز باشد هم ازیں حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم
فرموده است لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ تجلیات را
نهایتے نیست بر هیچ یکے دوباره صورت ننموده است و کذلک دو کس را بیک صورت
در ایں چنیں گردابے افتاده اند زبان شاعر ناله می کند ۔ بیت

ندانم بر چه گردد آخر ایں کار — مرا دل واله و معشوقه خود کام

و سیومی بیچاره مسکینے است او را گهے نمایند گهے ربایند گهے کشف گهے استتار گهے
مواجهت گهے استدبار گهے بخوانند گهے برانند گهے نوازند گهے گدازند ایں سوخته افروخته ایں
ریخته بیخته ایں دردمند مستمند ایں مسکین مستکین ایں بیچاره درمانده ایں آمده ناخوانده

اخوف الخائفین باشد ضرورت بیم آں دارد که درها بسته ماند و دور باش غیرت بدور
اندازد اللهم اعصمنا من الحور بعد الکور اخوف الخائفین باشد همه روز
و همه شب در آه و نیاح و بکا و اضطراب گذارد و همیں غم دارد ۔ بیت

تا چه خواهد کرد بر من دور گیتی زیں دو کار — دست او در گردنم یا خون من در گردنش

حسن عاقبت ایں بزرگواراں باشد که در حالت آخر بعیت تجلی ذات و عیاں
صفات باشد رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ و دیگر نیست
که برخواسته از خویشتن است سیر آمده از جان و تن است استرسال نفس مع الله کرده است
بهر صفتے که برو برود او را طرفے دیگر لمحه و لحظه نیست دوزخ دو رخ دارد ظَاهِرُهُ
فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَبَاطِنُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ و بهشت به بهشت تو نسبت برو
و ازیں هست نیست مانده است و حسن عاقبت او ایں است که مختتم ایمان همبریں
ایقان باشد استوار ایستاده است او بدوزخے و بهشتے در نیفتاده است شبلی گوید
لو خیرنی بین الجنّة والنّار لاخترت النار لما فیه
من خلاف النفس جنید فرمود ۔ هذا کلام الاطفال لو خیرنی بین
الجنة والنار ما اخترت شیئاً الّا ما اختار الله تعالی هاں هاں
ترا اندیشه باید چیستی و کیستی کدامی و کجائی مآل تو بچه کشد تو کدام قماشی و از کدام خیلی میاں
مرغانی، و یا رجلی اما خوش وقت تو که بغم نشستهٔ و افتادهٔ خواستهٔ و افروختهٔ
روزگارت بسر بردی و میبری ۔ بیت

نه یک افسوس که هر دم هزار بار افسوس — نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ

اکنوں بباید دانست کدام عمل باشد که بداں امید بر حسن العاقبت شود یک
عملے است که نازک ترین اعمال است و آساں تریں اکتساب دفع خطرات کنی
تا چناں که غیر خداے تعالیٰ و حضور او و شهود او و غیر او در دلت نباشد و نفس تو

ازیاده گروی پاک شده باشد حاصل نفسے پاکے ودلے متوجه بارها این سخن گفته ام
ومی گویم این چنیں رانوزده سهم گویم که عاقبت بخیر شود یک سهم برائے تقدیر ازلی
داشته ام ورنه ادبهه وجوه روے بخالق الحیات والممات آورده است آرخت وجود از منزل امن وامان برده است
اللهم احیینا محبین لک وامتنا محبین لک واحشرنا فی زمرة
المحبین لک اللهم اللهم والسلام۔

مکتوب دوم

بجانب مولانا محمد معلم وبعضے یاران دیگر گجراتی

السلام علی من اتبع الهدیٰ وسلک مسالک التقیٰ و
سبل سبیل الرضا ۔ اصدقاے صدق ونقباے طرق حق مقرر ومحقق دانند که
سبحانه تعالیٰ خالق افعال العباد کما هو خالق احیائهم باید دانست
سعید آن است که در مظهر او حسنات ومبرات آفریده وشقی اوست که در مشهد او منهیات
وسیئات فعلی هذا مردم در خود بتامل نظرے کند ولیضع نفسه وبرائے هریکے راموضعے
ومقرے ساخته اند السعید من سعد فی بطن امه والشقی من شقی
فی بطن امه عبارت از علم نفسی اوست تعالیٰ بدانی آن که او غم عاقبت می خورد
وبرائے آن راه است وپاے میزند بحقیق او نیک بخت از شکم ما در است چوں
باشد بنی الله از دوزخ وبهشت خبرے دهد واز دوزخیاں وبهشتیاں انبائے فرماید
وتو بهیم وخرم وخوشاں باشی در دوزخ چند عذاب است یکے عذاب حسی ست
که اهل دین علی العموم ازاں حکایت گفتند ودیگر عذاب تنهائی باقلق واضطراب بگفته اند
است ودیگر عذاب حرماں از شهود وجمال رحماں ست ودیگر هریکے همیں واندرآں
عذابے که من گرفتارم کسے دیگر نیست نعیم بهشت حسنات چنانچه گفته اند امنا وصدقنا

ودیگر آرام وقرار ودیگر شهود وجمال جلیل الجبار علی الآنات والساعات متجدداً
ومتوالیاً بحسب مطالب القوم هاں وهاں درین گفتار ترا طلبے ورغبے رهبے وهزنے
حاصل شد یانه اگر شد طلب اسباب حصول مقصود کجا اضطراب ودم سرد وچشم نم کو۔
بیت ۔ ترسم نرسی به کعبه اے اعرابی ٭ کیں ره که تو می روی بترکستان ست
مجنوں را گفتند اگر تو در بستر لیلی باشی ولیلی بر مراد تو نباشد چکنی گفت
من بر مراد لیلی باشم ۔ بیت
اگر مراد تو اے دوست نامرادی ماست ٭ مراد خویش دگر بار من نخواهم خواست
هیچ میدانی که دریں سخن کدام در ور دمندی کشاده است وکدام ساز وسوز
در ساخته است چکنم کار افتادهٔ باید ببلائے گرفتار شده باید تا ازیں ریزه چینی ن چیزے
تواند چید لاحول ولاقوة الا بالله کجا افتادم یاران عزیز ودوستان شفیق سلام و
دعا مطالعه کنند همواره متجسس متفحص احوال خود باشند باید که از مزید ونقصان خویش
خبرے باشد غافل مباشید لکن جماراً تعش بالخیر اگر مقصود بدامن نیست باید که در
طلب دامن گیر تو باشد وبقدر وسع وامکان بارعایت اسباب آن بود اگر اقدامے
واقتحامے در معرکه مرداں نمی توانی کرد بارے نعره مرد بزن اگر بکائے نیست تباکی
باشد ۔ بیت
گر یار نمی کند قبولت ٭ خود را بستم بزلف او بند
اگر کار تو قلب افتاد ور به قرار ندهند بر در بنشیں ۔ مصرع
بر در بنشینیم گر از خانه برانند
بیچاره بت پرست محبوب را گم کرد والبته در وهم او وجدانش ودرمیان ن حیز
محال صورتے ساخته ورا نامش نهاده می پرستد ترا ایں باید که مقصود خود را ساعت
فساعت زماناً فزماناً حاضر وشاهد تصور کنی وهم بدین خیالات قربتے ومحبتے درمیان

نہی بعلم اللہ چنانچہ آں بت پرست ازاں صورت پرستی فیضے از معبود خود می یابد اگر مرا استوار نمیداری فلتسئالنہم ؟ فلتسئالنہم ۔ کذلک این تصور حقیقت را فیضے از حقیقت نصیبہ شود ازان قسمت نصیبہ شود کہ حسین منصور انا الحق گفت و بایزید سبحانی ہرچند ایں انا الحق حق نیست و سبحانی از جہان انسانی ست ولیکن ازان شمس و قمر وازان شمع انور پرتوے بروے تافتہ است موسیٰ علیہ السلام رویت خواست گفتند کوہ را ببیں تجلی ما بروے شود اگر بر عکس عکس تجلی قرارت باشد چناں بود کہ ما را بہ بینی اکنوں تو بداں کہ طلب موسی علیہ السلام ضائع نرفتہ است بشیٔ مائی محظوظ شد چنانچہ بہ بیں ایں تصور و ایں ترقب تا کجا رسانید ببیں کہ از اثر آں موسی علیہ السلام چہ خبر میدہد تُبْتُ اِلَیْکَ پس آں کہ عکس عکس مشاہدہ شد بضرورت رجوع ہم بسوے او شد و از ہمہ چیز فارغ آمد پند بشنو بگوش دل اصغا کن خود را از حق دور مداں ان لم تکن تراہ فانہ یراک او با تست می گوید نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد اگر تو ایں وہم دوری را از خود بدر کنی و قرب حقیقی او را در تصور و تخیل خود قرارے دہی عجب نباشد از انچہ موسی گفت تُبْتُ اِلَیْکَ ترا ہم فراغ سکونے قرارے با مقصود خود باشد کسب ہمیں است رہ بوصول ہمیں است و ورائے ایں راہ فرجے و درے دیگر نیست و اگر کسے بسبب من الاسباب بدو رسید چناں کہ گرسنہ را طعام داد و تشنہ را آب داد اگر ازیں صنعت قبول افتاد بحسب ایں تصور و تخیل در دل او متمکن و متقرر شود پس آں قائض بداں دولت گردد و در حدیث است خواندہ باشی کہ فردا امنّا و صدّقنا با بہشتیاں گوید ہر تمنی و تشتہی کہ در خاطر شما بود رسید ایشاں گویند بلی یا رب بل ازید منہ خداوند تعالیٰ گوید با ایشاں ہیچ آرزوے دیگر دارید گویند لانحن فی عیشٍ و راحۃٍ و خلودٍ و صباحۃٍ الا خداوند تعالیٰ با آن غفلت آنہا پیام گوید نمی خواہید کہ مرا بہ بینید گویند بلے یا رب باقی قصہ معلوم نظارہ شو ایں قدر طلب تخت در دل

ایشاں نہاد کہ ایشاں گفتند بلے یا رب پس آں بر ایشاں تجلی خود کرد ایں قدر لابدیست معشوق عاشق را خواہاں است ولیکن غیرتش بریں میدارد کہ طلب از طرف عاشق باشد تحفہ سخنے است ایں علما در مقالات اصول کلام نویسند کہ رویۃ اللہ فی المنام جائزۃ مرد دانشمند استاد مخلق ایں سخن را بر شاگرد فرمود و بحجت و دلیل اثبات کرد متعلم عقیدہ برآن بربست و آں را الیقین دانست عجب کار یست نہ استاد را طلب در سر افتاد و نہ ایں شاگرد را چنانچہ گفتند ۔ اقل حیض سہ روز است و اکثر او دہ روز ہمچنیں کہ دانستند امکان او را ایمانے آوردند فقط ہیچ شبے بدیں غم و بدیں طلب و بدیں آرزوے نخفتند دمے سردے و چشمے نمے و سینہ گرمے از ایشاں روے نہ نمود فعلی ہذا مردمانے کہ تقدیرے الکار کنند ہم بریں قیاس باشد ۔ مولانا محمد معلم و خواجہ نصیر الدین عماد و مولانا شعیب و مولانا علاؤ الدین جہانگیر بلکہ و اصحاب دیگر تسلیمات مالیق بحالہم از ما مطالعہ فرمایند والسلام ۔

مکتوب سوم

بجانب قاضی علم الدین بہروچی

فرزند دینی قاضی علم الدین علے محمد یوسف حسینی مطالعہ کنند و مقرر خاطر گردانند بدانکہ چوں آئینہ دل صاف شود و زنگار طبیعت و ظلمت صفات بشریت از دل محو گردد و قابل قبول انوار غیبی شود در بدایت حال آن انوار بیشتر مثال برق و لوامع و لوایح پدید آید چنداں کہ صفا زیادت می شود آن انوار بقوت تر و زیادت تر می گردد و بعد ازاں برق بر مثال چراغ و شمع و مشعلہ و آتش افروختہ شود آں گاہ نورہاے علوی پیدا آید ابتدا بصورت ستارگاں بعد ازاں بر مثال ماہ بعد ازاں بر مثال خورشید پیدا گردد گاہ گاہے ہزار چند از خورشید در روشنائی و تابش زیادت باشد پس بدانکہ ہر نور کہ صفت برق و لوامع دیدہ شود بیشتر از برکت وضو و نماز باشد

وانچه در صورت چراغ ومشعله و مانند این دیده شود وآن نورے باشد که از ولایت
شیخ است ویا از نبوت حضرت صلی الله علیه آله وسلم وآن چراغ ومشعله دل او بود
که بداں مقدار منور شده است واگر بصورت قندیل ومشکاة بیند هم ازیں معنی باشد
که گفته شد واما آں چه در صورت علویات بیند چوں ستاره وماهتاب وآفتاب از
انوار روحانیت بود که بر آسمان دل بقدر صفا ظاهر می گردد چوں آئینهٔ دل بقدر ستاره
صافی شود نور روح بقدر ستاره پدید آید وچوں ماه شکل بیند اگر تمام ماه بود بدانکه دل
تمام صافی شده است واگر نقصاں دارد بقدر نقصان کدورت باقی است وچوں
آئینهٔ دل در صفا بکمال رسد قابل نور روح گردد بر مثال خورشید بیند چنانچه صفا زیادت
تر خورشید درخشاں تر تا وقت بود که در روشنی هزار بار از خورشید تاباں تر بود اگر ماه وخورشید
هر دو یکبار بیند ماه دل بود که از عکس نور روح منور شده است وخورشید روح باشد
که دیده شود اما هنوز از پس حجاب طالع می شود تا خیال او را بر صورت خورشیدے بیند
والا نه نور روح بے شکل وبے صورت است وگاه بود که پرتو انوار صفات خداوند
عزوجل بر قضیه من تقرب الی شبرا تقربت الیه ذراعا استقبال کند
وازیں حجاب روحانی ودلی عکس بر آئینه اندازد وبقدر صفا آں بنماید اگر کسے گوید چگونه
تواں دانستن که پرتو صفات خداوند است جواب چنیں گفته اند که چه از انوار صفات
حق مشاهدهٔ دل شود همان نور معرفت او گردد وتعریف خود هم خود کند ذوقے بجاں
پدید آید که بداں ذوق داند آنچه می بینم از حضرت بیچوں نه از اغیار واین معنی ذوقے
است که در عبارت دشوار آید وگفته اند انوار صفات جمال مشرق است نه محرق
وانوار صفات جلال محرق است نه مشرق عقل وفهم اینجا بگدازد وگرد نتواند گشتن وگاه بود
صفائے دل بکمال رسد سَنُرِیهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْ اَنْفُسِهِمْ پدید آید اگر در
خود نگرد همه حق بیند واگر در موجودات نگرد نیز همه حق بیند انا الحق وسبحانی اینجا روے نماید

چنانکه آں بزرگ گفت ما نظرت فی شیٔ الا ورائت الله فیه فریاد کناں بر زبان
حال آغاز کند - بیت

مرا بے من پدید آمد هم از من هرچه میجستم ÷ کنوں در عین این معنی چنینے کیست حیرانم

آں نور حق تعالی عکس بر نور روح اندازد مشاهده با ذوق آمیخته بود وچوں نور حق تعالی
بے حجاب روحی ودلی در شهود آید بے رنگے وبے کیفیتے وبے جهتے وبے مثلے وبے ضدے
آشکارا کند متمکن وتمکین از لوازم او شود اینجا نه طلوع ماند نه غروب نه یمین نه یسار
نه فوقے نه تحتے نه مکاں نه زماں نه قرب نه بعد نه شب نه روز ایں جا نه عرش است
نه فرش نه دنیا است نه آخرت قلم را ایں جا سر بشکست زباں را حرکت نماند
عقل در چاه عدم فرو رفت وفهم وعلم در بادیهٔ حیرت گم شدند اکنوں تو دریں
حسرت می گداز که در مقام بُعد باشی در حسرت نایافت بهتر ازاں که در مقام قرب
باشی در عُجب یافت که آں عجب مقدمهٔ زوال است نباید که از دوری این مقام
واز باهوئی ایں کار در خاطر آں برادر فتورے ونفورے رو نماید وراه گریز پیش گیرد
الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین برخواند ونبشتن وگفتن ایں خوف است
زینهار نومیدی هیچ حال هیچ کس را جائز نیست ایں جا کار بے علت است -
غلام را اگرچه از حبش گیرند چه زیاں دارد چوں خواجه کافور نام نهد بسا کس بود که آذرتیش
بت بر وارند وبطرفة العینے چناں بر گیرند که هنوز سجدگاه در پیش بت کده گرم بود که او را
از همه ملک وفلک در گذرانیده باشند ودر صفتے رسانند که اگر انس وجن وملک
ویرا باز طلب کنند نشاں نیابند سرگرداں شوند وگویند ایں چه بود وچه شد جواب دهند
فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ هرچه خواست کرد چوں وچرا در ایں حضرت بار نیست وعلت را
مدخل نه باز گردید وچوں وچرا در عالم انسانیت خرج کنند که از آں جا بر آمده است
حق تعالی آں برادر را طالب خویش گرداند قوله تعالی وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَهٰی -

حاصل الامر صاحب دولت را نهایتے مرجع و منتهی حضرت تعالیٰ خواهد بود در مبدء اول عهد أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ بر طینت روحانیت و ذره انسانیت او خمیر مایه رشا نهاده اند که انّ اللّٰه عزّ و جلّ خلق الخلق فی ظلمۃٍ ثمّ رشّ علیهم من نوره بر آن ناطق است و درجرعه جام الست ذوقے بکام وے برسانیده اند که اثر آں هرگز از کام جان وے بیروں نه رود و زندگی وے بداں ذوقست و قصد آں نور همیشه بمرکز و معدن خویش است و با این عالم الفت نگیرد و یکدم ترک آں شراب نتواند کرد چنانچه گفته اند۔ بیت

عشاق تو از ازل چو مست آمده اند ٭ سرمست ز بادهٔ الست آمده اند

پروانه صفتاں جاں باز عشق که کمند جذبهٔ الوهیت در گردن ایشاں در عهد أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ افتاده امروز چنداں به پر و بال گرد سرادقات جمال شمع جلال پرواز کنند که بر قضیه من تقرب الی شبراً تقربت الیه ذراعاً۔ استقبال کنند که بدست جذبة من جذبات الحق توازی عمل الثقلین اوراد رکناے وصال برکشند و گویند تا چندیں پر و بال در هواے هویت ما طیراں توانی کرد ایں پر و بال در آشیانهٔ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا در باز تا برسنت لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا پر و بالے از شعاع انوار خویش ترا کرامت کنیم يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ سر ایں معنی است زینهار بدل نه شوی که با و لطف درو زیدنست افتادگاں را می طلبد مگر نشنیده هفت صد هزار سال سالکان ملکت سجادهٔ اطاعت در خانقاه عصمت و صلاحیت تکیه زده منطقهٔ عزت در کمر بسته میگفتند که کار ما داریم ناگاه باد لطف وزید آب و خاک را که زیر اقدام افتاده بود برانگیخت و ندا درداد إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ملائکه گفتند مارا با فساد ایشاں طاقت نیست ندا آمد لیس فی الحب مشاورة۔ مصرع

با تو چه گویم که تو مجنوں نهٔ

آرے اگر بر در شما بفریسم رد کنید و اگر بدست شما بفروشیم مخرید اے جان برادر باید که در طلب محکم باشی که تر دامنی دریں راه سخت شنیع است و با هر که عداوت شد از تر دامنی شد چه باید کرد دوست دشمن خویش است و نیز بدانکه ایں کار بر دستار خواجگی کسے را راست نیاید آورده اند که آں عزیز هم در آغاز صبح اربعین صباحاً چوں چشم بکشاد و نظر بر جمال عشق افتاد آں جنبش عشق بود که چوں در بهشت آمد در نگریست بر فور آغاز کرد ایں قدم مسافرانه و رونده که مارا است در بند رکاب نتواند بود و ایں سر پر خمار عشق که مارا است بار تاج نتواند کشید مارا قد الفی داده اند با الف بموافقت باید ایستاد که هیچ چیز ندارد علل و اسباب و حشم و خدم را آتش در باید زد مردانه لبیک عاشقانه زد و هشت بهشت را وداع کرد چوں به بهشت می رفت با تاج و خلعت بصفت مقرباں بود و چوں در راه عاشقی و طلب آمد عورت پوشے نمی یافت۔ بیت

دانی که چه بود شرط خرابات نخست ٭ تاج و کمر و کلاه در بازی چست

هر ذرهٔ از ذرات آدم ایں نعره عشق بر آورده۔ بیت

اے قبلهٔ حقیقی هماے رخ که مارا ٭ بگرفت دل بکلی زیں قبلهٔ مجازی

آرے آرے در زیر سایهٔ درختان بهشت سبق عشق تکرار نتواں کرد خانه در شارستان ابتلا باید گرفت و دبیرستاں بلا را ملازمت باید نمود تا تحفهٔ ان البلاء موکل علی الانبیاء اوله حیات و آخره ممات درست شود لان المحبت اوله مکر و آخره قتل ازیں جا است که گفته اند که بلا در محبت در باید چنانکه نمک در دیگ سر ایں است که گفت۔ بیت

آسایش است رنج کشیدن ببوے آنکه ٭ روزے طبیب بر سر بیمار بگذرد

ایں دانی چیست هر آں صاحب جمالے که بر عاشق خود ناز کند داد جمال خود نداده باشد داد جمال حضرت پاک او آں ست که اگر فردا خطاب آید که در ما نگر

تو گوئی دریغ باشد چناں جمال را از نظر چو منے کسے گفتہ است ۔ بیت

طاقتِ دیدنِ رخ تو کرا ست ؛ من مسکیں شنیدہ حیرانم

اے برادر آں روز کہ بساط محبت بگسترانیدند ہمہ مرادہا را آتش در زدند
ایں کہ آں سالک اول قدم آدم صفی صلوات اللہ علیہ سی صد سال خون جگر بر رخسار
بارید و ایں کہ نوح برگزیدہ بترانہ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ بر جگر آوردہ و ایں کہ خلیل را حلہ
خلت پوشانیدہ پس آں گاہ نمرود طاغی را بروے گماشتہ در منجنیق بلا نہادہ
و ایں کہ یعقوب را ہشتاد سال در بیت الاحزان سوختہ و ایں کہ یوسف بر سر چہار سو
بازار مصر در صف بندگاں من یزید کردہ و بچند درم ناسرہ فروختہ و ایں کہ زکریا را
پارہ دو پارہ کردہ و ایں کہ ایوب را سالہا در مرض سرطان سرگرداں کردہ و ایں کہ
موسیٰ سوختہ ارنی گویاں گشتہ او ہمہ سزائست کہ سوختہ گفتہ است ۔ رباعی

بترحم نظرے جانب ما خواہی کرد ؛ لیکن آن ناز کہ در تست کجا خواہی کرد
حسن را قاعدہ جور است تا می دانم ؛ با کہ کردی کہ بمسعود وفا خواہی کرد

بیت

مرا یار یست در خاطر اگر گویم کدام است آں او ؛ جہانے مبتلا گردد بلائے خاص و عام است او

اے برادر و رہ جانی ست و مقصودی مرد باید تا گوید یا جاں بدہم یا بمقصود ے ن اے برادر جانی ایں است مقصود ے
رسم و گویم ببانگ بلند ۔ بیت

یا بدست آریم سرے یا در اندازیم سر ؛ یا بکام دشمناں گردیم یا سلطاں شویم

ایں گوہر شب چراغ است و غرض ایں است کہ درمیان موج دریاے
خونخوار است آں گوہر صد ہزار طالب وارد کہ برائے او جاں فدا می کنند و نگونسار
در قعر دریا فرو می روند تا بوے از و بیابند اما نباید کہ غافل وار کسے بیاید کہ صد ہزار ماہیاں بحر ن در آید
جلال در طلب تر دامنے می گردند کہ لقمہ کنند تا کسے نداند کہ چہ شد و کجا رفت ۔

رباعی

با دل گفتم مرا مبر بر در او ؛ کو پادشہ است و من ندارم سر او
دل گفت برو حدیث بیہودہ مگو ؛ یا در بر او کشند یا بر در او

چوں قدمے بغفلت کسے خواہد کہ دریں راہ نہد نہنگ لعین قعر دریاے جلال
کہ دربان ایں درگاہ است بر فور آغاز کند و گوید مرا نمی شناسی من آنم کہ اہل
آسمان اول آداب تسبیح از من آموختند و اہل آسمان دوم آداب تہلیل از من دانستند
و اہل آسمان دیگر ہمچنیں مسند تدریس تا بر فرق گنبد اخضر انہا وہ بودند ہمہ دولتہا
در باختیم تا طراز لعنت بر پیشانی ما کشیدند و بر سر کوے شرع محمدی بعد ایں بنشاندند
اکنوں یا تاج اخلاص بیار و یا بفتراک ما می ساز تو مرد دینی و ایں لعین برائے
ہر دونے از جائے خویش بجنبد و سر فرو د نیارد کہ تعظیم دارد تا صدیقے در مملکت
پدید نیاید و عیارے پاکبازے دریں راہ قدم نہ نہد او از جاے نجنبد والسلام ۔

مکتوب چہارم

بجانب قاضی علم الدین

فرزند دینی مولانا علم الدین دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کنند و بدانند بارے
دوست در بر و آں کہ روزگار قلب باز و بر در وانکہ نہ در بر و نہ بر در ہر دم بہواے
خویش ابتر ہیہات ہیہات ۔ بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس ؛ نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

اگر ترا چیزے پیش می آید بر سر می نویس و انکہ نمی آید روا باشد کہ خوش خوری
و خوش خسپی والسلام

مکتوب پنجم

بجانب بعضے مریدان ومعتقداں

شعر

سلام علیکم چو در خاطری ٭ گر از چشم دوری بدل حاضری
یا غائب العین حاضر بدل ٭ سلام علیکم ایا غائب حاضری
یا قرة العیون یک صفوة الجنونی ٭ من بے تو سخت زارم بے ما بگو تو چونی

گلخن تابے عاشق جمال پادشاہے شد پادشاہ را ازاں علم دادند حمام او در گذرگہ پادشاہ بود ہر بار کہ او گذشتے عزت و عظمت پادشاہی را ملمے بر آوردے روزے چنیں اتفاق افتاد کہ پادشاہ کرشمۂ معشوقی را با علم دولت پیوند دادہ بود نظارۂ عاشق می بایست گلخن تاب حاضر نبود ناوکے از شست پادشاہ جدا شدہ بود ہدف نیافت خالی رفت وزیر زیرک بغراست دریافت کہ او خجل شد روے بزمین آورد و گفت شاہ را گدائے باید و تیر کرشمہ را ہدفے شاید اندیشہ را پیشہ ساز بداں کہ من چہ نوشتم۔ بر سر گردابے بودم صیادے می گذشت دید سگے چندے بزمین آں گرداب می گردند ماہی گیر با خود گفت دیر باز است کہ دریں حوض دامے نینداختہ ام می نماید کہ ماہیاں بسیار شدہ اند سگ نظارہ کروند با خود اندیشہ کردند کہ ایں صورت صواب نمی نماید عجب نباشد کہ ما را بدام خود کشد ماہیاں ضعیف بودہ اند بعضے حازم حکما گویند الحزم سوء الظن قیامت؎ بودہ قابل صادق اثبات یافتہ است پیش ازاں کہ وقوع باشد دنیا کہ عروسے بیوفا است فریبندۂ لا بقا است اعراض نمودہ توجہ بحق الحقیقۃ پیشۂ مرد عاقل و شیوۂ علامت فرض بود زہادت را کہ یار با وفا است و ہمنشیں با صفا اختیار باید کرد و روے بخدا آوردہ ایں رباعی را

؎ در ہر دو نسخہ عبارت بے ربط ہمچنیں است غالباً بعد از "سوء ظن" و قبل "قیامت بودہ" عبارتے در کتابت نیامدہ ع ح

مثنی و ثلاث و رباع ساخت۔ رباعی

در ہر دو جہاں ہر چہ شود گو شو گو ٭ وز دور زماں ہر چہ شود گو شو گو
مشغول بحق باش بیزار ز دو کون ٭ وز سود و زیاں ہر چہ شود گو شو گو

نقد زاہد پابند ہمت اوست والسلام۔

مکتوب ششم

بجانب بعضے مریداں

در مقالات سادات اثبات یافتہ است۔ شعر

اَلعَقلُ عَقِیلَةُ الرِّجَال ٭ وَالعِشقُ مُحَلِّلُ العِقَالِ
اَلعَقلُ یَقُولُ لَا تُخَاطِر ٭ وَالعِشقُ یَقُولُ لَا تُبَالِ

عشق سہ حرف است و ہر سہ صحیح است علت را مساغ فرجہ نیست عشاق را مردم استحقاق دیوانہ خوانند دیوانہ چہ باشد آنچہ دیوانہ حرکات و سکنات کند حرکات و سکنات او بداں نسبت دارد مرد شاعر نسبت اضافات در یک گرہ بند و رخسارہ را از اضافات بلالہ و شمع و چراغ نسبت دہد باقیات بر خواں عشق بکدام ساز در باخت کہ گوئے فکرت را چوگان فہم در صحرا استوی الاطراف انداز قصہ چہ نویسم سخن دراز می شود شنیدہ باشی لیلی مردود پردۂ عزت استتارے گرفت مجنوں ہماں کہ محبوبیت چسپنت را جنت ساخت تیر وہم بر دلش رسید میان درگاہ استوی قیلولہ خوش ن جنسیت
کردہاں وہاں تا تو پنداری کہ جز او چوں تے ہست نظارہ و اندیشہ را پیشہ ساز حق الحقیقت ن چسپت
بنظارہ شو شنیدہ باشی پادشاہے پیالہ ابتلاع حصر بادے چہ رہنمونی نمود القصہ بطولہا در دیوان رومی کہ بند شومی را از خود بریدہ نظارہ کن۔ شعر

تا چند دلا بایں و آں آویزی ٭ آنگاہ شوی مرد کہ زینہا خیزی

تعجیل چرا ہمیکنی خانہ خراب ٭ خود کامہ چرا ہمیشوی چوں تبریزی

یوم الحشر مردم مستانہ خوش نمایند از ہیبت آں روز ضابطہ عقل را بہوا سپردہ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ طالب جمال ازلی دراں حالت در تجسس و تفحص باشد بحق حقیقت معلوم شدہ است کہ او تعالیٰ بفضل خویش تجلی جمال کند گرفتار مبتلا در آں خیال باشد نظرے پس آں فلیکن ما یکن۔ بیت

قیامتم چو بدیواں حشر پیش آرند ٭ میان آنہمہ تشویش در تو می نگرم

من بگوش ہوش شنیدہ ام طالبے با مطلوب خویش بصد نالہ و زاری و عجز می گفت الٰہی ذاتے کہ در تتق عزت و کبریا مستتر است یک نظرے بلطف خویش بمن ارزانی فرما سپس آں ہفت طبق دوزخ را بر تن زار من گمار اللہم من ایں رباعی از خواجہ خود شنیدم۔ رباعی

صوفی شوم و خرقہ کنم فیروزہ ٭ وردے سازم زورد تو ہر روزہ
زنبیل بدست دل دیوانہ دہم ٭ تا از در تو در دکند دریوزہ

گرتے ہفتے وہشتے ایں مصراع را ذکر کردہ است الیفلاں۔ مصرع

تا از در تو در دکند دریوزہ

ایں جملہ از لوازم و لواحق حازم اما حازم دید کہ ماہی گیر دام را ساختہ می کند با خود گفت اگر از حازم کہ حزم کار است غافل شدم تدبیر را کہ زیں تدبیر باشد فرو داشت نشاید خود را مردہ صفت ساخت ستاں شدہ بر روے آب رواں شد صیاد گفت ماہی می رود بر وکو عجب نباشد کہ گندہ شدہ باشد شخصے موزات را در میضاب[5] بزر داب بلغوم ریختہ بشتاں آمیختہ شبانگاہے بود شہوت نفسانی کہ خراب انسانی را باشد

[5] میضاب بمعنی ظرف آب کہ در وضو کردن لکار آید یعنی بدہنا۔ لوٹا۔ ع ح

اسیر خود ساختہ از خانہ بدر آمد عورتے را کفن پیچیدہ در جنازہ داشتہ بودند گلے و کافورے بر و مالیدہ آں خمار ستمگار تحقیق گماں برد کہ عروس را جلوہ دادند سلیم[5] شوہر تسلیم کردہ غلطیدہ با وے کہ کمیزے خوردہ باوے مست از دستے مستے دست انچہ بحقیقت کار بود بر آں عروس جلوہ کرد۔ بیت

ہاں اے دل دیوانہ بخرام ہیچ ٭ کاندر خم و پیمانہ تنہا ہمہ او دیدم

ایں حکایتہا ہمہ گویند موضوع است ماہی و زاغ و بوم وغیر آں اما تحقیق نظر کنند ہیچ یکے از فیض احدیت خارج نہ اند در معرفت حیوانات می نویسد موشے از جملہ موشاں کہ میاں ایشاں پادشاہ است میرود بالاے بلندی می شنید موشاں ہمہ بیروں می آیند قوتے کہ ایشاں دارند می چرند اگر مزاحمے و یا خصمے می بینند خبر می کند ایشاں در سوراخ میروند و اگر موش پیر و بزرگ می شود موشاں می گویند پیر شد رائے نماند جمع می شوند او را می کشند جواں را می نشانند نظارہ کن اگر ایشاں را از فیضے نصیبے نباشد ایں ہمہ نسبت با نساں دارد کجا حصول وصول شد أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ عذر ہمہ خواستہ است در تفسیر کشاف می نویسد ہر چہ ہست ضار و نافع خویش را می داند بعضے افاعی از عمرانات بعید بلکہ ابعد بطبیعت کور می شوند ازاں بادیہ کوہستاں در عمرانات می آیند در باغات در می شوند در کشت زار بازخ بعضے والاں بزرگ را چشمہاے خویش می مالند و می سایند چشمہاے کور بودہ بینا می شود انچہ من مشاہدہ کردہ ام اگر بنویسم دراز تر شود ایں قدر حسب العاقل باشد و آں ماہی غافل کہ حزم نداشت در ہر طرفے خزید البتہ گرفتار شد اے دوستان شفیق و اے برادران عزیز ایاکم عن فجات الاجل و بغتة التقدیر بسیاراں دیدم کہ خفتہ ماندہ اند۔ طیفور را از نور حضور و از ترتیب تکور نصیبے تامے در جذبہ جو

[5] ایں تمام عبارت ہر دو نسخہ ہمچنیں بے ربط مرقوم است۔ ع ح

داشته بود ناگہاں در قفس را گشاده دید التماس پیوست اللہم ارحمنی واغفر لی
از حضرت عزت تقدس وتعالیٰ بلا صوت بگوش ارادت استماعی شد که اِذهَبْ
فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ وقت انبساط وانفساح او یافت گفت الٰہی ہمه را بیامرزی
فرمان آمد آمرزیدم قدم عبودیت را در مقام فضول نہاد وگفت ابلیس را بیامرز
نکبتے بر دہانش زدند او آتشی است تاب آتش تواند آورد تو خاکی غم خود بخور۔ رباعی

عیاراں راز خار پایش مفرش | عیار نهٔ پاے ازیں راه بکش
تا در نه زنی بہرچه داری آتش | ہرگز نه شود حقیقت عیش تو خوش

بہر نوعا آخر چند سالکے عارفے وچند ملکے ہالکے بسیار دیں اسلام را زیاں کار آمدند
چناں که فرید عطار وجلال رومی ومحی الدین ابن اعرابی سخنے مزخرف وبذاته منحرف
اصطحاب الفضول والابواب التزام وانتظام داشتم نیافتم ہیچ منتجی را که نماز بجماعت
که سنت موکده است وہیچ مستحبے را با اہتمام تمام بود بہشت ہشتگانه دوزخ ہفت
ہشت جنت وہفت طاق آرام وقرار در اتباع سید الابرار والاحرار باشد واضطرام
واہتزاز[۱] آں در انحصار دوزخی است در عرفان القریب وتعجیر باشد ایشان بنا الله از آں
در دبرگرو فرمان آید معتقد ومعتمد شما ایں ست آرے صدقتم فی مقالتکم و
عقلتم ان لیس الا انا کن فیکون آں ہشت برائے اتباع جنتے وقربتے
است ہر که ازیں بدور است۔ بیت

دوست آمد وگفت گرمرا میطلبی | پس ہرچه نه آں منم چرا میطلبی

فافہموا ایہا الاخوان واغتنموا ایہا الاقران از گفتار آں بزرگواراں۔
طالباں نمانند مجاہدت وریاضت ومواجب دینداری برباد ہوا شد شرایعے را
که رسول الله بچند مشقت بذل جہد وخود کرده ایں بزرگواراں بکلمات طامات از ورق

۱۔ اہتزاز بمعنی ہلاکی۔ ع ح۔

ودینداری پاک تراشیدند حک کردند۔ اللہم الہمنا رشدنا وارزقنا اتباع
حبیبک ونبیک وصفیک برحمتک یا ارحم الراحمین
ہمچنیں گویند که عشق را از عشقیه گرفته اند عشقیه گیاہیست که او نرمی وتری دارد که
بر ہر درختے که بپیچد وبر رو وبرگ وگل وبار او تمام بریزد ولیکن او تر باشد بیت

عشق آمد وخانه کرد تاراج | ما نیز نہیم دل بتاراج

ودر ہر نماز دیگرے مجنوں بر آں رفتارے که عاشق در کوے معشوق کشد
آمدے سنگے زیر غرفهٔ لیلی بود بر آں آمدے غلطیدے افتاده بر آں در غرفه لیلی
نظر کردے رقیباں لیلی گفتند که منع او بضرب دستم وجہے وجہتے ندارد حرکتے
کنیم که سکون او بریں سنگ مانع آید خیلے ہیزم آوردند بر آں سنگ سوختند
جاروب زدند پاک کردند باز نماز دگر آں دیوانه فرزانه از خویش بیگانه با درد وغم
آشنا شده بداں رفتار آمد بر آں سنگ که ہمه آتش بود نشست وغلطید آں سوخته
سوخت دودے خواست رقیباں لیلی دویدند گفتند اے دیوانه سوختی گفت
ازیں که تن سوخت وافروخت چه غم دست بر دل نہاد وگفت ایں سوخته آتش نیست
ازاں سرو قد لاله رخ پسته لب جز ایں بار حاصل نیست شما مرداں عاقل ہوشمند
شنیده باشید۔ بیت

حاصل عشقش سه سخن بیش نیست ٭ سوختم وسوختستم وسوختم

خداوند سبحانه وتعالیٰ صفت دوستان خویش با داؤد پیغمبر علیه السلام که صفتے وردے
که خبر آں فرو گفته اند می کرد که بس بار بلاہا بر دل ایشان نہادم ایشان بر مثال جرعهٔ ل: خود
که شیریں تر از شکر ونبات باشد می خورند ومی آشامیدند وایشان را بداں افتخار و
اذخار روزگار بود حال داؤد شوریده بر آمد بصفت شطاحی از زه گفتار پندار سخنے
گفت یک بلاے بر من نہم از ورائے سرادقات عزت ندا خواست تو آں نه

طاقت آن نداری کہ زخم پیکان ما توانی کشید۔ بیت

ہاں ہوشدار در ین شہر دو سہ طرار اند ٭ کہ بتدبیر کلہ از سر شہ بردارند

داؤد در بیت المقدس نشستہ زبور را مطالعہ می کرد کنجشکے آمد بتمثیل بر صورت زر خالص و نقش از مروارید از دیدن او استعجال کرد خواست بگیر وش تا بازیچۂ بچگاں باشد دست را فراز ید نا بگیر وش او جست بارے پیشتر شد و داؤد دست دراز کرد تمثل بر نردباں مسجد نشست داؤد بر سر دو زانو ایستاد و او بر نردباں دیگر رفت داؤد پس او شدہ از نردبانے بنردبانے بر سطح بام شد آں ماہ پیکر آں سرو قد پستہ لب آں بادام چشم سایہ داؤد بر صحن او کہ السلطان ظل اللہ انداختن اوریا بچشم غلطاں احساس کرد سر بجنبانید تمام اندام را بموے پوشید چنانچہ پیراہنے بتار زر کشیدہ باشد آں نظارہ داؤد ندید اماں و عشق بساماں پابند شد داؤد دے بباد دادہ و حالے بجالے سپردہ۔ بیت

عشق بازی نہ کار ہر سپریست ٭ عشق بازندہ مرد بخیہ سریست

اے پسر کار عشق بازی نیست ٭ زانکہ این رہ رہ مجازی نیست

داؤد صورت حال را ہر وے ندید الا آں کہ اوریا را بہ بند ہلاکت باید سپرد۔

بیت

چناں تنگست راہ عشق بازی ٭ کہ جز معشوق تنہا نگنجد

انتہا یہ صوفیاں گفتہ اند نہ ایں است کہ دو وجود یکے شود کا حول ولا قوۃ الا باللہ سالک ہالک گردد کل شیء ھالک الا وجھہ وہمیات و خولیات بمقام خویش قرار گیرد و جز یک وجود وجودے نماند الا وجھہ الآیۃ محمد حسینی خویش را ہم خوش کردہ است چہ باشد وجودے و ہیچ داشت ایں ہم بعین العیاں باز گشت صوفی در قبالہ گواہی خود می نبشت نوشت ہیچ بن ہیچ بن

ہیچ ہیچ شد قصہ مولانا جمال الدین ساوجی و فخر برین مرتبت باقی قصہ داؤد پیغمبر علیہ السلام بنشنن حشمت انبیا اجازت نمی دہد داؤد جاں سپاری نکرد و از برگ نوازی اوریا چون رنگے گیرد نود و نہ میش رمۂ داؤد شد یکے را یکے یکے با نود و نہ ضم کنند جملہ صد شود ضد الاثنین لا یجتمعان ولا یرتفعان ہر آئینہ زلت شد نوبت توبہ بت

بیت

کافر نشوی عشق خریدار تو نیست ٭ مرتد نشوی قلندری کار تو نیست

نعت عشق این ست۔ رباعی

عشق آمد و خانہ خالی کرد ٭ برداشتہ تیغ لا ابالی

من از عشق تو خون خوردن گرفتم ٭ تو ویرے زی کہ من مردن گرفتم

ای احمق ورق حکایت و شکایت را در ہیچ مردن چہ باشد بمیر عمر ابد یابی ہاں گوش وار از زبان مجنوں مقالات است۔ شعر

فانا من ہوی لیلی و حتی ٭ زیادتہا فانی لا اتوب

بیت

یارب تو مرا بروے لیلی ٭ ہر لحظہ بدہ زیادہ میلے

مکتوب ہفتم

بجانب بعضے از مریداں و معتقداں

از مقالات محققاں است ذکر اللسان لقلقۃ و ذکر القلب وسوسۃ

این را ذکر خفی گویند ذکر بدل می گردانند با ضربے کہ وارد است ایں را ذکر خفی نامند و ایں را دو طریق است یکے رعایت بظاہر می کنند و ذکر بدل می گویند و دیگر رعایت بظاہر ندارند اما بس دل آں ضرب را رعایت می کنند و ایں نوع اثرے

عظیمی دارد. و گویند الذکر بالروح مشاهدة یعنی ذکر کنند و ذاکر حاضر باشد
بحضور او ذکر گوید این ذکر روح باشد، روح او را می بیند و ذکر او ذکر می گوید تا همین شود
وجود او ذکر روح است و ذکر السر معاینة میان معاینه و مشاهده چه تفرقه
کنند شبی را گاه صباح بینند و همان شبی وقت ضحی بیند اندیشه کن درین دید و در — ن شیئ
آن دید چند تفاوت است بوقت صبح غسق من اللیل باقی ست اما وقت
ضحی باسم ضحی ضحوتی دارد که خفائی نمی ماند و دیگر مشاهده محتمل گهی صورت استتار
آرد و گهی باشد پیش او حجابی تنکی باشد و گهی باشد کشاده تر و این چنین هم احتمال
دارد که عکس باشد چنانچه عکس آفتاب در آب یا در آئینه این را نیز مشاهده نامند
اما صورت ضحی ازین برأة دارد که آن معاینه است کشف حقیقت است استاد
ابوالقاسم فرموده ست انوار المکاشفة بتجلی الصفات و انوار المشاهدة
بظهور الذات میان تجلی و ظهور تفاوتی تمام هست در صورت مجاز مشاهده کرده باشی
معشوقه ببام برآید و عاشق در صحن خانه یا بر سر کوئی نظاره کند این را نیز مشاهده خوانند
اما معاینه نیست چند تفاوت است از دور دیدن و همزانو بودن و در یک بستر
غلطیدن و هر یکی خود را به دیگری سپردن و هر یکی بدیگری راز خود و سر نهانی را
کشاده کند چند تفاوت است. و ذکر الخفی معاینه باشد مفاعلة است شرکت تقاضا
کند چه معاینه ذاکر در مذکور غائب شود و مذکور در ذاکر و الله اعلم علی تبعهما آن که لا یتغیر
بذاته و لا فی صفاته و لا فی اسمائه بحدوث الاکوان است غیبوبت او چه
معنی دارد و آنکه باصله فانی الوجود و فانی الصفت است غیبوبت او را چه اعتبار ذاکر
غایب شود صفت فنا بود و گویند محو اصلاً و رأساً و همّاً و خیالاً ابداً و ازلاً — ن صفت فنائیه کونه
معلوم و محقق شد و غیبوبت مذکور همان که استاد ابوالقاسم بدان اشارت کرد.
ثم انوار الصمدیة فعند ذلک لا قرب و لا بعد و لا فقد و لا وجد و لا

فصل و لا وصل کلا بل هو الله الواحد القهار اینجا صورت نمود. بیت

تو او نشوی و لیکن از جهد کنی ❊ جائی برسی کز تو توئی برخیزد
تو او نشوی مگر شود معلومت ❊ ان روز که تو نبودهٔ او بودی

هیچ میدانی که چه می گوید لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّار بیان این همه
کرده است سکوت برو روا نیست انقطاع کلام برو جائز نه ازلاً و ابداً او قایل برین
فافهم و اغتنم. تو می دانی که من چه می گویم اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض او بهمه
اشیا محیط و اشیا محاط هیهات هیهات العلم کلمة بل نقطة و تلک
النقطة لا یتجزی این نقطه را موهوم نام نه خود را بدر کن وجود کونین را از سر
بسر آئی، ای عزیز باد تندیست این آتش تحقیق همه وجودات را سوخته است
آبروی عارف هم بهوای این اشیا است لا حول و لا قوة الا بالله کجا افتادم
مثالی گویم شکر شنیدن دیگر است و شکر خوردن دیگر و اطلاع بر مبداء و معاد او بودن
دیگر و شکر بودن دیگر اللهم الهمنا رشداً و جنبنا عما لا ترضی و اعصمنا
عن الزیغ و الذلل و الخطل اللهم و السلام — ن الخلل

مکتوب ہشتم

بجانب مولانا نظام الدین محقق

باید دانست ان الله یحب تعالی الهمم و یکره سفسافها
آرے بیت

دنیا آن قدر ندارد که برو رشک برند ❊ یا وجود و عدمش را غم بیهوده خورند — ن این قدر

جاه و دولت و مال و مکنت بلمعهٔ برق و سایهٔ سحاب ماند نماید آید رود و برآید
فرو شود ای فرزند بدان با وهم و خیال بامید توالد و تناسل چه عشق بازیم که هرگز

بکعبۂ وصال نرسیم در شورستان بہوائے زمستان چہ کشت زار سازیم کہ ازان برخور دار گردیم بر روے آب ما چہ اشکال نویسیم کہ ہرگز جمال صواب نظارہ نکنیم چوبکے خشک را چہ مرکب خود سازیم کہ برآن بشیتر و پیشتر نرویم و نپوئیم جز خود ماندہ و بدر ن دست و پا نہ الیتیم و منزل و قرار را احساس نکنیم ہیہات فہیہات اے یار ستودہ ذات واے دوست حمیدہ صفات۔ بیت ن وبے دست وپا

رخت بردار ازیں سرائے کہ ہست ٭ بام سوراخ و ابر طوفان بار
ہلہ ہوشدار کہ در شہر دو سہ طرار اند ٭ کہ بتدبیر کلہ از سر شہ بردارند

حاصل کلام مقصود المرام ایں است روزے دو سہ کہ ما را شمردہ دادہ اند و نفسے چند کہ بعاریت سپردہ اند غنیمت شمریم البتہ البتہ باید کہ بطاعت و عبادت خداوند تعالیٰ و یاد او ساعۃً فساعۃً زماناً فزماناً دل و جان را مالامال داریم و جز بدیں دل را ندہیم اما آمدیم کار ایں جہان را بداں جہان سپریم رسم و عادتے کہ میان مردم آمدہ بعاریت دادہ باشیم پس چوں پاکی نفس و توجہ بحق بحقہما و شرطہما مقدم من قبل کل شئی باشد میتوان و میسر است کہ در دنیا باشد و کارہا بتمام و کمال استوار تر سازند و با ایں ہمہ چو دل بخدا بود و نفس بہ پاکی آراستہ باشد البتہ بفوز درجات و نیک مثوبات مظفر و مرفہ گردانند ہاں و ہاں نخواہیم ترا یک نفسے بغفلت رود و یک ساعے ترا بغیر طلب باشد اغتنم الخمس قبل فوت الخمس و ادرک العصر قبل غروب الشمس وافترص الیوم و الغد قبل صیرورتہما۔ بیت ن وافترص

نصیحت ہمیں است جاں برادر ٭ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی
ہر چہ کنی برائے خدا و برائے دیدار خدا کنی چوں ایں چنیں باشی تو خدادان باشی وار جو کہ تو بریں مانی و چنیں باشی بمقصود و دیدار حق خود را رسانی۔ رباعی
چہ بکونین می شوی مغرور ٭ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن

صورت خوب تو ز نسخۂ اوست ٭ بازخوان و ببیں مقابلہ کن

الحق علی الحق باش و نقد وجود را بہر طرف ضایع مپاش انچہ می گفتم نصیحت عالم ست خاص باید تا ازیں انتفاعے گیرد۔ ہذا باب عرضداشت آن فرزند شایستہ بالتماس حصول پیوند کہ اعلیٰ ترین مراتب اہل دین است مولانا نظام الدین رسانید بعز اجازت مقرون کردیم طاقیہ بنعت ملبوس خاصہ براے آن فرزند کہ از خدا می خواہم او را دلے خداشناس و نفسے حق پرست باشد فرستادہ شد و وکیل از طرف خویش مولانا نظام الدین مذکور را کردہ ام دست او را بوکالت نایب دست من داند و زبان او را نایب زبان من داند و ایں تلقین کہ بشنوم از زبان من بشنود او را جز و اسطہ مجرد نداند مولانا را بصدر نشاند و سہ جا بجانب او سر بر زمین نہد و آں جانب من داند دست بر دست او نہد دست او را دست من داند زبان او را زبان من داند و ایں بشنود کہ او گوید عہد کردی با ایں ضعیف و با خواجۂ ایں ضعیف و با خواجہ خواجہ من و با مشایخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین چشم نگہداری و زبان نگہداری و بر جادۂ شرع باشی ہمچنیں قبول کردی تو بگو قبول کردم او بگوید الحمد للہ و مقراض بستاند و از ہر دو جانب سر اندکے موے قصر کند در حالت قصر کردن موے تکبیر گوید طاقیہ من بنیابت دست من بر سر تو نہد در حالت پوشانیدن طاقیہ او تکبیر گوید و بگوید بر دو دوگانہ بگزار و بعد از فراغ دوگانہ چنانچہ پیش بر آیند ہمچنیں پیش او آید۔ شکرانہ ایں اگر با تو اند رسانید رساند و الا ہماں جا در راہ خدا خرچ کند و چوں او گوید عہد کردی با ایں ضعیف از ان ضعیف می باید ترا مرا بدانی و باقی کلام ہمہ بریں محمول است بعد ازیں فرمایش ما از زبان او بنیابت ما گیر کہ او گوید پنج وقت نماز بجماعت بگزاری و جمعہ و غسل جمعہ فوت نہ کنی البتہ البتہ مگر بعذر شرع و غیر آں و بعد از ہر نماز شام شش رکعت نماز بگزاری بسہ سلام در ہر رکعتے بعد از فاتحہ سہ گان بار اخلاص بخوانی و بعد ازاں

یک دوگانہ دیگر بگذاری برائے نگہداشت ایماں ہر کہ بریں دوگانہ ملازمت کند
حق تعالیٰ او را از جہاں با ایمان برد و در ہر رکعتے بعد از فاتحہ ہفت بار اخلاص و یک بار
قل اعوذ برب الفلق و یک بار قل اعوذ برب الناس بخواند چوں سلام نماز دادہ
باشد سر بسجدہ نہد ۳ بار بگوید یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانْ و بعد از
ہر نماز خفتن یک دوگانہ دیگر بگذارد و در ہر رکعتے بعد از فاتحہ دہ گاں اخلاص
بخوانی چوں سلام نماز دادہ باشی ہفتاد بار بگوئی یَا وَھَّابُ چنانچہ ہائے مشد داز
سینہ بر آید و ہر ماہے سہ روز روزہ بداری سیز ۱۳ دہم چہار ۱۴ دہم پانز ۱۵ دہم ایام بیض
اگر بعذر ضیافت یا سفر و یا گرمی ہوا نوعے خوردہ شود صوم نفل را قضا نیست اما
بجائے آں روزہ دیگر بداری تا ثواب کم نگردد و نفس بر ترک روزہ عادت نگیرد
چوں رحمت خدا واسع است۔ از جہت چندے دیگر از مسلماناں فقیر مولانا ۶ فقیر را
نظام الدین مذکور التماس پیوند کرد آں نیز قبول کردیم برائے ہر یکے طاقیہ بر دست مولانا فرستادیم
ہمبریں طریق باشند بایشاں ہم بگوید۔

مکتوب نہم

بجانب شیخ علاء الدین کالپوی خلیفہ حضرت مخدوم بعد خلافت دادن

فرزند دینی قاضی علاء الدین کالپوی دعائے محمد حسینی از قصبہ چندیری مطالعہ کند
قال اللّٰہ تعالیٰ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کار عظیم و عہدۂ جسیم
بحوالہ مستقیم شد اما ادائے حقوق آں کہ اصل نبوت ازاں گرانبار است ن اہل
شرط کار است وھو النصیحۃ للخلق والمضی علی الخلق وارکان
امر ولا یخافون لومۃ لائم آنرا کہ بخواند نجوانند و آنرا کہ براند نبرانند ن تخاف
شکستگی و بیچارگی را زیادت کند و بدانچہ براہ کردہ شدہ است مستغرق باشد

واز ہر چیزے کہ زیاں کار است چناں بریدہ باشد کہ رحمت حق از شیطاں۔
مقصود داریم از چندیری در صباح ہمایوں و مطلع میموں بسہولت قرار کوچ کنیم۔
وَاللّٰہُ الْمُجِیْرُ وَھُوَ الْمُبَلِّغُ۔

مکتوب دہم

بجانب شیخ علاء الدین

برادر دینی مولانا علاء الدین و فرزندان او دعائے محمد حسینی مطالعہ کنند محقق دانند
کہ مقصود از خلقت کونین و آفرینش نوعیں جز عبادت و بندگی خدائے نبودہ است
ہر محبتے و ہر معاشرتے و دوستے و معاملتے کہ باشد اگر دراں غرض دینی حاصل نیست
و آں برائے خدائے راست خود بخ بخ والا فالا نقطاع۔ شنیدہ شدہ است کہ آں
عزیز دائم متوجہ ایں حضرت است کار مقرباں است و عظیم دولت است
الحمد للّٰہ علی ذٰلک کہ یکے را مقرب می دانی و آنگاہ بدو توجہ می کنی و ایں
مایۂ جملہ سعادت ہا است۔ فعلیک بھذا اعاظ البریۃ اجمعین والسلام

مکتوب یازدہم

بجانب شیخ علاء الدین

فرزند صالح دیارہ الہ مولانا علاء الدین کالپوی۔ دعائے محمد حسینی مطالعہ کردہ
براں کاریکہ براہ شدہ است باید کہ بشرط بسر برد اول شرط بل الزمہا وادومہا
این ست کہ بذل و ایثار کمترین حال صوفی باشد واقل من کل قلیل بذل مال باشد
ہر چہ بدستش افتد ہم آں نبرد کہ اگر امروز بتمام خرچ شود فردا چہ توان کرد
و بچہ روزگار تواں برد و ایں اندیشہ را از دل بدر کند و پیشۂ توکل علی اللّٰہ شیوۂ کار
خود سازد و دیگر بر معانی بسیار بدل اشتغال نماید اما بر اقل من قلیل اشارت کردہ ایم

وجاہت دنیا وآمدوشد خلق ونمودار خود وصورت کارے ساختن کہ مردم برآں نظر کنند ومعتقد باشند چیزے نیست تو بوقت خود باش ہرچہ پیش تو آید آں راپس انداز فارغ بخدائے خود مشغول باید بود وغم خود باید خورد وغم آیندہ ورروندہ ومعتقد وغیرہ درخزانۂ دل خود جائے نباید داد چوں باید بود دست از غم وجود خود شستہ ؎

فارغ چہ بود زخود گذشتیم ؛ او زانہ غمے نہ غمگسارے — ؟ مارا

شیخوخت پایہ بلندے است خدائے تعالیٰ الشیخی راگماشت تا درگلوے ما انداخت والیم اللہ آں رابلائے می بینم کہ انشاء اللہ تعالیٰ سربسر اساس خلاصے ونجاتے بود ایں کارمی باید کرد ودربند قبول ورد آں نباید بود ہرچہ آید آید ترا براہ راست می باید رفت زیں چپ وراست نظر کردن شرط کار نیست۔

رباعی

درہر دو جہاں ہرچہ شود گو شو گو ؛ وز دور زماں ہرچہ شود گو شو گو
مشغول بحق باش مبراز دو کون ؛ وز سود وزیاں ہرچہ شود گو شو گو

مکتوب دوازدہم

بجانب شیخ علاء الدین پیش از خلافت

فرزند دینی مولانا علاء الدین دعاے محمد حسینی مطالعہ کند امور مشکور است و فضل اللہ لاینحصر ولا ینقطع انچہ فرمودہ ایم دست ازاں داشتن میسرت نباشد بثبات قدم ایستادہ ماندنست آں گاہ برپاے خود باشد آں عزیز از صحبت بہ بسیاری دوراست اگرچہ عقیدت بسیرت مستحکم تر است اما نور حضور از بسیاری شرف بدور دارد تدبیر ایں است ہرچہ فرمودہ ایم آں در معاملت رو وبتوجہ دل متعلق باشد ہیچنیں اگر بعد المشرقین والمغربین بود ہمز انوش تواں خواند کلیتے اصلے ترا فرمودیم اما ہیچونے

باشد کہ بداں مستعد گردد وارؒ جو کہ آں عزیز بشبہ ہائے ازیں ہا متصور گردد بدانکہ اقل ازیں نوع اکثر سایر اعمال است اوراد واذکار وقتاً فوقتاً شہراً فشہراً موا سماً فموا سماً باید درعمل باشد۔ بیت

نصیحت ہمیں است جاں برادر ؛ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی

مقابل اہل حال است ان من فات وقتہ فقد فات ربہ وقتے رباعی گفتہ بودم۔ رباعی

نامرد مباد ہیچ فردے ؛ بیدرد مباد ہیچ مردے
بے ورد مباد ہیچ وقتے ؛ بے وقت مباد ہیچ وردے

ہجوم اشتغال روزگار دامن گیر ہر روندہ است اما طالب خدا را اگر خارے در پا خلد از دویدن وپوئیدن خود البتہ نہ ایستد ہرچہ شود گو شو گو طالب خدائے را مرد خدائے پرست را ایں رباعی استاد ورد وہر وقت وہر ساعت اوست۔ رباعی۔

درہر دو جہاں ہرچہ شود گو شو گو ؛ وز دور زماں ہرچہ شود گو شو گو
مشغول بحق باش مبراز دو کوں ؛ وز سود وزیاں ہرچہ شود گو شو گو

آں عزیز در مکتوب چنیں باز نمود کہ بعضے مردم کالپوراں ایں سو عقیدت — ن کالپی
پیوندی راخواہاں اند ایں طرف متوجہ ومتعلق اند ہر کہ آں عزیز صادق بشرط عقیدت داند عرضداشتے از جہت او بانشان وروشے بنویسد تا ازیں سو طاقیہ براے او نامزد شود وآں عزیز بوکالت ونیابت ایشاں را تلقین کند وطاقیہ پوشاند صورت ہمیں است دوراے اینمعنی دیگر متصور نیست۔ آرندگاں صحیفہ سادات اند آں ماند برادران اند بر نصیر سالار بگوید کہ چہ دنبال فرزندان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرفتۂ ترا دنیا ودیں خوش نمی باید۔ والسلام۔

مکتوب سیزدہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

مولانا علاء الدین نصیر دعاے محمد حسینی مطالعہ کند اتفاق تقدیر چنیں افتاد کہ ما از شہر بحالتے بیروں شدیم کہ از تحریر و تقریر متجاوز است بمشاہدہ تواں دانست مقصد ما طرف کالپوران است راہہا سخت بے طریق گفتند ہیچ سبیلے گذشتن میسر ن کالپی
نیست الغرض آں فرزند عزیز چنیں کند البتہ فرید خاں را باستقبال تا حد زمین پوراں بیارد و دختران و مادران ایشاں را چنداں خوف نکند بہ امن و اطمینان تا کالپوران ن کالپی
بیایند بہ اشرف افلح نیز بگوید بد انچہ او را دست دہد اقدام کند سبحان اللّٰہ العزیز عجب روزگارے کہ من بر مردماں منت کنم کہ من بر شما می آیم شما معاونت کنید یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ یقلب ظہر البطن باز باہتمام گفتہ می شود جاے درنگے و تامل نیست وقت بر ما تنگ است جاے درنگ و مقام نیست بضرورت بہ سبب تعلق و مزاحمت ملک محمد علی یک دو مقام شدہ آں مصلحت ما نیست میباید طریق الانوع و قاصد ما را دربیانہ با فرید خاں بباید ملاقات کند دریں باب تقصیر نکند فی الحال وزماں دریں کار شود ۔ بیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی ٭ باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

مکتوب چہاردہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی مولانا علاء نصیر دعاے محمد حسینی مطالعہ کند خداوند تعالیٰ فرمود لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ اگر ہدایت ہر قوم در کتابت آریم ذیل دو ذنب آنرا سر انتہا پیدا

نباشد تو دست در دامن مقصود زن بقدم عزیمت بپاے الیست ہادی صوفیہ سپس آں کہ دولت دریافت مرشد شدہ بود ذکر و مراقبہ است تخلیہ و تجلیہ است الا اللّٰہ تخلیہ است لا الٰہ الا اللّٰہ تجلیہ نفی خواطر در حالت مراقبہ و اجتماع ہم تخلیہ و تجلیہ مترتب اند ہاں وہاں پیروی ایں ہادی میسر ہست فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ہر آئینہ اثرہا بینی و ثمرات و نتائج معرفت ازیں باغ ہر چند بر ترحینی برخوردار تر گردی ہیچ دینے را سلوک بے ایں دو صفت نیست کہ من قبل تنمیق یافتہ است روے مقصود کسے بدید مگر کسیکہ عروس حضور خود را بر دل طالب صادق جلوہ فرمود و نیست آں معشوقہ را ولالہ و رہنمونے و نیست آں مرغ را پرے و بالے مگر طلب بشدت ہم و حضور بکمال با تزکیۂ نفس و حضور بکمال را اگر تخلیہ و تجلیہ نام نہی میشاید طالب را چند وصف لازمۂ حال اوست و اگر نشد طالب با او نبود الکلام فی تحقیق الطلب فی انما الشیٔ یعرف بعلامتہ تقلیل صحبت ہر آئینہ از عاشقاں پرس عاشق را بے معشوق و انچہ نسبت بدو دارد و بے آں کہ موصل و ممد اوست صحبت باشد لا واللّٰہ ۔ بیت

دوست آمد و گفت مرکز اصطلنی ٭ پس ہر چہ نہ آں منم چرا مشتغلی

گفتار یارے از آں ما است ۔ بیت

با غم تو الفت و ہم خانگی ٭ از دگراں وحشت و بیگانگی

تقلیل طعام و شراب ہم ازیں قبیل غذاے عاشق محنت و بلا است غذاے عاشق یاد معشوقہ است کجا افتادہ ام القصہ بطولہا قلت کلام ہم بریں مقام انتظام گرفتہ است عشق موجب گنگی و کری و کوری او جز دوست نمی بیند جز ذکر دوست نشنود جز نام دوست نگوید بلکہ چناں بخیال او مستغرق باشد کہ دماغ گفت و شنود درخت بربستہ بود کہ آں منزل گم شدگاں و مقام بیخوداں است

این رباعی از مردماں شنیده باشی. رباعی

ابجد عشقت چو بیاموختیم ؛ پیرہن محنت و غم دوختیم
حاصل عشقتش سه سخن بیش نیست ؛ سوختیم و سوختیم و سوختیم

اکنوں تو خود را بخود ندہی از خود و از خویش و خویشاوندان بد رباشی ور زاویہ
تصوف آں کہ معتقد و متبوا میسر آید و البتہ لحظۂ طرف بنظر خلق ورد و قبول ایشاں ؟ مقعد
روش نہ بیند ورنہ از دیدن دیدار دیده مطموس و منطمس مانده نعوذ باللہ منہا
برائے آں عزیز را طاقیہ خاص اتفاق شد بشرطیکہ آمده است بر سر می دارد شکرت ؟ اتفاق
بجامی آرد و شکرانہ دارد برائے مرمانے را کہ التماس طاقیہ پیوست ارسال شد
چنانچہ آں کہ عزیز بر آمده است ہماں طریقت را مسلوک دارد و اگر کسے از میانِ
ایشاں لایق آں بود کہ وردے لابدی فرمایند آں قدر مصلحت افتد فرماید آں
ہم از ما بود و آنانکہ سلامی و روشے فرستادند بنام ہر یکے طاقیہ نامزد است
تو چناں کہ میدانی پوشانی دیگر گوییم ختم مکتوب بخیریت عافیت کنیم وقت را غنیمت
شمری باید کہ جز بفضلے و فریضتے مصروف نہ شود میدانی یانے ان من فات ؟ به نقلے
وقتہ فقد فات ربہ اگر وقت خوش است غنیمت میداں کاں را
چو نماز ہا قضا نتواں کرد. جنید بسفر حج بود جوانے را در زمین موحش خارستان ریگستان
با ہمہ وحشت و تردد و پریشانی دید جنید تفتیش حالش کرد گفت وقتے داشتم اینجا
گم کردم بکدام قوت خیزم و بکدام مسکنت طریق را بیشتر کنم لیکن در آں حالت
کہ ترا در طواف وقتے باشد اگر از ما یاد آید خاطرے و نظرے کنی جنید را اتفاق یادش
آمد نظر را لحظۂ آں سو گماشت دعاے در کار او ارزانی داشت جنید باز گشت
او را بوقت او دید گفت اکنوں خیز عاشق صادق صوفی صاحب وقت مرد اہل
دل مرد صاحب دل خوش جوابے جنید را فرمود مقامے را کہ وقت گم کردم

من نتوانستم گذاشت ور آں مقام کہ وقت باز یافتم چوں بتوانم گذاشت
فعلیک علیک ان تغتنم وقتک ولا تضرب الا فی حضوره ن تصرف
رمک والسلام مولانا تاج الدین نیک مردے مسکین و پیر ہنجار است ل پر
چند روزے بر ما بسکنت بود چوں اتفاق آمدن باشد مولانا مذکور را نگذارد
برابر آرد بر و شفقت بسیار کند کہ مشقت راه دیده است.

مکتوب پانزدہم
ہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی مولانا علاء الدین دعاے محمد حسینی مطالعہ کند آرندگان صحیفہ
سادات کالپور ما را دوستان و برادراں اند فرماں دیہ انعام تمام کنانیده ن کالپی
آورده اند و از جہت پروانہ من متکفل شده ام کہ ہر کہ بعد ازیں ازیں طرف قصد
کند بدست او فرستاده شود انشاء اللہ تعالیٰ میباید کہ آں عزیز در کار ایشاں
سعی جمیل نماید و دراں کوشد کہ کار بر حسب مطلوب ایشاں شود منت آں بر ما
باشد خدا جزا دہاد. والسلام.

مکتوب شانزدہم
ہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی علاء الدین دعاے محمد حسینی مطالعہ کند اتفاق ارباب حقیقت
است کہ اہم مطالب محبت خدا وید سبحانہ و ہر چہ جز انیست قسمے بہزل و
ہزو آرد چہ داغ لااعتباری بر ناصیۂ وجود اوست ہر چند روشن تر می نماید بیت

دوش دیوانۂ چہ خوش می گفت ؛ ہر کہ را عشق نیست ایماں نیست

و معلوم است کہ محب را کار جز التزام بر در محبوب نباشد جز توجہ آنسوے کار دیگر ندارد و اگر ظاہر ہرچند اوراد و ابواب بر و باقی حسنات ست من وفق وفق لجمیع الخیرات و من رُدَّ رُدَّ عن طریق المبرّات وقت غنیمت شمرد کار خداے را سبحانہ و تعالیٰ بر ہمہ کارہا مقدم دارد و ہمہ ساعت کہ از کار خدا محروم مانی از خدا محروم مانی آں کہ از خداے محروم ماند بدبخت تر از وے دیگرے نبود و ازیں سخن گذشت نباشد جز فاسق ظالم را وَارْجُوا اَنْ تَكُوْنَ مِنَ التَّوَّابِيْنَ الصَّالِحِيْنَ الصَّابِرِيْنَ الْعَابِدِيْنَ دو نفر را التماس طاقیہ کردی ہرچند کہ ایں جانب را آں سیرت نیست کہ طاقیہ ہر طرفے را بر آں سازد اما ملتمس آں فرزند نخواستم کہ اشارت بدست رد افتد واللہ ولی القبول وھو یجیب المامول دو طاقیہ براے آں دو عزیز فرستادہ شد دست خود را بنیابت دست من گیرد و ایشاں را بعزیمتے درست و عزیمتے صحیح پیش دارد دست بدیشاں دہد ہر کہ اہتمام بیشتر دارد او را مقدم تر کند تلقین کند و دست بر دست وے نہد گوید عہد کردی با ایں ضعیف و ایں نیابت زبان من باشد و بر خواجۂ ایں ضعیف و بر خواجۂ خواجۂ من و با مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین کہ چشم نگہداری و زبان نگہداری بر جادۂ شرع ہستی پس ایں گفتار گوید ہمچنیں قبول کردی او گوید قبول کردم تو بگو الحمد للہ رب العالمین مقراض بدست گیرد نخست از اطراف راست چند موے از نزدیک بناگوش بستاں و چند دیگر بطرف چپ باید برید و بوقت بریدن موے و پوشانیدن کلاہ کلمۂ اللہ اکبر اللہ اکبر چہار تکبیر تا باللہ العظیم مرتب گوید پس آں او چیزے دوگانہ شکر بگذارد و پیش تو خوردہ بیارد باید کہ خرچ آں بر محل باشد پس آں شش رکعت نماز بسہ سلام بعد از ہر نماز شام در ہر رکعت بعد فاتحہ سہ گاں بار اخلاص بخواند و یک دوگانہ دیگر حفظ الایمان در ہر رکعتے بعد فاتحہ اخلاص ہفت بار و یگاں بار معوذتین بخواند

پس سر بسجدہ نہد سہ بار در سجدہ گوید یا حیّ یا قیوم ثبتنی علی الایمان و دوگانہ بعد نماز خفتن بگذارد در ہر رکعتے بعد فاتحہ دہ بار اخلاص و بعد سلام ہفتاد بار یا وھّاب گوید و اگر ایشاں باہمت باشند روزۂ ایام بیض نیز فرمایند و ہم ایشاں را در کار دین اگر رغبت بیشتر بود آہستہ آہستہ از اوراد خواجہ نیز بر آں مزید کند فذالک بداں۔

بیت

نصیحت ہمیں ست جاں برادر ∴ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی
دگر نہ ایم اللہ ضایع باشی و ضایع مانی۔ رباعی

نامرد مباد ہیچ مردے ∴ بے درد مباد ہیچ مردے
بے ورد مباد ہیچ وقتے ∴ بے وقت مباد ہیچ وردے

در کودکی خواندہ بودیم اغتنم فراغک فی ہمانتمناہ فلا تنالہ مولانا معروف خطاط حافظ و فرزنداں او را از ما دعا رسانند ایشاں اتراں ماند۔

والسلام

مکتوب ہفدہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین کالپوی

فرزند دینی ابو الفتح علاء کالپوی دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند شنیدہ شدہ است بخبر صحیح کہ آں عزیز البتہ منقطع می باشد و دوام شغلے دارد و ہمہ روز بہ تنہائی بگذارد الحمد للہ مطلوب ایں ضعیف ہمیں است کہ پیوستگاں ما ایں چنیں باشند وقتے خدمت شیخ نظام الدین محمد بدایوانی قدس سرہ العزیز شیخ فرید الدین قدس سرہ العزیز را در وقت دید و دلیری کرد در پاش افتاد بتقدیر اللہ آں موافق شیخ بود کیستی تو گفت بندہ نظام غریب بداونی نیک بختی شیخ بود کہ او فرمود بخواہ چہ میخواہی شیخ عرض داشت کرد کہ خواجہ می خواہم ہر جائی نشوم گفت نظام نخواہی شد اما مجاہدہ شرط راہ است

شیخ آمد این قصه بر اصحاب گفت و گفت شما چه فرمائید کدام مجاهده اختیار
کنم اصحاب باتفاق فرمودند که مجاهدهٔ شیخ الاسلام فریدالدین صوم دوام است
خدمت شیخ کبیر نیز صوم دوام اختیار کرد شنیده ام که آن عزیز در مجاهده و ریاضت می باشد
فلتزمه حتی آخر النفس نکو می کنی نکوتر میکنی ہمبریں ملازمت کن عرقچینے که ملبوس من
است که آن لباس خاصه است بهر کس نمی دهم مگر بیاران مخصوص برائے آن عزیز
ارسال شده بپوشند و طاقیه ملبوس با آن عرقچیں نیز بپوشد بعد تجدید دوگانه بگذارد
هر سجده نهد آنچه مطلوب دارد از خدا بخواهد امیدوار باشد که بدامنت بدهند و
خورده پیش دارد اگر آن بمن تواند رسانید بهتر و اگر نه بهر درویشے که بدهند من رسیده باشد
و چند نفرے که چیزے روشن فرستاده بودند خواجه بدّه ملک کالو مولانا سکندر و مولانا
اعلم برائے هر یکے طاقیه ارسال شده است یکان بار بر سر نهاده ام طاقیه فرستاده ام
و مولانا ابوالفتح بداند آن عرقچیں را از بر خود کشیده برائے تو فرستاده ام خواجه برنی ن بجّرہ
بداند که طاقیه ملبوس مخصوص برائے تو فرستاده ام و نام تو بر آن طاقیه نبشته
شده است مولانا ابوالفتح با همه مریداں ایں قدر بگوید هر مریدیکه از پیر دور می باشد
امّا بفرمان اوست و آنچه فرموده است بران است و در رضائے پیر است و متوجه
پیر است او محقق داند که او همزانوے پیر است والعیاذ بالله نه بر شرط رضائے پیر و نه
بر فرمان پیر می باشد محقق است که میان او و میان پیر از مشرق تا بمغرب دوری است
والعیاذ بالله والسلام

مکتوب ہیژدہم

هم بجانب فقیر ابوالفتح

فرزند دینی مولانا ابوالفتح دعائے محمد یوسف حسینی مطالعه کند آرندهٔ صحیفه مولانا
فخرالدین صوفی از هندوستان بر ما آمده پیوند ما کرده یکے از متعلقان ایں جانب است

از ان ماست باز طرف خانه می رود عیال و اطفال آن جانب البته او را رعایتے و
اعانتے کند چنانچه او با خرج و خوشی در خانهٔ خود برود و منت آن ایں جانب متوجه
باشد طاقیه برائے آن عزیز ارسال شد آن را بشرط بپوشد برادران خود را و عزیزان
دیگر را از ما دعا برساند والسلام

مکتوب نوزدہم

بجانب فقیر ابوالفتح علاء

فرزند دینی مولانا ابوالفتح علاء کالپوی دعائے محمد یوسف حسینی مطالعه کند
آرندهٔ این صحیفه سید قوام الدین از قصبهٔ اچولی بر ما از دور دست آمده بود ن راجولی
پیوند کرده باز طرف خانه می رود و دو خواهر برائے کار خیر دارد بدانچه دست دهد
از یاران و آشنایان درین محل خیر بدهند منت آن ایں جانب متوجه باشد
احیاناً مکتوب او می رسد و آیندگان ذکر خیر او میکنند۔ والحمد لله علی
ذلک والسلام

مکتوب بستم

بجانب قاضی اسحق چهتره و برادر قاضی سلیمان

الحمد لله علی کل حال والصلوة علی رسوله بالغدو والاصال
والتسلیمات السنیة والتحیات الرضیة علی الاخوة الصفیة
والرفعة الزکیة مستقیم و مستدیم باد اما بعد نزد اهل تحقیق مقرر و محقق است که
بهترین کارها و شریف ترین روزگارها طلب خداوند تعالی است و وجدان و
عرفان اوست هرچند کل موجودات از معرفت او خالی نباشد اما انسان عرفانے
خاص دارد کا یطلع علیه احد الا القلیل من الاقل وهو المخصوص

بالانبیاء والرسل صلوات الله وسلامه علیهم ومن اتبعهم
بالمهل والاجل واز ضرورت معرفت دوام خیال حضور معشوق با خود بعینه
بعین چشمش مسر و ربعد از توجه تام التزام بر ورا و درکار او تصفیه و تزکیهٔ اخلاق از لوازم
وضروریات است درخیال دل عاشق نباشد جز تصور صورت معشوق بزبان نرود
جز نام معشوق حکایت نبرد جز از وفا وجفا واز لطف وکرم وصفا وعطاے او
یحتمل که گہے از غلبۂ وقت سخن از ناز وکرشمه واز رخسار ووسمه ہم باشد اگرچه
از دائرہ غیریت خارجی است اما بر کار محبت ہم بگرد مرکز می گردد آرے
العشق جنونٌ والجنون فنونٌ وملازمت در کوے وکوچۂ معشوق بہر بہانه که
باشد البته یک گذرے در کوے او بود بلکه باید که این خسته ہمچو خسے در رہ آں کو
وکوچه افتاده بود والبته بحسب عزیمتے که او دارد از استعمال عزایم خالی نبود جادو
کند افسونے خواند پلیتۂ سوزد وطلسمے پردازد واز وجه مقصودش اینست مگر
از درے فتح بابے شود والبته باکسان آں در ودرگاه مصاحبتے وملازمتے باشد
بایشاں درسازد وداں کوشد که بایشاں آشنائی خاص پیدا آرد چه ببذل نفس و
مال وچه ببذل جاه وجلال کمینهٔ بندهٔ آں درگاه را کمترین غلاماں وکمترین
چاکراں باشد آرے اگر کارے سر دہم از ایشاں بود باین ہم خود را آراسته دارد
لعله لایستقدر ولایستنکف بل یحتمل یرغب ویطلب ہاں وہاں
تامل شافی واندیشه کافی دریں بیان کن طالب باید که ہمواره در مراقبه وذکر و
فکر وتلاوت گذراند ودر ہر حالتے که باشد بحسب آں حالت او را فکرے وذکرے
ہست واز امیدے وبیمے خالی نباشد امیدوار دگر روزے روے مقصود
ومقصد ببیند تا برسد محبوب عظیم القدر است نباید که دورباش حرماں بر جان
طالباں او افتد وایشاں را از بدر واز دریا ده گرداند که گہے از جمال وبہا و

از جلال وکمال او بوہم وخیال خویش که نشانی دہد۔ طالب را اگر جوئی جز در مسجد و
گورستان کہنه وبادیه وگوشه وکنج نیابی وبامشایخ اہل ارشاد وعرفاے امجاد
صحبت وملازمت باشد خود کار جز ایشاں نسزد طالب ہرگز روے مراد نه بیند
تا رہبرش نبود بقدر وسعت ومکنت بذل خویش بکند عز وشرف وجاه ومال را
درحضرت ایشاں در بازد۔ بیت

تا در نه زنی بہر چه داری آتش ٭ ہرگز نه شود حقیقت عیش تو خوش

با این ہمه که گفتم مہم ترین کارہا آراستگی مرد باشد تخلقوا باخلاق الله
وتصفوا بصفاته نقد وقت او بود تا متصف بصفات او نباشد قابل نباشد
که مشاہدۂ ذات تواند کرد اندیشه کن بر عاشق در مجاز چه صفت در تحریر رفت وتقریر
من کدام بیان را اثبات کرده آه دریغا یاران عزیز را نسبے بنفس ذلیل گشته است۔

بیت

نه یک فسوس که ہر دم ہزار بار فسوس ٭ نه یک دریغ که ہر دم ہزار بار دریغ

دلہا برین راضی شده که خوار بزیند ومردار بمیرند وشرمسار بخیزند۔

بیت

در چه کارید در چه مصلحتید ٭ اے فرو ماندگان بے مقدار
در جہاں شاہدے وما فارغ ٭ در قدح جرعهٔ وما ہشیار

جاں مردا از سینهٔ تو نمی خیزد ودرد دل تو نمی شیند۔ بیت

بعد ازین چنگ من و دامن دوست ٭ پس ازیں گوش من وحلقهٔ یار

اے یار عزیز وبرادر شفیق دست در دامن طلب زن واستوار قدم بایست
ولیکن تا رہبر را پس رو نباشی روے ره کار نه بینی ونشان منزل نیابی خواجهٔ من
فرموده است که بے پیر ہر که در ره سلوک شتابد مثال او مثال رسن تاب بود

هرچه پیشتر تا بدبستر رود طالب همه وقت رعایت اوراد و وظائف بکند اشراقی و
چاشت و تهجدے و اوابین و فی زوالے و اوقات مرجوه شام و صبح وغیر آں
نگاهدارد و این بجاے سحر و جادوے اوست بلے لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ
وَّادْخُلُوا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ همه درها را می کوبد تا از کدام باب فتح فتوح روح و
روح تجلی کند بلکه تحقیق اینست تا آں همه رعایت در کار نباشد سرانجام روزگار
نشود اللّٰهمّ وفقنا لما تحبّ و ترضیٰ ایں همه اسباب ظاهره و مواهب
باطنه بشرط شدت طلب و غلبۂ محبت است پیش از همه کارها ایں مقدم تر است
اے یار فهیم واے دوست ذهیں بداں رهے که من دعوه کردم ایں تجارتے
است هرچند دریں بازرگانی زیانے بیشتر خورند سود بیشتر باشد آں کدام جوانمرد
برخوردار است و از کدام پشت و شکم زاده است که زیان ایں راه خورده است
وانکه سودمند است . بیت

در وصف نیاید که چه شیریں دهن است آں
ایں نیست که دور از لب و دندان منست آں

آں نظارهٔ شوخے خه خه مردماں بر آب رواں معمامی نویسند آرے
روے صواب روشن تر نخواهند وید باوهم خیال و امید توالد و تناسل را
عشق بازی میکنند اینک ببیں که بکعبهٔ وصال نخواهند رسید در
شورستاں بامید وفا رسیدن کشت زارمی سازند عنقریب برخوردار
خواهند شد وینه رامیخواهند امروز دریابند براے آں می یابند آرے آرے لن نه خواهند
امر ممکن است بسهل و آسانی ظافر و فایز خواهند گشت . الحاصل اگر ترا نقدے
ازیں عالم بدست آمده است بیا بیا که نیکبخت ازلی و ابدی ورنه مردواے
واے هزار واے بر آں بیچاره که ازیں دولت محروم است زنهار دست از

دامن طلب نگسلی بطرفے لحظه نکنی وجز ایں هرچه ترا باشد هزل باشد هزیان باشد
تراش باشد خالی بے مغز باشد همچو پیاز باشد اے مولانا اسحق تا مسحوق نگردی بر
مثال سحقے که مرد کیمیاگر زیبق را کند در سلایه انداز و چناں بدسته ساید که هیچش
از وے نماند ایشاں آں را الجسم نامند وایم الله اگر تا سعادت محبت و کبریت
احمر معرفت دستت نه دهد مس وجود تو زر نگردد و تا هوا را در هاون هویت ننهند
چنداں نش بسا نید بکوبند چنانچه طبیب چند دار و یکے میسازد طبیعتے دیگر شود همچناں
باید شد . بیت .

تو او نشوی ولیک ار جهد کنی ٭ جائے برسی کز تو توئی برخیزد
اگر من زنده باشم آں سو آمدنی ام . بیت
دست از دامنم نمیدارد ٭ خاک شیراز و آب رکناباد

امّا آں عزیز را اگر مطلوب تحقیقے و تلقینے و تعلیمے هست بهر طریق که باشد ایں سعی
بباید بالعجل والعجل الوحا الوحا اللیل حبلی والساعة حبلی الاحوال سجال و
الایام دوال و رجاء الحیوة ظل سحاب زائل و برق سریع الزوال

بیت

دریاب اگر تو عاقلی شتاب اگر صاحب دلی
باشد که نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

و مولانا سلیماں بسلام مخصوص باشد آنچه او را فرموده ایم ملازمت شرط
آں کار است بفوت شرط فوت مشروط باشد سید مسعود و قاضی منهاج الدین
و قاضی عماد الدین و باقی خلق چهره از ما هر یک را سلام رسانند آنچه در تقریر و
تحریر آمد نیکبختے باشد بکار برد . بیت

نصیحت گر دکتوساں اگر آزاده بستاں ٭ و گر گوی که نستانم غلام قست نکتوساں

مکتوب بست ویکم

بجانب قاضی اسحٰق وقاضی سلیمان

فرزند دینی قاضی اسحٰق دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند اہم مطالب و اعز
مقاصد معرفت خداوند است تعالیٰ وطلیعۂ محبت مقدمۂ معرفت صورت
نہ بند د محبت بر دو قسم باشد عامہ وخاصہ محبت عامہ عبارت از امتثال اوامرو
محبت خاصہ کاسمہ خاصہ است وہبی صرف است لطف محض است و
ایں را علامتے واشارتے نمودار شدہ است تزکیۂ دوام و توجہ تام نشان محبان
خاص است تزکیۂ نفس باتفاق عبارت از چہار قاف است قلت الطعام
وقلت المنام وقلت الکلام وقلت الصحبۃ مع الانام چوں بریں چہار قاف
وقوف شود ار جو کہ تزکیۂ نفس دست دہد شرط کار است استقامت فَاسْتَقِمْ
کَمَا اُمِرْتَ ہمبریں مصلحت تعلیم امت شدہ است توجہ تام بے تلقین پیر و مرشد
یسر نشود اگر مرشد مسترشد را توجہ حضور صورت خود فرماید دریں چند مصلحت باشد
نخستیں مصالح جمع ہمت ابتدائے غیب را تصور حضور مشکل باشد مرئی معلومے
ن ہم است
مشخصے را با حسن الہیأت واجمل الاشکال والصور تصور کند زود ترے میسر آید
چوں دل بجمع ہم اعتناق گیرد از انجا تواں بیشتر آسان وسہل ترقی کند بتصور حضور
رعایتے رود وعنقریب بمراقبہ تواند شد ۔ و دیگر پیر ہموارہ در مشاہدہ ومحضر الہیأت
است چوں دل مرید ہموارہ بتصور حضور پیر بود وقتے چنین اتفاق افتد کہ بین القلبین
محاذاتے درستے شود انچہ پیر بصد ریاضت ومجاہدہ حاصل روزگار خویش کردہ
است مرید را با ہمہ ہواہا وگرفتاریہا نقد وقت او باشد ۔ ھذا افضل عظیم و
کمال جسیم مثالش چنیں بود کہ عکس آفتاب در آب صاف کہ محاذی آفتاب بود ۔

برآید و بر دیواریکہ محاذی آب افتادہ است عکس عکس بر صفحہ آں جدار پیدا آید
انچہ ہمہ عمر پیر بہمہ محنت و رنج حاصل داشت طالب راہم باول قدم بدست
افتد سخنے دیگر است اینجا کہ آن در حریم کتابت نگنجد و در مضیق گفتار در نیاید طالب
چوں ادراک آن دولت کند ہم خود دریابد اما ابتدائے در فہم او نیاید نشنش آں
زیاں کار او بود اما تلقین پیر بمکاتبہ و مراسلہ چنداں سودمند نباشد اگرچہ از
نفع مائی خالی نباشد حکایت از عسل دیگر باشد اما عسل در کام یکے کردن بدست
خود آں دیگر بود ۔ آرندۂ صحیفہ مولانا علاء الدین گوالیری را بہر حیز براہ کردہ ام او مرد
صادق است البتہ خیانتے وظنتے روا نخواہد داشت تلقینے کہ او کند ہم از زبان
من بودہ باشد اما اگر از من بغیر واسطہ میسر شدے کارے بودے والموفق ھو اللہ
والداعی ھو النبی علیہ السلام وانچہ آں عزیز از احوال خود نوشتہ است نیکو چیزے
است صوفیاں اینچنیں گویند ھذہ خویلات تربی بھا اطفال ھذہ الطریقہ
ایں واقعہ بشارت میدہد کہ اگر آں عزیز مداومت در کار کند و ہمہ روز وشب
درین کار بسر برد امید باشد از الہیات ہم نصیبۂ گیرد ہذا بشارت عظمیٰ و کرامت
کبریٰ ۔ ترا ہموارہ در کار باید بود انتظار فتح باب امید باید داشت وانچہ آں عزیز
التماس حلق کردہ است نیکو اتفاقے ست در زمرۂ دوستان خدا در آمدن
وخود را بلباس ایشاں نمودن دلیل قبول ایشان ووصول نعمت خاصہ باشد ۔ دست
مولانا علاء الدین نائب دست من است زبان او نائب زبان من طاقیہ
از سر خود بر اں عزیز فرستادہ ام آں را در پیش دارند مولانا علاء الدین مذکور را ور اتلقین
کند انچہ در اول بیعت من تلقین کردہ بودم مولانا اسحٰق بداں وضعے و مکینتے کہ از من
قبول کردہ بود ہمچناں قبول کند مولانائے مذکور بر سر تو کلاہ نہد و تو دوگانہ بگذاری و
خوردہ کہ شرط کار است پیش مولانا بیارد و بنہد انچہ مولانا دران وقت فرمایند

بدل قبول باید کرد و اگر تلقین ذکرے و مراقبہ مقصود باشد ہم مولانا تلقین خواہد کرد۔ آں ہم فرمایش من باشد با ایں ہمہ مثل عسل محقق و ممثل است اگر اینچنیں کارے کہ جہانے سرگردانست بحضرت پیر رسد دولتے و اثرے دیگر دہد کہ چشم دل بدان ہرچند بینا است بیناتر و روشن تر گردد۔ حدیث۔ فرزند دینی مولانا سلیمان دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند و محقق داند انچہ بران عزیز بنشستن مطلوب بود آں جملہ در فرمایش مولانا اسحٰق مکتوب شدہ است دوم بار بنشستن حاجت نہ باشد و انچہ تو واقعہ نبشتہ بودی نیکوست امیدوار بشارتے است اما دل بران بستن باز ماندن از مقصود باشد مطلوب ما عزتے دارد کہ بہرزہ در کتابت نتوان آورد آہ تا بندہ با خداے یکے نگردد چنانچہ جز خداے را نہ بیند و نداند و نشناسد نتوان گفت بچیزے بجائے رسید و ایں کارے بس عزیز و اعز الاشیاء است ترا امیدوار شدہ است والسلام۔

مکتوب بست و دوم

بجانب شیخ زادہ خوندمیر و برادران او

فرزند دینی خواجہ صدر الدین خوندمیر دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند نماز گذاردن و روزہ داشتن و حسنات و مبرات دیگر کار ہر بیوہ زنے است مشغولی طالبان خداے را کارے علحدہ باشد این جز بدرقہ پیر نتوان اشتار کردن خود رسیدن بران دولت چہ صورت نقش را نتوان کرد واسطی رح اگرچہ بغیر واسطہ ہمہ وسایط از میان برگرفت فرمود الھاء راجعۃ الی الذات دون النعوت والصفات اما آں دل کجا کہ فہمش کند و آں دیدہ کو کہ جمال این کلام را تواند دید میوہ کہ نتیجۂ ایں درخت باشد آں را محبت خاصہ نامند این جا عقل را

پے گم است و لہا در کتم عدم است جانہا در حیرت و ہیجان است کجا افتادہ ام چہ می گویم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ و فرزندم خوندمیر را شنیدہ ام بیشتر احوال در عبادت و طاعت می گذارند احسنت احسن اللہ جزاک اما این قدر بداند کہ ہمہ عبادتہا و طاعتہا بے حضور اعتبارے ندارد و حضور آں چہ پیر توجہ فرماید کارہماں باشد اگر بمکاتبہ و مراسلہ بسندہ نکند۔ مولانا علاء الدین گوالیری یارے عزیز است ازین جنس چیزے نامزد وقت او کردہ ایم اگر ہم از و چیزے بیاموزم رہ کارے باشد بارے عاری نباشی و اگر اصحاب با ما میسر شدے زہے دولت کار امیدواری بیش بودے رسول اللہ فرمودہ است صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من صلی رکعتین ولم یحدث فیھما نفسہ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ قبل ولم یحدث شارہ اطلاق نگیرد و جز بحضور محقق است ہیچ عبادتے را عزتے نیست بے حضور دل و حضور دل امرے ممکن و میسر اگر بفرمان پیر کارے کند و انچہ مردماں گویند حضور امرے محال است محال نیست اما عسرتے دارد اجو بہ کار نیست اینچنیں مستحیلے متعسرے بواسطۂ پیر سہلے و اسہلے گردد ممکن باشد ولیکن قریب الحصول۔ مصرع۔

در یاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی

حدیث۔ فرزندم امیر چند دعاے محمد حسینی مطالعہ کند خبر است کہ میر چندہ کارہا گزیدہ نکند اینچنیں روا نباشد امیدوارم کہ تو آں بکنی کہ چشم دل و دوستانت روشن تر گردد کارے خوندمیر کند تو چراہماں نہ کنی با تو نیز استعداد آں مرکب است والدۂ خوندمیر را دعا خواند بیشتر احوال در عبادت و طاعت گذارند عورتے کہ کار مرداں کند او مردیست بر صورت عورت و اگر مردے کار عورتاں بکند یعنے ہوا پرست باشد او عورتیست بر صورت مرد بلکہ بدتر ازاں۔

ن الحضور

ن چندن

ن چندل

؟ میر

حدیث - امیر بده دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند از ان برادر عزیز متوقع است که بهاره در عبادت گذارند و با اقارب و عشایر زندگانی که باید همان کنند مارا و شمارا ازین جهان جز عمل نیک بردن چیزے صورتے ندارد - والسلام

مکتوب بست وسوم

نیز بجانب شیخ زاده خوندمیر بعد نقل مخدوم زادهٔ بزرگ

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته - مجازی امور بر حسب ارادت خالق الخیور والشرور جاریست تو بارضا باش یا بسخط بهیچ وجهے صورت تحول و تبدل نباشد انچه الله تعالی خواسته است رو نماید فرمان از طرف مرید قادر برین جمله صادر است که تیغ بر فرق زنیم تو دم مزن جگرت بدریم تو آه مکن دلت را پاره پاره کنیم تو از ژنگ در پیشانی میفگن آرے از غفور رحیم و از عفو کریم همیں متوقع و منتظر آمدا ے گرفتار این چه گفتار است کن علی رسالکم والنور علی هذا رک بنده راجز بر آستان بندگی سر نهادن چه چاره باشد - بیت

چه چاره باشد بیچارگاں در دِ ترا ٭ جز انکه بر سر خاک در تو خوں بازند
انکه چکنم انکه چکنم - نظم (ن چه گویم)

برگذر زیں سراے غرور فریب ٭ در شکن زیں رباط مردم خوار
کلبهٔ کاندرو نخواهی ماند ٭ سال عمرت چه ده چه صد چه هزار
رخت بردار ازیں سراے که هست ٭ بام سوراخ و ابر طوفاں بار
هر که از چوب مرکبے سازد ٭ مرکب آسوده داں و مانده سوار
ره رها کردهٔ از انی گم ٭ عز نداشتهٔ از انی خوار
دولت آں را دال که وا ندهت ٭ پیش ابناے جنس استظهار

تا ترا دولت است یار نه ٭ در جهانِ خداے دولت یار
چوں ترا از تو پاک بستانند ٭ دولت آں دولتست و کار آنکار

خوندمیر بداند طاقیه ملبوس چندگز جامه که بر سر پیچیده میباشد براے ترا ارسال افتاده آں را بشرط بپوشد و رعایتے که دران باب آمده است نگهدارد - والسلام

مکتوب بست وچهارم

بجانب امیر سلیمان کوتوال ایرج و ملک تاج سلیمان و مولانا بدر سلیمان

فرزند دینی سلیمان شهاب دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند کدام دولت عالی تر و کدام نعمت شریف تر ازین که تو با خداے خویش بفراغت بے مزاحمت آینده و رونده دوست و دشمن و آشنا و بیگانه مستغرق باشی اے بیچاره تو قدر فراغت چه شناسی شنیده باشی - بیت

بفراغ دل زمانے نظرے بخوب روئے ٭ به ازاں که چتر شاهی همه عمر ها و هوئے

ترا با صحبت مرد ماں چه کار ترا با تعلم چه نسبت انچه لابدی دین است وضوے و نمازے و بدانچه هر نفسے مردم بداں محتاج است بکفایت رسیده باقی وقت غرق بیاد خدا باش آں روزے که بر تو کسے نیاید و تو روے کسے نه بینی و کسے روے تو نه بیند بدانکه ترا معراجست که هم نشیناں حضرت و مقرباں صمدیت ازاں حسر تها برند - رباعی

دل در تگ و پو نشد نکو شد که نشد ٭ جز بر تو فرو نشد نکو شد که نشد
گفتی که برنج از نکو شد کارت ٭ دیدی که نکو نشد نکو شد که نشد (ن برنجم)

مرد ماں بر نقش حمام بامید وصال خیال بازی میکنند هرگز بتوالد و تناسل نرسند در شورستاں کشت می سازند هرگز بر نخواهند خورد و بر آب رواں معما

می نویسند هرگز بر معنی مراد آشنا نخواهند گشت باید کار عشق می بازند و وفا را چشم داشته اند لحظه ازاں روے نخواهند دید هیهات هیهات ۔ نظم

برگذر زین سرای غرور و فریب ÷ در شکن زین رباط مردم خوار
کلبهٔ کاندرو نخواهی ماند ÷ سال عمرت چه ده چه صد چه هزار
رخت بردار ازین سرای کهنه گشت ÷ بام سوراخ و ابر طوفان بار — ن خرابه
هر که از چوب مرکبی سازد ÷ مرکب آسوده دان و مانده سوار
ره رها کردهٔ از آنی گم ÷ عز ندانستهٔ از آنی خوار
دولت آن را مدان که دانند ÷ پیش ابنای جنس استظهار
تا ترا دولت است یار نهٔ ÷ در جهان خدای دولت یار
چون ترا از تو پاک بستانند ÷ دولت آن دولت است کار آن کار

آن ساعتے که خطرهٔ غیر از خدا در دل تو بود خود را مشرک و بت پرست دانی ۔

ملک تاج سلیمان خان زاده را سلام و دعاے من برسانی و بگوئی شنیده ام بعد هفته روے پیچیده در مسجد می آئی و هجوم مردم دنبال تو مبارکت باد ۔

بیت

نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس ÷ نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ

والدهٔ خود را دعاے من برسانی و بگوئی بداں چه فرموده ایم ملازمت بکن و پسر خویش را دعا کن الهی فرزند ما را بخود مستغرق دار و دل او را از خطرهٔ غیر حق باز آر ۔ مولانا بدر الدین سلیمان دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کنند اشراق و چاشت تهجد و اوابین و فی زوال ملازمت کنند و امید فضل من الله باشد ۔

والسلام

مکتوب بست وپنجم

بجانب قاضی برهان الدین ساوی ایرجی و سید حسن و امیر سلیمان

تقدیم تسلیم ۔ از رسوم تعظیم احرار است ۔ برادر دینی مولانا برهان الدین ساوی دعاے محمد یوسف حسینی بشرط محبت و اعتقاد مطالعه کنند کلمهٔ چند که از لمحهٔ ذوق عاطل نباشد و نکاتے چند که از پیرایه تحقیق عاری نه زبان وقت املا کرد بضرورت در صحراے کتابت افتاد هر چند که پے شکسته و دم بریده است اما از جولانی و مجالی خالی نیست بحقیقت تواں دانست که محبت بر سه قسمت منقسم می شود محبت عامه که علماے تفسیر و احادیث و استادان فقه برین متفق اند که محبت با خدا عبارت از امتثال امور باشد آرے عقل همیں فرماید و نفس همیں فهم برد برین استشهاد قول رابعه عدویه و انشاء شعر انسبتے دارد ۔ شعر

تعصی الاله وانت تظهر حبه ÷ هذا لعمری فی الفعال بدیع
لو کان حبک صادقا لاطعته ÷ ان المحب لمن یحب مطیع

و محبت خاصه این نیز بر سه حصه نصیبه می شود محبت افعال و محبت صفات و محبت ذات محبت افعال نظارهٔ صنایع شود که چه اعجوبات است و حدوثات را وجه حسان و ملاح است که مصنوعات را و مفید هر آئینه صانع نباشد گر چنیں و چنیں کسے بدیں درستی و راستی نشود تا وحده لا شریک له نعت لازمی او نبود بضرورت میل بشری و طبع انسانی بمحبت او مبتلاے او گردد ۔ بیت

همه اظهار و انوار آفریدند ÷ نمودار رخ یار آفریدند

و دیگر محبت صفات کل جمیل من جمال الله ان الله جمیل یحب الجمال الله نور السموات والارض مثل نوره کمشکوة فیها مصباح رهنماے این محبت

کردہ است درہ برئ رہ رواں نمودہ است بسیار مجانین عقلا دریں سلسلہ گرفتار
ماندہ اند وازین قید خلاص ایشاں نشدہ آنکہ ورای این حجب و استار می بازوو
درپردہ خالقی ومخلوقی می نماید چہ گفتنی تمثل وتشکل کردہ است بالغت لطف وجمال ن گوئی
وصفت رحمت وکرم بدیں صورت نمودہ است۔ اللھم الھمنا رشدنا
واھدنا الی سواء السبیل پس کبار را دریں بادیہ رہ افتادہ است بسیار
روندگاں را دریں رہ بلا ناپیدا کردہ اند اباحت و الحاد زندقہ وانحراف یکے از شعب
این طریق است ازیں بلا جز بعنایت پیر نجاتے نباشد الکلام یطول والطبیعة
عنه ملول غرض را باشیم۔ سوم محبت اخص خواص است آں محبت ذات مطہر
ومقدس عن کل عیب ونقص باشد این در گفتار وکردار مردم ابرار واحرار حیرت
دربیان مقفل زبان عقل مسلسل مغلل است لا احصی ثناءً علیک انت کما اثنیت
علی نفسک اشارتے ازیں جملہ نمودہ است العجز عن المعرفة معرفةٌ رمزے
ہم ازین حکایت ست ھذا باب۔ مصرع

ترا ممکن چنین دولت تو از بے دولتی غافل

ہیچ میدانی کہ بچہ می رود ہیہات فیہات پے روئی خدمہ غول مکن کہ در تیہ
ضلال افتی در شورستان کشت مساز کہ برخوردار نگردی بر روے آب روان
معما منویس کہ وجہ صواب نہ بینی بر نقش حمام بامید توالد وتناسل عشق مباز کہ ہرگز بخچۂ
وصال نرسی۔ وہم وخیال وظن اصلے مثمر کہ بحساب بحقیقت راہ نیابی بر رہ گذر سیل
غرفہ بر مساز کہ نظارہ بر میل عیوق نشود جام صبوح را در غرقاب نوح مینداز کہ جز
اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ مشاہدہ نباشد الغرض کہ میسرت ہست کہ یک نفسے بر سر ہوسے
رسی نزہے کہ توئی ورنہ۔ رباعی

درچہ کارید ودرچہ مصلحتید ٭ ای فرو ماندگاں بے مقدار

درجہاں شاہدے وما فارغ ٭ در قدح جرعۂ وما ہشیار

آہ دریغ باشد کہ ازیں جہاں بدر شوی ونقدے در ذیل غنچۂ تو بربستہ نبود۔
بلکہ صد ہزار دریغ۔ بداں ماند کہ یکے را سودای تجارت در سر افتاد سرمایہ گم کرد۔
غم ورنج مخور وزہے مرد عزیز حمی عاقل ہوشمند کہ اوست۔ غزل

برگذر زیں سرای غرو فریب ٭ در شکن زیں رباط مردم خوار
کلبۂ کاندرو نخواہی ماند ٭ سال عمرت چہ دہ چہ صد چہ ہزار
رخت بردار ازین سرای کہ ہست ٭ بام سوراخ ابر طوفاں بار
رہ رہا کردۂ ازانی گم ٭ عزندان سمۂ ازانی خوار
ہرکہ از چوب مرکبے سازد ٭ مرکب آسودہ واں ومانده سوار
دولت آں را داں کہ واندت ٭ پیش از ابناے جنس استظہار
تا ترا دولت ست یار نۂ ٭ در جہانِ خداے دولت بار
چوں ترا از تو پاک بستانند ٭ دولت آں دولت ست کار آں کار

یا اللہ وایم اللہ ترا روزگارے در پیش افتد کہ از ہمہ کارہا وکردارہاے
خویش پشیماں باشی زینہار ہزار زینہار غافل مباش بے غم منشیں یعنے ترا با خدا بودن
چہ زیاں باشد اگر در سلوک این راہ ترا زیانے نماید فردا چنگ تو در دامن من۔ رباعی

چہ بکونیں می شود مغرور ٭ ہر دو عالم بد ومبادلہ کن
صورت خوب تو زنسخۂ اوست ٭ باز خوان وببیں مقابلہ کن

عجب ترا این سودا زپاے گر کہ شئی مائی وہمی خیالی رفتنی زائلے وفانی
بدہی با خداے باشی مقابلہ آں خداے ترا باشد آہ صد ہزار دریغ۔ بیت

نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ
نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس

بیا بیا ورآ ور آ ہنوز وقت باقی است ترسم کہ روزے پیش افتد ترا کہ
البتہ از پنجۂ ہستی پس آئی و رباز است درباں بیکار است ملک معزول است
رہ گذرے عامے کردہ اند مسکین تو محروم ماندۂ ار چو کہ مسلماناں البتہ رہ خود گیرند
واز مقصود باز نمانند۔ حدیث۔ سید حسن اللہ امورہ وحسن اللہ خورنہ وملک سلیمان ن خیورہ
واصحاب دیگر کہ سکنۂ آں ولایت اند از ما تسلیمات وتحیات بحسب اتفاق
واعتقاد مطالعہ کنند چند سخن بر مولانا برہان الدین مہر ہن و محقق شدہ است
اگرچہ مخاطب مولانا است اما مقصود ما بر عامۂ مومناں بسیار است کہ بزرگے
را مخاطب سازند وہر کہ ہم سنگ وہم رنگ اوست بدلالت کلام او نیز
داخل باشد و آں کہ خود را بذیل آں بزرگاں بربندد او نیز نصیبۂ از قسمت
ایشاں بگیرد۔ والسلام

مکتوب بست وششم

بجانب خواجہ ابراہیم بہروچی

خواجہ ابراہیم سلام ودعاے محمد یوسف حسینی استماع کند ہر کہ تنہا
باشد وتقلیل ماکل ومشارب کند بخاصیت این عمل نورے ونارے وصفائے
پیش آید ہر چہ خواب بیند درست باشد وہر چہ در خطرۂ او بگذرد موافق
تقدیر بود این عمل موجب آنست کہ مردم ہر جنس محب ومعتقد گردند این
نوع در طریقت اہل طلب عزتے ندارد ومقصود وراء من کل وراء است وآں
راجز بصحبت پیر ومرشد نتواں دانست وبجز ارشاد پیر مشفق نتواں بداں جا
رسید اگر آں عزیز را مقصدے کہ اعظم المقاصد است وہمتش بر آں آوردہ کہ
نوعے بداں تواں رسید جز بملازمت صحبت واطاعت وانقیاد شیخ میسر نیاید

ہاں وہاں۔ بیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی
باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنین ایام را

الوقت عزیزٌ والعمر قصیرٌ والغفلة من الجنون ہیچ معلوم ہست
کہ از چہ چیز فارغ وغافلی ونمیدانی۔ بیت

درجہاں شاہدے وما غافل ❊ درقدح جرعۂ وما ہشیار
باشد کہ آخر العمر ہم این دولت ترا دست دہد۔ بیت

بعد ازین دست ما ودامن دوست ❊ پس ازین گوش ما وحلقۂ یار

زیادہ چہ نویسم خود گفتہ اند اگر در خانہ کس است یک حرف بس است
طاقیہ کہ ملبوس این ضعیف است بحسب التماس آں عزیز بدست آرندۂ صحیفہ
ارسال شدہ تجدید وضو کند طاقیہ را پیش دارد و دست بر طاقیہ نہد ودر دل
خویش این نقش منقش کند کہ پیر حاضر است ومن دست بدست پیر نہادہ بیعت
میکنم وعہد کردم با خداے خویش وبا پیر وبا پیر پیر وبا مشائخ طبقات رضوان اللہ
علیہم اجمعین کہ چشم نگہدارم وزباں نگہدارم بر جادۂ شرع باشم ہمچنین قبول
کردم وطاقیہ بپوشد بعد ازاں برخیزد دوگانہ بگذارد وبگوید نویت اصلّی للہ تعالےٰ
رکعتین وراعاً عمّا سوی اللہ نیت کند وچوں دوگانہ گذاردہ باشد باید ہماں جا کہ
طاقیہ پوشیدہ بود سر بر زمین آرد بر نیکہ پیر آنجا حاضر است وخوردہ ہا پیش دارد بہر
فقیرے کہ آں خوردہ دہد بمار سیدہ باشد این خیال بازی کہ گفتم اگر صفائی تقاضائے بدل حاصل
شدہ باشد پیر را بالمشاہدہ بیند بعینہ وعجبتہ تفاوتے نبود ومصلاے کہ بر آں نماز گذاردہ ام
براں عزیز ارسال شدہ است باید کہ فرائض ونوافل تو ہم بر آں ادا شود اما این قدر
بداں واین بیت ورد حال خود ساز۔ بیت

تا ور نہ زنی بہرچہ داری آتش ٭ ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش

و باید کہ اشراق و چاشت و تہجد و اوابین و نفی زوال و تمام اوراد شیخ در
عمل باشد این خود وظیفۂ ہمہ طفلاں است کہ ہنوز دراں مرتبہ نرسیدہ اند
کہ ایشاں را طعام بچشانند ہزار بار درود و دو ہزار بار اخلاص ہر شب بعد از نماز
خفتن و سیپارۂ کلام اللہ ہر روز داخل اوراد وظیفہ است و پنج سورۃ بعد
ہر پنج فرائض یگاں سورۃ والسلام۔

مکتوب بست وہفتم

بجانب شیخ خوجن دولت آبادی

برادر دینی مولانا خوجن دعاے محمد حسینی مطالعہ کنند حکایتے از اختیار الدین شامی
مذکر شنیدہ ام جوانے را با کنیزک تاجر دل بستگی شد تاجر بحکم غیرت از اختلاط بیرونی
حبس کرد جوان مبتلا کہ تیر عشق شگاف دلش را دوختہ بود صاحب فراش شد
مادر و پدر او ہر دوستے کہ ازاں اوست تجسس و تفحص حال او مبالغتے کردند طبیب
از مجسۂ او دلیل مادۂ مرضے از معدہ او نکرد و حکیم از تفرس خویش انکشافے ندید و
مردمے کہ از تسخیر جنے و دیوے و شیطانے ادعاے کنند دیوانہ وش استقامت
بر حالتے نکردند ہمہ باتفاق گفتند کہ در ظاہر و باطن او موجبے براے این حالت
نیست و ایں حالت او جز این معلوم نمی شود سینہ گرمے آہے سردے رنجے زردے
لبے خشکے چشمے ترے گفتند امرے خارجی را تفحص باید کرد مادرش بدلداری
نشستہ او را دلداری داد و دلاور کرد بسخناں نرم و تر باوے گفت کہ تو نازدۂ منی از کودکی
ترا بر آوردہ ام و داشتہ ام شستہ ام چناں کہ مادراں با فرزنداں کنند ہر
خراشے کہ در سینۂ تست با من بگوے تا تدبیر و مرہم آں ریش کنم جواں دل یافت

حدیث حادثۂ دل خویش و قصۂ غصۂ جان بر مادر فرو خواند مادرش گفت سہل کاریست
این خوند کارش تاجر است بہایش زیادت تر بدہم او را بتو رسانم پیغام اشتراکردند بہر
بہائے کہ او راضی شود البتہ غیرت دامن گیر او شد از مبایعت ممتنع شد آں
کنیزک نیز بمرض دق افتاد الغرض بعد چند روز راضی بہ بیع شد خلق و اقارب جوان
بنظارہ جمع آمدند امروز آں کنیزک می آید این جوان با او چہ معاملہ کند گرد بخت آں
جوان نکبخت مجمع شدند فجاءۃ بغتۃ یکے گفت آں فلانہ آمد جوان چشم باز کشاد ا۔ مجمع
بہر دو دست اشارت کرد بحضار مجلس بدور باش اشارت کرد کہ ازاں اشارت این
عبارت تواں کرد کہ خلوا السبیلی و طریقی حتی اری جمال وجہ حبیبی بمجردے کہ
نظرش بر طلعت آں کوکب دری افتاد ہر دو دست را برسم اعتناق کشادہ داشت
ہر کس او را گرفتند بر سینہ اش داشتند او ہر دو دست گرد آورد و بر سینہ کشید
سینہ بسینہ سود ساعتے گذشت معشوقہ را از سینہ اش برگرفتند آں جوان مبتلا
جاں بجاناں سپردہ بود اکنوں ہیچ اندیشہ می آید آں کہ در سرش طلب تجلی خالق
کل جمیل و بہی باشد کمترین ازین بود ہیہات فہیہات۔ بیت

داری سر ما و گرنہ دور از بر ما ٭ ما دوست کشیم تو نداری سر ما

ما کہ دوست علی العموم میدہیم این در حساب کار نیست ما مبعوث براے
ارشاد طلا بیم صیاد دام براے صید مرغ زیرک فرا نہادہ است و دریں میان
عصفورے و صعوۂ و امثال ایشاں در دام او می افتند او را زیانے نیست بلکہ
از نفع مائی خالی نیست اما مقصود او ہماں مرغ زیرک است۔ بیت

چہ بکونین می شوی مغرور ٭ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن

آں کہ جاہ مانع تست آں جاہ را در چاہ افگن آں اعتبار دامن گیر تست
اعتبار بغبار سپار۔ بیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی
باشد که نتوان یافتن دیگر چنین ایام را

اے عاقل غافل عقیله از قدم دقیقه بگسل چگویم ترا اگر حرمان ندمان تو شده است یا ہجران نصیب جان تو آمده است آخر الزمان است اگر در مشرق ومغرب وجنوب وشمال مرشد راجویان باشی نیابی درہا بسته اند شرزنک درے کشاده مانده است اگر توانی بجہد جہید اکید بدان درآ و اگر نه روزے باشد دست آویزے و پاگریزے نیابی بر در گرداب لابد منه ولا سبیل الیه غرقه مانی انچه حق کردار بود اصدار یافت والباقی اما لك وعليك السلام دستارچه که دست مال مابود وگاه گاہے تنشیف آب وضو ہم کرده شده برائے آں عزیز ارسال افتاد فرزندم مولانا عبدالرحیم سلام و دعا خواند برائے او طاقیه ملبوس فرستاده شد او شرایط پوشیدن طاقیه میداند ہمچناں بپوشد . والسلام

مکتوب بست و ہشتم

بجانب مولانا قطب بدر و یاران دیگر ساکنان گجرات

فرزند دینی قطب بدر دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند مصرع

عاقل نہد ہستِ الٰہی بملاہی

ہرچه جز کار خداے و یاد خداے باشد ہمه ملاہی بود بلکه مناہی چه گمان می بری ہرچه ترا از خداے باز دارد مناہی باشد یا نه . بیت

چه بکونین می شوی مغرور ❊ ہر دو عالم بدو مبادله کن

ہیہات ہیہات در آب رواں معمائے منویس که معنی روے صواب ترا رخ ننماید پیروی حلقه غول مکن که بتیه ضلال ہلاک شوی در شورستان کشت مساز

که ہرگز برخوردار نگردی بانقش حمام بامید توالد و تناسل عشق مباز که ہرگز بکعبهٔ وصال نرسی ازین بدکاره امید وفا مدار که البته آزرده گردی در شب یلدا طلعت جمال آفتاب را انتظار مکن جز به ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا عَلَىٰ بَعْضٍ نظاره نشود الغرض روے بخدا آر پشت ہمه جہاں را بده دل بحق درست ترکن از پیر مدد بجوے متعلق با این وآں مباش اگرچه تدبیر معاش لابدی است اما نه ایچنین که از خداے و شغل خداے بازدارد استغفر الله حرام باشد کارے که از توجه حق و از طلب حقیقت باز دارد چند سخنے مختصر نبشته شده است اگر ہمیں قدر بکار دارد خمیر مائیه ہمه سعادتہا در دامن خویش بربسته بود ہمه دولت ہاے این جہانی و آنجہانی در خبنهٔ دامن و ذیل خرقه خود جمع بیابد نیک خواه و رہنما پندے دہد تا کدام صاحب سعادت و نیک بخت باشد که بریں اقدام کند زنہار ہزار زنہار این گماں با خود مبر که کجا من و کجا این کار یعلم الله که ہر واحدے و ہر احادے لایق و قابل است اگرچه انچه می فرمایم و پیراں فرموده اند ہراں رود جہانے پیش آید که ہرگز چشم دل ندیده باشد و ہرگز وہم خاطر آں سو نرفته بود عجب حالتے که من دارم از ہر یکے توقع من این است و این توقع عین ناشی از دلیلے است ازاں چه خمے پر شراب در فوران بجوشیدن است و بر ره گذریان سبیل نہاده اند دیگے استاده قدحے ازاں بر دست گرفته با آواز بلند تر ہرچند و باہنگے ہرچند لطیف تر فریاد برمی آرد که حی علی الراح والریحان نه آں که ہر که ازاں میگذرد و ازاں قطرهٔ نمی نوشد حرمانے عظیم و خذلانے جسیم دارد فاخہم و اغتنم پیراہنے ملبوس منست و طاقیه ہم ازاں قبیل است براں عزیز ارسال شده است بپوشد و ہم بتصور خود تجدید بیعت کند و چیزے از اوراد خویش افزاید جز آں که در اول بیعت تلقین شده بود او این بست رکعت است صلوة الروح و شکر اللیل صلوة النور وصلوة الکوثر براں زیادت کند ۳ دوگانه اشراق گذارد شکراً لله استعاذه

استخارہ و یک چہار گانی چاشت و صلوٰۃ الخضر بعد اداے ظہر است بیت

نصیحت ہمین ست جان برادر ﴿ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی

مسبعات عشر بعد بامداد پیش از طلوع آفتاب و بعد العصر پیش از غروب و اگر ازین زیادت ترا مطلوب باشد زیادت کند آں ہم با جازت من باشد و داخل فرمایش من بود۔ ملک محمد و ملک بدرالدین مولانا عین الدین و سید نصیر الدین را و ہر کہ با ما تعلقے دارد دعاے من برساند و این مکتوب بدیشاں نماید مخاطب آں عزیز است اما مراد من ہر کہ در کار من رغبتے نماید۔ والسّلام۔

مکتوب بست و نہم

بجانب بعضے مریدان

الوقت عزیز و العمر قصیر الوداع یا سیدی و مخدومی الوداع

معلوم راے حق پذیر باد تا چند درین تنگناے ظلمانی تواں بود رخت ہستی کہ موہوم است بصحراے نیستی کہ عین الیقین است بر آریم و طبل یگانہ بشادی تخلیص از یار بیگانہ زنیم و علم نشانہ در ہادیۂ ہاہوتی کشادہ کنیم و آراستگی دُرر بوادی اطراف عالم پیدا آریم نزول و مسکن در ماواے سازیم سلطان وقت خویش باشیم چیزے ادواحی بار و احے فرستیم عروج ازین ہم کنیم یکے بیکے گردیم نشان یکے بیکے پے سپر کنیم خود بخود با خود از خود در خود خود گوئیم و شنویم۔ والسّلام۔

مکتوب سی ام

بجانب بعضے مریدان و معتقدان

الحمد للّٰہ علی السّراء و الضرّاء و الشکر للّٰہ علی الشدّۃ و الرخاء و الصلوٰۃ

علی رسولہ صفوۃ الانبیاء اسوۃ الاولیاء و اصحابہ الکرماء و عترتہ الاتقیاء

و بعد اصحاب زہید و ارباب سدید محقق و انند مصدق شناسند اہم المہام و اکرم المرام محبت اللّٰہ است تعالیٰ عن الزوال و الانصرام و محبت را اسباب و مواجب علی الانواع است مرد حکیم عاقل و شخص علیم فاضل فکرتے گمارد کہ عمر عزیز را در کدام کار و درچہ مطلوب صرف باید کرد حلومش شدہ کہ ہمہ در ورطۂ زوال و فنا است احسن الاشیا و اجمل المطالب عبادت رب است سبحانہ و آں نیز در ورطۂ عدم است امروز شخصے للّٰہ فی اللّٰہ صلوٰۃ را کہ حسنۃ بعینہا است بحق شرایطہا و ارکانہا بجا آورد و آں را خداوند سبحانہ و تعالیٰ قبول کرد فرو آمنا و صدقنا جزاے آں دہد اما صلوٰۃ در ورطۂ خیال افنا و لا تمہادار الغام و اکرام لادار تکلیف و تعنیف اگر کسے گذارد یکے از ملذوذات و مرغوبات او بود اما نماز رفت برین قیاس ہر چہ این جہانی است مال و جاہ قوت و عیش و تمتع جز خیال بازی نیست و صلوٰۃ کہ حسنۃ بعینہا است حال و مآل او گفتیم دیگر چیز را چہ عزت باشد محبت اللّٰہ سبحانہ بصفت ازل و ابد است او ازلی و ابدی است دوستی او کذلک پس مرد حکیم سلیم ہمہ را پشت داد و روے بمحبت او تعالیٰ آورد حکیم سنائی می گفت۔ رباعی

گرت نزہت ہمی باید بصحراے قناعت شو ﴿ کہ آنجا باغ در باغ است خوان از خوان و وادر وا

وزاں رحمت ہمی ترسی نہا اہلاں صحبت ببر ﴿ کہ از دام زبوں گیراں بعز لت رستہ شد عنقا

مرا بارے بحمد اللّٰہ ز راہ ہمت و حکمت ﴿ بسوے خطۂ وحدت برد عقل از خط اشیا

حکیم سنائی چنیں فرمود کہ حکمت و ہمت این تقاضا کرد کہ جز خداوند سبحانہ را طالب نباشد و عمر جز براے او صرف نکند ہاں وہاں بسوے کلام ما اصغاے کن و باہتمام تمام در اعلیٰ علیین فہم خود منقش و مثبت ساز کہ طالب محب و عاشق مبتلا وراے این ہمہ است بالقاء من اللّٰہ در وفش طلب بوے وقد وسے کہ وجودش وراے ہمہ

وجود است و از جمله نسبت و اضافات بیرون است و استاد فقیه وجیه مذکر و مفسر محدث ناصح با وے پند دہد یا ابن النساء الحیض ابن التراب رب الاربا ب وابن الماء والطین من جلالیت رب العالمین تو چیستی و کیستی قدم بر خط عبودیت استوار کن امید وار باش فرداتر انجاتے شود و اگر فوز درجات و دخول جنات ترا میسر آید ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ واین مسکین نیز با خود فکرتے گمارد کہ نصاح بحق نصیحتے کردہ اند تو مجہولی و مجہولی نغفر اللہ ترا با وے چہ نسبت براے محبت را جنسیت شرط است۔ مصرع

ولا دامن فراہم کن کجا ما و کجا ایشاں

دل را ازاں باز آرد ثانی حال بکارے بنماز سے تبلا وتے مشغول شود نظرے بدل گمارد چہ بیند کہ دل ہمانجا گرفتار است لابد ولا حیلہ ولاجرم فریاد بر آرد کہ باہمہ انسے وجنے۔ شعر۔

دل را ز عشق چند ملامت کنم کہ ہیچ ⁂ این بت پرست کہنہ مسلماں نمی شود

واین رباعی ورد حال او باشد۔ رباعی

صوفی شوم و خرقہ کنم فیروزہ ⁂ ورد ے سازم ز درد تو ہر روزہ

زنبیل بدست دل دیوانہ دہم ⁂ تا از در تو در دکند دریوزہ

وخواجہ من این مصراع را کہ "تا از در تو در دکند دریوزہ" چند بار باز گردانید وگفتہ "تا از در تو در دکند دریوزہ" مشتاقے مبتلاے اسیرے گرفتارے این بیت را با خود بسیار بار می گفت۔ بیت۔

محمد راز حال او چہ پرسی ⁂ گرفتارم گرفتارم گرفتارم

مطرباں و قوالاں این رباعی را طرانہ می گفتند۔ رباعی

جاے دیدی غریبکے ولیکے ⁂ کورا نہ خبر نہ صبر نے سویکے

نگذارندش بہ ہیچ کلبہ شبکے ⁂ با این ہمہ مفلسی گرفتار یکے

محمد یوسف حسینی با خود می گفت اہا فاہا آں عزیز بزرگوار منم۔ والسلام۔

مکتوب سی و یکم

ہم بجانب بعضے مریداں و معتقداں

الحمد للّٰہ علی اننی ⁂ کضفدع یسکن فی الیم

ان ہی فاہت ملئت مالحا ⁂ وان سکتت ماتت من الغم

بیت

محمد راز حال او چہ پرسی ⁂ گرفتار است و گرفتار است و گرفتار

رباعی

زمن میرس کہ از دست او دلم چونست ⁂ از و بہ پرس کہ انگشتہاش پر خونست

اگر حدیث کنم تندرست را چہ خبر ⁂ کہ اندرون جراحت رسیدگان چونست

مصرع

مسلماناں مسلماناں مرا فریاد فریاد

بگرداب غرقم کہ نہ دست آویز است و نہ پاے گریز تا بشیخ پیوستم الی ساعتنا ہٰذہ حالے ندارم جز اں کہ تنم دو تو شد۔ بیت

ندانم ہر چہ گردد آخر این کار ⁂ مرا دل والہ معشوقہ خود کام

بیت

حاصل عشقش سہ سخن بیش نیست ⁂ سوختم و سوختم و سوختم

مصرع

آرے دوزخ ز احتراقم گیرد گریز پائی

یاران عزیز برادران شفیق محقق و مقرر دانند که اهم المطالب و اعز المقاصد محبت الله تعالی است و محبت بجهاجز بعد معرفت نباشد ـ بیت

همه چیز را تا نجوئی نیابی ❊ جز آن دوست را تا نیابی نجوئی

هرچه با تو است نخواهد ماند اگر مرد عاقلی بزایل و فانی عمر چه ضایع کنی بر آب روان معاچه نویسی روے صواب نخواهی دید بنقش دیوار بامید توالد و تناسل چه عشق بازی که بکعبهٔ وصال نخواهی رسید ـ شعر

برگذر زین سراے غرو فریب ❊ درشکن زین رباط مردم خوار
کلبهٔ کاندر و نخواهی ماند ❊ سال عمرش چه ده چه صد چه هزار
ره رها کردهٔ ازانی گم ❊ عزندانستهٔ ازانی خوار
هرکه از چوب مرکبے سازد ❊ مرکب آسوده وان ماند سوار
دولت آں راداں کز دانت ❊ پیش از انباے جنس استظهار
تا ترا دولت ست یار نهٔ ❊ درجهان خداے دولت بار
چوں ترا از تو پاک بستانند ❊ دولت آں دولت است کار آں کار

هاں وهاں هیچپت سر آں هست که یک نفسے در یاد خدا و در کار خدا گذرانی واگر گوئی هست غم زن و فرزند و مال و اسباب و عیش روزگار چه معنی دارد ـ وایم الله خلیل الله را پرسیدند در دنیا بودی کرا دوست داشتی گفت خدای را اومرا خلیل الله خطاب کرده است گفت اگر خداے را دوست داشتی غم سارا خوردن چه بود و دروغ گفتن از بهرا و چه معنی داشت اے جوانمرد ـ شعر

انگند نیست هر انچه برداشته ایم ❊ بستر و نیست هر انچه بر کاشته ایم

مردے بصورت عورتے نظارهٔ مشتاقاں می کرد عورت پرسید چیست این که دنبالهٔ من گرفتهٔ و طرف من نظر تیز می کنی گفت من عاشق تو شده ام عورت گفت

پس من خواهر من از من بهتر می آید او سر پس کرد تا به بیند قفائے زد و گفت که اے مردک دعوے عشق من کنی و گمان می بری که از من دیگرے خوب تر باشد ن خوبتر
اندیشه کن که آں روزے که ترا لحد آرند جز احد صمد و تر فرد دگرے باشد با تو یا نه اے جواں مرد آهش باش فکرتے گمار با کسے بساز که جز او با تو چیزے نخواهد ماند رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم در آخر الانفاس همبرین نفس زد که الرفیق الاعلی والحبیب الادنی

بیت

چند گوئی که بخانهٔ کعبه روم ❊ کار با خصم خانه افتاده است ؛ خانه

رباعی

دلا تا کے درین زندان فریب این و آن بینی ❊ یکے زین چاه ظلمانی برون شو تا جهان بینی
جهانے کاندرو هر دل که یابی بادشاه یابی ❊ جهانے کاندرو هر جان که بینی شادماں بینی

لا حول ولا قوة الا بالله ـ بیت

سخن کوتاه کن گیسو درازا ❊ محقق شد که محرم در جهان نیست

الغرض اے دوستان عزیز و اے برادران دینی اگر هیچ میسر تان نیست بارے اقل این باید که بر طریقت شرع استقامت بود زمانه آخر است اولیاے خدا گم شده اند و طالبان خدا کم مانده اند فالاقل من کل القلیل استقامت توبه و عبادت ظاهر باید که استقامت باشد ـ والسلام ـ

مکتوب سی و دوم

بجانب بعضے مریداں و معتقداں

و به نستعین تحیات نجیات حیات بخش احباب استحقاق شایسته درجه بقدر تقدم شد دوستاں صادق یاران موافق اخوان صفا خلان وفا بحقیقت دانند

این عالم را عالم مجاز خوانند و مجاز بدو معنی است مجاز مجوز است یعنی محل جواز حقیقت علاقتے بعالم حقیقت دارد وجودش هم بموجب آن است و آنکه گویند المجاز قنطرة الحقیقه پل براے گذشت است یعنی ازین بگذرید بحقیقت رسید این جهان لذتے دارد و جمالے دارد صورت کمالے مینماید وازین لذت و ازین جمال و کمال قدم پیشتر نهند محتمل از عالم حقیقت چیزے بدست آید و هم ازین گفته اند. مصرع

تا گم نشوی گم شدهٔ خویش نیابی

تا از انچه هستی بهواے و لذتے که اسیری تا ازین قید نرهی پاے تو از قید هستی تو کشاده نه شود روے آن عالم نه بینی. چنانچه سنائی گفته است. شعر

برگذر زین سراے غرو فریب ❊ درشکن زین رباط مردم خوار

کلبهٔ کاندرو نخواهی ماند ❊ سال عمرش چه ده چه صد چه هزار

رخت بردار ازین خرابه که هست ❊ بام سوراخ و ابر طوفان بار

دوم معنی مجاز بمعنے ره گذر جاز عنه اے تجاوز عنه یعنے این عالم گذرانست هر که بود همین درگذر بود مادر و پدر مهمانی کنند که فرزند یکساله شد وندانند چند سالے که ازان اوست هر یکے برین منزل گهے است یکے میگذرد و دیگرے می آید تا باخر رسد معلوم ندارند که یک سالے از عمرش کم شد چو این عالم گزران باشد پس هر که درین تدبیر است که استقامتے و ثباتے درین جهان بدست آرد جز ابلهے احمقے دیوانهٔ ره گم کردهٔ نباشد سکندر بر افلاطون اوّل رفت از و التماس نصیحتے کرد او گفت پند من چه سود مند آید آن کس را که خداے چیزے در اصل وجود زایل و فانی خراب آفریده است

او آن را خواهد که آباد ان کند و خواهد که آن را بقاے باشد اینچنین درمانده را پند چه سود مند آید برین هر دو معنی که گفتیم مردم را باید که همه وجود خود را بغم این جهانی ندهد این عالمے است مثالش بسراب ماند شنیدهٔ که سراب نسبتے است هست نما اکنون چرا به تعقل و تفکر و تدبر خویش نظاره نشود که ازین جهان بوهم این که این سراب آب ست خود را بتمام ضایع کرده بدست مخائیل و ظنون سپرده یک اندیشه کن بتجربه ترا محقق و معلوم است هر چه درین جهانے زوالے و ذبولے دارد افضل الاشیاء و اخیرها درین جهان باجماع و اتفاق عبادت خداے است و اعلی مراتب علم و اجل و اعظم او افتاد اجتهاد است فردا امنّا و صدّقنا حوران را حیض نیست و فرشتگان را جنابت نه. مرد مجتهد و مفتی اگر اجتهاد او لله و فی الله بوده است و درحضرت قبول افتاده است ثوابے بدهند او بلذت ثواب خود مشغول باشد اما ورق اجتهاد و افتا را پاره کرده قلم فتوی شکسته مرد بیکار است اکنون چه گوئی این عالم را زوالے باشد یا نه با توچه باقی ماند جز آن که اثر او و ثواب بتو دادند دوم تعبد است و بهترین عبادات صلوات است که همواره حسنة بعینها گویند مرد متعبد بحضور تمام باشد و باشرایط و ارکان آن تا از و صلوٰة قبول کرد خداوند سبحانه بحسب اخلاص او قبول فرموده فردا آمنّا و صدّقنا ثواب یا بد بحور و قصور بحلوا و قلیه مشغول باشد و از دوزخ نجاتے بود اما صلواة نماند انها دار اکرام و انعام لا دار تکلیف و تعنیف و اگر کسے باختیار خویش نمازے گذارد چنانچه اکل و شرب و جماع اوست همچنان بوده باشد هان وهان اکنون هیچ اندیشه می باشد که آن چه چیز است درین عالم که دل بدو دهند و عمر در پے او صرف کنند که آن تا تو باشی درینجهان با تو باشد و چون روی برابر تو باشد و چون در گور کنند با تو باشد و چون بر کنند با تو باشد

و در عرصات آن جا که محاسبه بود او قرین تو بود و آن جا که ترا دارند او با تو بود۔
یعلم الله وایم الله این نیست مگر معرفت و محبت خداے تعالیٰ اے عاقلان و اے
هوشمندان گفتۂ این حسینی فقیر بشنوید همه چیز براے دو چیز بگذارید که این هر دو
بدان جا باز گردد که هرگز وهم زوال و فنا صورت نه بسته است و نقش نیز نه گرفته است
دریغا۔ رباعی

چه بکونین می شوی مغرور ٭ هر دو عالم بدو مباد له کن
صورت خوب تو نسخهٔ اوست ٭ باز خوان و ببین مقابله کن

اگر درین جهان ازین دو چیز نقدے در خزینهٔ وجود تو باشد فانت الغنی
بالله وانت المستغنی عن کل غیر سواه اگر ترا درین بیع و شرا زیانے در پیش
افتد فروا آمنا و صدقنا چنگ تو در دامن من۔ هر نبی و ولی که ازین جهان رفت
پشیمان شده رفت که افسوس قدر این جهان و وجود ندانستیم چیزے نقدے
بود له ازان برخوردن میسر نیامد بحق ذات پاک شیخ و حق خرقهٔ او درین جهان نقدے
هست محرومان اگر دانند که حرمان ایشان از چه چیز است بتحقیق جگرهاے ایشان
خون گردد و آبروے خود را ریخته بینند و خود را خایب و خاسر دانند چه کنم همت و
حمیت من برین میدارد که من این غطارا از چشم مردم برکنم حقیقة الامر حجابے
هست نمایم او تعالیٰ بید قدرت خویش درمیان واسطهٔ واشته چنین فرماید
نصحے کن و بس علیے درمیان آر دیگر چیزے نه هر که بشرط طلبے و سلوکے کند حجب
او پرده ازین پردها که نهاده ایم برگیریم ورنه ختم ما محکم است هر کسے را که ازان
بیرون بردن مستحیل و متغیر باشد۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ و معنے را احتمال میکند ن حکم ما ختم محکم
یکے ختمے که بر دلهاے کفار است غیر خداے را در عبادت شریک کنند و همبرین
میرند و ختم دوم که بر دلهاے مومنان است اعتقاد کردن البتة درینجهان انه

از الهیات نصیبهٔ نیست برین عقیدهٔ خود مانند و خلق را برین دعوت کنند و آن را
العندی الله تصور کروند اکنون چه میگوئی اگر ممکن و تابع باشد که کسے درین جهان شاهد ن دواقع
باشد و از عالم غیب نصیبهٔ گیرد اکنون منکر او و ایچنین منکرے که خلق را بران دعوت
کند این علماے ظاهر این فقهاے خودبین و جاهلان خود را عالم نام نهاده اند این
بچگان طفل خود را پیر دانسته نه آن که این مخادیم همه مخاتیم باشند آه صد هزار
آه۔ مصرع

ترا ممکن چنین دولت تو از بید ولتی غافل

اے عزیزان واے دوستان از کرم خداے عزوجل همه چیز دارید و دوستے
پاے وزنے و فرزندے اما همین قدر است بحق الحقیقة از خداے خویش
محروم آید همه چیز هست همین قدر نیست که تمامی گوئید همه چیز هست اگر یک
چیزے نشدے گو مشو گو بجان سر من بحق حقیقت من در سخن استاد ابوالقاسم
قشیری لحظهٔ نظاره گر شو که چه پرده دری کرده است و عروس حقیقت را چه
جلوه داده و طالبان صادق و عاشقان سوخته را چه رهنمونی نموده است۔
در تفسیر این آیة قوله عزوجل۔ من قال أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ
فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ سئل
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عن شرح الصدر المذکور فی القرآن
ما هو قال علیه السلام نور یقذف فی قلب العبد المومن فقیل وما امارة
ذلک النور یا رسول الله قال علیه السلام التجافی عن دار الغرور
والانابة الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله پس آن سخن
شیخ خود فرمود والنور الذی من قبله سبحانه نور اللوائح بنجوم العلم ثم نور
الطوالع ببیان الفهم ثم نور اللوامع بزواید الیقین ثم نور المکاشفة ن الیقین

تجلی الصفات ثم نور المشاهدة بظهور الذات۔ ہاں وہاں اے مرد نادان
چرا خفتہ غافلی چرا راہ گم کردہ خوش می باشی و میدانی بگمان خود کہ بر سر راہ ام
استغفر اللہ ھذا ظن فاسد و متاع کاسد و بضاعة
ردیة و فطرة خسیسة اگر این دولت بدست افتد فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
عَظِيمًا ورنہ این سربازے و سر این کار شو وہر کسے را خیالے و امیدے و مطلبے و
مرادے و مقصودے چوں باشد اگر مقصد و مطلب تو ہوی و مراد تو خداوند تو بود
زہے کار اگر این سخن عاقلے طالبے بشنود او را برائے ارشاد و ہدایت کفایت بود
واللہ الهادی الی الرشاد والقاید الی السداد و یارانے کہ با ما نسبتے دارند
سلام و دعا با ہمہ امید سعادات و برکات خوانند و بدانند کہ البتہ خدائے را
فراموش نہ کنند والسلام

مکتوب سی و سوم

بجانب بعضے مریدان چندیری و کالپی

تسلیمات مقدمہ سعادت عظمیٰ است تحیات طلیعہ برکات و خیرات کبریٰ
است رتبت تقدم بحسب استحقاق گرفت باستجابت دعوات مرادات
دوستان عزیزان و یاران شفیق محقق دانند کہ ہیچ یکے راہ بخدا نبرد تا از ہوائے
ہستی خویش بدر نشود آنکہ او بکارے مستغرق است باعتبارے از ہستی ہوائے
خویش قدمے بیشتر آوردہ است و چیزے از رہ کار بیشتر بردہ چہ گوئی در بارہ کیکہ
اکثر احوال او در بہترین کارہا صرف شود۔ از ہوائے خود چیزے بیروں آمدہ
بود یا نہ تا مصطلح میان طایفہ صوفیہ از خود بدر شدن فنائے و تہی باشد۔
این وہم از پیش نہ خیزد تا پس روی رہبرے پیشہ نگیرد۔ خواجہ من می فرمود۔

قال عیسیٰ صلوات اللہ وسلامہ علیہ لن یلج ملکوت السموات والارض
من لم یولد مرتین الولادة ولادتان طبیعیة وحقیقیة الولادة الطبیعیة
من العادة الجاریہ وطبیعیة البشریة کما عرفت و شاهدت والولادة
المعنویة البروز عن هذه والخروج الی غیرها۔ ترا بطبیعت انسانی
آفریدند و آنچہ باقتضائے حیوانیت بضرورت از تو سر بر آوردہ و بہر جا کہ خوش آید
بحسب تقاضائے خویش آں کند کہ خوش آمدہ اوست چنانچہ غضب و شہوت
و اخوات ایشاں۔ ترا ازین بیروں باید آمد تا لطف او کہ باخص خواص اوست
نظارگی باشد۔ این جا پوستے و مغزے و معنی است قالبے و قلبے است آں قدر
حسن کہ در تست او صورتے و معنی دارد۔ صورت آں را تو نکو دانستہ و معنی او بر تو جلوہ
نکند تا ازین صورت او بگذری۔ آں مقدار کہ صفت اوست بیکبار صفت ذہول
و ذہاب گیر و خلاصہ او بر تو باز نہ گردد تا پوست بر نکنی بہ مغز نہ رسی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
می فرمایند لن یلج ملکوت السموات والارض من لم یولد مرتین خلاصہ ہر چیز
را ملکوت نامند چنانکہ گفتہ اند ملکوت کل شیء باطنہ ازین ولادت صوری و
ولادت دوم آں کہ معنوی است آنگہ براں رسی از اخس بگذری تا با حسن رسی
گفتم ہر دو ہم اندازیں صورت بگذر ازین پردہ بیروں آے تا بداں خلاصہ خاصہ
برسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می فرمایند لولا الشیاطین یحومون
حول قلوب بنی آدم لینظروا الی ملکوت السموات اگر خطرات و ہواجس کہ از
شیاطین جنیس بدبخت تر و مردود تر گردد لہا نہ گردند فرزند آدم ملکوت ہر چیزے
را ببیند و خطرات و ہواجس از ہوا ہائے انسانی و آرزو ہائے حیوانی نیست مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم میفرماید اگر تو اتباع این ہوا نہ کنی پس روی شیطان و نفس را
بگذاری فتنظر الی ملکوت السموات بخلاصہ خود رسی۔ بہ حقیقت خود مطلع شوی۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ

امنوا علیکم انفسکم و ہمبریں حکایت می کند و ہمی فرماید - بیرون از تو کارے نیست و
جز تو و بجز یارے نیست تو خود را کسب کن و ہر چیزے را با خود در خود طلب بشرط طلب و
شرط معلوم است باشارت و عبارت گفتہ ام تا از ہواہا بدر نشوی و از مرادات نفسانی
قدم پیشتر ننہی مقصودے و مطلوبے بدامنت نیاید و بکامت نرسد چہ گویم میان
سائر حیوانات و انسان چہ تفاوت باشد اگر خداشناسی و خداپرستی و خدادانی و خدابینی
در وے نباشد یک حیوانے بدو پای برود گوی و یک حیوانے بچہار پاے برو و گو دریں تفاوت
است و آں کہ خداے تعالی انسان را باحسن تقویم نسبت داد ہمبریں موجب و
مقتضاے کہ او عبادتے و معرفتے خاصہ دارد کہ دریں چیز او را یکسے شریکے
نداده است ہاں و ہاں اکنوں تو در چہ کاری ترا چہ اتفاق افتاده است خوار بزی
و مردار بمیری و شرمسار بخیزی ہیہات ہیہات چرا خود را خود بزیاں میدہی چرا از
قبول صافی بدرد قانع شدی چرا از وجدان بحرماں می آئی چرا از قبول بخسراں می
گرائی - مصرع

ترا ممکن چنیں دولت تو از بیدولتی غافل

با خود اندیشہ کن آں قدر کہ عمر تو رفت و آں قدر ہواہا کہ در ایام گذشتہ راندی
چہ آمد بدست تو و چہ نقدے در ذیل خسبہ تو بستند - سبحان اللہ ترا امروز میسر و
ممکن و قریب الحصول است کہ بخداے باشی و با خداے باشی و تو باختیار و رغبت و
برضاے و شادمانی بحرماں قانع شدۂ آہ آہ افسوس - رباعی

چہ بکونین می شوی مغرور ٭ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن
صورت خوب تو ز نسخۂ اوست ٭ باز خوان و بہ بیں مقابلہ کن

ترا ازیں مراقبہ و ازیں مشاہدہ زیانے محسوسے مشاہده می شود اگر زائلے
فانی خسیسے رذیلے شنیعے بگذاری بہ مبادلہ آں لطیفے شریفے عظیمے باقی ازلی ابدی بدست

آری نکو معلومم شد کہ مرد عاقلی و انستم کہ بہترین کارہا آں ست کہ تو میکنی و می گوئی سالم
ترین راہ ہا آنست کہ تو میروی ای شرم تو باد اگر بعد از تحقق و تثبت ایں اشارات
و ایں کلمات کہ با تو باز نموده آئی و بر نفس گرای سائر اصحاب گوالیر و چندیری سلام
خوانند و بطرف مقال ما با صغاے کنند ارجوا انتہاے نصیب بر حال ایشاں
شود واللہ یدعوا الی دار السلام والسلام -

مکتوب سی و چہارم

بجانب بعضے مریداں و معتقداں گجرات

تسلیمات ما یستحق بہ الاصحاب بمبالغہ بلیغہ تبلیغ یافتہ علی العموم معلوم و مفہوم یک یک
باد کہ مبناے سلوک بر دو مقدمہ است تخلیہ و تجلیہ - تخلیہ اعراض دل باشد عما
سوے اللہ تعالی - تجلیہ تزکیہ نفس باشد بما رضیہ بہ اللہ سخن چیزے موجز بر
طریقۂ اشارت و انموذج می نویسم عاقلاں خواہند دانست بر مستفہماں و
عوام مردم تعبیرے و تفسیرے خواہند کرد دوم مقدمہ تجلیہ است و تجلیہ عبارت از
اقبال الی اللہ باشد بتوجہ تام و دیگر نفس را با نواع عبادات مشغول دارد و سر ایں
ہر دو طلب و ارشاد پیر است ہر کرا ایں گفتم بجمع آمد فائز سعادات دارین و ظافر
درجات منزلتین گشت ہر کہ رہ دیں یافت و بقربات و مواصلات رسید و
از درکات نجات گرفت ہم بد انچہ اشارت ہم بد انچہ رہنمونی قدم بر قدم
زد - رباعی -

عیاراں را خار باشد مفرش ٭ عیارانہ پاے ازیں راہ بکش
تا در نہ زنی بہر چہ داری آتش ٭ ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش

ہر کہ را پرسند از مشایخ بدولت قربت حق و بمحبت او بچہ رسیدی ہمہ

بیک زبان گویند و هم بیک کلمه باشند خلاف هوای نفس کردیم و شبها به بیداری بپا داو گذارنیدیم و روزها بدوام صیام و تقلیل طعام بسر بردیم و توجه پیر را ملازمت کردیم و هر چه او فرمود بر آن رفتیم و بدان فضل حق در آمدیم ببرکت اقتدای پیر و پیروی او مرادات مارا بخشید وجود ما نهادند کلی این بود که نشستیم جزئیات را برین تطبیق بده و هر جا که هوائیست پس انداز و هر جا که آرزوی هست از پیش نظر خود بدر کن و نظاره شو که ازین مراتب چه مواهب ترا دست دهد. بیت — از مواهب

نصیحت کرده بکتوستان اگر آزادهٔ بستان
وگر گوئی که نستانم غلام قست بکتوسان

حدیث. سید موسی و سید میران و ملک شیخ ملک و سید علاء الدین و مولانا نظام الدین بده و دیگر اصحاب که اسامی ایشان در نقد وقت یاد نیامدند باجمعهم از ما سلام و دعا خوانند و برین چند سطری نشتم نظر شافی کنند. والله الموفق للهدایة والرشاد باید که جملهٔ یارانِ قدیم و جدید متوجه باشند تا بعد ظاهری زیان کار ایشان نباشد والسلام.

مکتوب سی و پنجم

بجانب بعضے مریداں

تسلیمات اخلاص آمیز با تحیات اختصاص بیز بجناب احباب با خطاب مستطاب بهمه مبالغات بلیغه تبلیغ شد اصحاب جد و اجتهاد و ارباب وداد ارتیاد بتصدیق و تحقیق دانند که مبنای سلوک بر دو مقدمه است تخلیه و تجلیه. تخلیه عبارت از اعراض عما سوی الله کلمهٔ ما عموم تقاضا کرده و احاطهٔ افراد وجودات کرده است چنانکه مال و منال جاه و جلال عز و کمال و فر و وقار هوا و نوال افتقار و غنا گفتار

موزون طبعے است. بیت

ترک جاه و مال و بذل ننگ و نام ❊ در طریق عشق اوّل منزل است

پس آن تهذیب اخلاق اعتدال غضب و شهوت و اکل و شرب. غضب در امر دینی برای دین را بصفتی که تو از دست نروی تو با خود باشی برای خدای را غضب رانی حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه در حرب صفین تیغ زدی چشم بسته زدی بمراقبه تیغ راندی و هیچ وقتی جز بر خصم نزده است اعتدال شهوت بعد چند غلبه و فوران به نیت دفع تعلق و به نیت ولد صالح هم گفته اند برای دفع تشویش خاطر هم باشد شرطی کلیست که تذکار آن کار پریشانی بار آرد دل را سیاه کند خطرات و وساوس پریشان بسیار شود بر خواب او اعتماد نباشد در صحن دل او شیطان خیلی مجال جولان گری کند اعتدال ماکل بر قدر قوام بینه اگر بطنی ده روز یا بست روز یا یک ماه بنیه قایم می ماند همین مطلوب باشد اگر چه بعد چند روز چیزی باید خورد اعتدال مشرب آن مقدار که دل را مضطرب نکند اعتدال منام همه شب ربعی شب خسپد یک ربع در نماز و تلاوت و اوراد و ادعیه باشد باقی همه شب بذکر و مراقبه گذراند گاه استوا چشم را یک طاس گرم کند و اعتدال جد بحدی باشد که همتش برین منحصر گردد که جمیع فضایل و معالی بمرد مختص بود و اعتدال حرص بقدری که از عبادات و طاعات و ادراک مثوبات و برکات حفظ علوم و دانستن دقایق علوم سیر نگردد و شیخ امساک از گفتار خود باشد و کسی را بر نقد وقت خود اطلاع ندهد و در تعلیم اسباب وصول البته خالی از ضعفی نباشد ضنت همه جا مذموم است. گر در حق محبوب وهب اسرار از شیخ احتراز نیست رشک و غیرت فضلی هم از باب شیخ شمرند اما قلت کلام جز تلاوت و قرات اوراد و اذکار نباشد اما سخن بشری جز بقدر ضرورت نه بود و اگر

نصیحة لله فی الله کند ممنوع نباشد و از حکایتها که دل در خیال خویش کند جولانی
می بینی و هر جانبے بنشاط گذران و تازان می گردد بدانی تحقیق که حق با تو یار است
و تو سعیدی در علم نفسی که قابل تحویل نبود و اگر اجمال و توانائی و ضعف همت و
رضا با ضاعت وقت و قناعت بحرمان از انواع عبادات احساس شود
فقد خسر خسرانا و فقد ضل ضلالا بعیدا لا ابد محروم و مخذول شقی و مردود
بود البته بهر باب و بهر نوع که در عبادت کشاده یابی سر ازاں بیرون ندارد۔
لیلاً و نهاراً اسراً و جهاراً بیاد حق بتوجه پیر و به اوراد و اعمال و تلاوت و لطف
بهر عباد الله و احسان در حق ایشان و فضل در حق عام و خاص و جفا کشی صغیر و
کبیر و عظیم و حقیر و بعید و قریب با غلام و کنیزک و دست ایذا از همه کوتاه داشتن
امرے سرمدی ابدی و کارے اصلی داند۔ بیت

صاحبا وقت عزیز است غنیمت دارش ٭ کاں را چو نمازها قضا نتواں کرد

بیت

نصیحت همیں ست جان برادر ٭ که اوقات ضایع مکن تا توانی

اے عزیز خواجه باش یا ملک و سلطان باش یا گدا و غلام باش یا خوندکا
عالم شو یا جاهل یا فقیه شو یا صوفی اگر ایں دو صفت داری نیکبخت هر دو جهانی
والا بدبختی و پاکی نفس از لوث منهیات شرع و دلے متوجه بیاد رب تعالیٰ و تقدس و
یاد پیر هم برائے اعانت یاد حق است که یاد حق جز بیاد پیر دست ندهد که موصل
به منزل نردبانے هوا است که اگر ایں دو صفت داری بهمه ارزی والا نه هیچ نه
ارزی نیز ازاں هر نامے که داری خود را سر که هیچی بلکه هیچ در هیچ۔ المقصود عرضه داشت
شمار رسید و گذرانیده شد بمحل صالح طائفه تلقین طاقیه مرحمت شد که کم در باب
کسے شده و کیفیت پوشیدن ایں است که در مقام بالائے مصلا نظیف و لطیف

؎ دریں شعر مصرعه اول از شعرے و مصرعه دوم از شعر دیگر است لیکن در هر دو نسخهاے منقول عنهما مثل دو مصرعهاے یک شعر نوشته شده است۔ ع ح

و خوب بیاراید و ایں کلاه بدارد و بعد ازاں خود در صف نعال برود و سه جا سر بر زمیں
دارد و بیاید و دست بزیر کلاه نهد و ایں بگوید و زبان خود را نایب زبان پیر داند
که عهد کردی با ایں ضعیف و با خواجهٔ ایں ضعیف و با خواجهٔ خواجهٔ ایں ضعیف چشم نگهداری
و زبان نگهداری بر جادهٔ شرع باشی همچنیں قبول کردی بعد ازاں بگوید قبول کردم بعد ازاں بگوید که۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پس طاقیه بگیرد و تکبیر بگوید و بر سر نهد و دوگانه بگذارد و بیاید و چیزے
در پیش آں مصلا بدارد و سپس آں اگر بر پیر رسانیدن نتواند هم آنجا براه خدائے خرچ کند و
پنج سوره یاد کند سورهٔ یٰسین و نوح و فتح و اذا وقعت الواقعه و تبارک الذی بیده
الملک و چوں یاد کرده باشد در حضرت عالیه بگذراند شبے پانصد بار درود اللّٰهم
صلی علی عبدک و رسولک و نبیک و حبیبک و علی اٰله و پانصد بار سورهٔ
اخلاص بخواند بعده یا در بستر از بهر خواب دراز کند آنچه نبشته شده است عظیم در جنبه
بداند و تلقین برائے تجدید بیعت شده قدر آں هر دلے نداند اگر با کسے آں مستقیم
شد او هر ساعتے تجدید بیعت تواند کرد و عقد بیعت قابل فسخ نبود
و یک لمحه از یاد پیر خالی نباشد و در جمیع امور هم بیاد پیر باشد و نیاید که همه اوست
دیگر همه ضایع است والسلام۔ حکایت۔ در قدیم الایام بزبان خواهر مولانا حسام الدین
مذکور دهاروال از دهلی بجانب مولانائے مذکور نبشته شده بود دریا نه ملفوظ حضرت
اعلا علی الله تعالیٰ الحاق افتاد که بداں همه اهل ظاهر را نظرے و هم اهل باطن را فکرے
و هم فجار را عبرتے و هم صلحا را زینتے تواند بود دریں وقت مولانائے عزیز الوجود علاء الدین
نصیر کالپوی که زبدهٔ اصحاب و یاراں برگزیدهٔ حضرت مخدوم جهانیاں است
ادام الله تعالیٰ ورعه و تقواه و رزقه الله اعلیٰ مقاصد القوم و منها بریں ضعیف رسانید
بمجرد مطالعه سمند جولاں بشری بر جا ماند و غراب خیال عقل پر برانداخت خواستند و
قوی عقول و نهی بریں مجمع شدند که بضاعت نباید و پریشان نشاید گذاشت و آں

مکتوب امینست ـ شعر

بخوانی نامهٔ دردم گر درمان من سازی ٭ دل مجروح من بینی علاج جان من سازی

مکتوب مخدوم زاده بزرگ سلمه الله تعالی برادرم خواجه معظم یوسف بھائی آں را حدیث نفس خوانند بیشتر احتراز و احتما باشد که این سرمایه همه کدورت هاست اما تدبیر تعدیل بیشتر ذمیمه هم از تقلیل طعام و آب اصطحاب دست دهد دیگر مفوض برای پیر باشد هرچه او فرماید همان کند هرچه گفته شد همه تصفیهٔ ظاهر بود اما تخلیه و تزکیهٔ باطن هیچ هوای و طلبی در دلش نباشد ممتلی بحضور حق بود چنان جامه از غرقاب آب چو بر دار د جز مالامال باب نباشد هر تاری بی بود آب نبود مقصود جز فرد حقیقی و واحد تحقیقی نباشد گفته ام اما احاطت افراد وجودات کرده است فعلی هذا آنرا از جمله طاعات و عبادات حسنات و سیئات اعراض می باید نمیگویم اعراض از اعمال خیرات فعلاً و قولاً میگویم مقصوداً و مطلوباً از همه اعراض است ای عزیز مباشر اعمال مسلک توم است سالک را از مسلک و سلوک چاره نباشد اما مسلک و سلوک و مرحله راجای اقامت نسازد اگر چنین کند بشهر اقامت نرسد هم در ره ماند گفته اند استحلاء الطاعة ثمرة الوحشة من الله ـ بیت

من نیستم ار دگر کسی هست ٭ از دوست بیاد دوست خورسند

ایضا

زهد و عمل و علم و تمنا و هوس ٭ این جمله رهست خواجه منزل پنداشت

آن محقق و مدقق آن شیخ برحق آن صوفی معنوی و صوری ابو علی عثمان هجویری قدسی نقل کرده است لو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتهم عن النسی فلیضحکوا قلیلا و لیبکوا کثیرا و لو یعلم المشتغلون بالنسی ما فاتهم عن قربی لیبکوا دما و لو یعلم المشتغلون بقربی ما فاتهم عنی لیقطعت اکبادهم قضای قدوسی و

حکم سبوحی فرموده هرچه جز احد الصمد و فرد الوتر باشد ازان اعراض و تخلیه واجب آید تخلیه باتفاق فرضی لازم و واجبی لازمی است چنین گویند چون دل صاف شفاف عکس پذیر شد انکه هیچ چیزی ساتر او نتواند شد ـ الحق لا یستره شیء بصورت عکس آن شخص در آینهٔ دل روشن تر نماید و جوگیان گویند که تخت بادشاه را آراسته دارد و محل خود را خود شناسد و مشائخ اهل ارشاد و صوفیان هداة بعد ثبوت تخلیه لابد تجلیه با تخلیه هم فرمایند دل بیکی نهادهٔ همانش در دل استقامت گرفت مقام موطف ساخت ضرورة من الباقیات تخلیه دست داد و لیکن بسهل و یسیر اینجا تخلیه در ضمن تجلیه شد لطیفه دیگر چو تجلیه بدرستی درست شد محاذات مقابله شد اینجا در خیال خود چنین گوید ـ بیت

یعنی منم که می نگرم حسن روی تو ٭ یا خود توی که در بر من خویش غنوده

کار تا بدینجا کشد از تخلیه تجلیه باشد و از تجلیه تخلیه بارها گفته ام هر کو این دو چیز بدست آمد در سلوک ثابت قدم استاد و خمیر مایهٔ همه سعادتها در دامنش بر بستند یکی تزکیهٔ نفس دوم توجه تام همه احوال و مقامات بنقد در خنبهٔ او نهند او از همه دامن افشاند اگر نوری و ناری یا سروری و حضوری بیند یا صور اشکال بلیح پیش آید یا آواز غیب شنود یا کشف ارواح خلاصه باشد و کشف قبور هم فرشتگان جز جبرئیل بروی آیند آوازی بی حرف و صوت شنود عروج در سموات کند ارواح انبیا بروی مرحبا کنند خوارق عادی بسیار باشد دوزخ و بهشت را بعین العیان بیند تا کاری بجائی کشد اتصاف بصفات شود بلکه ظهور ذات بود بصیرت طالب صادق از ابصار آن دید ار بصفت اغماض باشد چه این جا همه تخلیه و اعراض مطلوب کلی است فی الفناء فی الصمدیه هر که در جوف صاد صمد اول من نطق بالصاد هضم نشد یا عین لعینه نگشت در هاویه

سقوط افتاد۔ بیت

کے بود ما ز ما جدا ماندہ ❊ من و تو رفتہ و خدا ماندہ

حدیث۔ اے براوران عزیز و اے دوستان شفیق چند سطرے نبشتہ شد محیط جمیع احوال صوفیہ است نمی دانم تا ازیں کہ برخوردار دے مقصود کہ بیند اما زمانہ آخراست امروز اگر کسے بقدر وسع و طاقت خود از انچہ ماگفتہ ایم مباشر شود از موار و این قوم محروم نماند زینہار نا امیدی شرط کار نیست با خود این گمان نبری تا اینجا کہ رسید وکہ تواند رسید ہیہات ہیہات۔ انہ ظنٌ فاسدٌ و متاعٌ کاسدٌ لَا يَيْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ چہ نشستہ برخیز دست در دامن مرشدے زن او را پیشوائے کار خود ساز ہر کارے کہ او فرماید بکن بہر زمین کہ برد رو بعد از چند گاہ بلکہ باندک مدت وایم اللّٰہ مالک ملک و ملکوت و جبروت و لاہوت باشی و اگر فرض کنیم در تو آں حد قابلیت والعیاذ باللّٰہ نیست بارے خالی نباشی و اگر کارے کہ فرمائیم تو آں کنی زیادہ کمے نباشد و اگر بمقصود نرسی فردا آمنّا و صدّقنا چنگ تو در دامن ما بود اے بیچارہ خدا بالتت توچرا خود را از ود دور میداری چرا بحرماں راضی شدہ۔ قطعہ

چہ بکونین می شوی مغرور ❊ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن
صورتِ خوب تو زنسخہٗ اوست ❊ باز خوان و ببین مقابلہ کن

آہ و ریغا جام بر دست و تو ہشیار افسوس معشوق در بر تو و تو فارغ و بیکار اے دوست اے برادر ایں راہ آن نیست کہ شخص مائی وریں رہ زیانے خوردہ باشد جوانمرداں جوانمرد بچہ کدام کس باشد کہ زیان این رہ خوردہ کہ این صد ہزار شرف و فضل بردہ بر جملہ سودا ہا آہ۔ رباعی

دل در تگ و پو نشد نکو شد کہ نشد ❊ جز بر تو فرو نشد نکو شد کہ نشد

گفتی کہ برنجم ازنکو شد کارت ❊ دیدی کہ نکو نشد نکو شد کہ نشد

اے مرد ناداں ترا خوش نمی آید کہ ہمنشیں خلیل اللّٰہ و ہم کاسۂ کلیم اللّٰہ و ہم زانوے روح اللّٰہ و در قدم حبیب اللّٰہ باشی اے عزیز خم در فوراں و غلیاں است کشادہ است و در رہ گذراں سلسبیل رابیل نہادہ اند و ساقی غیب از غیب قدمے بر دست گرفتہ بہر چہ آواز بلند تر و آہنگ دلآویز تر ندا می کند حی علی الروح والریحان حی علی الذوق والوجدان عجب ازیں رہ گذران بغم و کاہش و اندوہ و ستوہ دل نہادہ بحرمان قناعت کردہ آہ آہ۔ برادرم سید موسیٰ و سید میراں و ملک شعلک و ملک نصیر الدین و فرزندان او و فرزندم شیخ ملک و ملک سالار خضر و ملک جمال الدین و ملک محمود سالار و جعفر قاسم و علی عمر و مولانا علاء الدین و کل اصحاب تسلیمات با ادعیہ مستجاب مطالعہ کنند ملک قطب الدین مخصوص بسلام دعا است کہ مکتوب الیہ مرغوب فیہ ہمو است ازاں چہ ایں نبشتہ ملتمس آں برادر بود جمیع یاراں دعا استماع کنند در ذکر او و را و مشغول باشند تقصیرہ کار نیست۔

مکتوب سی و ششم

بجانب ملک محمد داؤد افغان پہاندری

برادر دینی ملک محمد داؤد افغان دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کنند و ہر کہ از فرزندان شما و اقارب بر ما نسبتے کردہ اند۔ ہر یکے را دعاے محمد یوسف حسینی برساند اے عزیزاں و اے دوستاں مردے بر سر دو راہ ایستادہ است یکے راہ بہ استانے اوست و یکے در چپ اش مرحوم باتفاق باہمہ اجماع و اجتماع رہ چپ می رومہ ہم این مرد بفریاد ندا میکند و باہتمام تمام با ایشاں میگوید

که اے دوستاں و اے عاقلاں و ہوشمنداں این رہے که شما می روید رہے خراب و مخوف است وادی ماراں و کژدماں و عمقہا و کوہ ہا و دریاہا است ہر که رفته البته بسلامت بمنزل گاہ نرسیده است ہم درمیان رہ ہلاک شده است و بخواری و زاری جان داده است ایں راہ دوم که راہ راستے من است رہے با امنے فراغتے با خفتے و کشادگی با راحتے و سلامتے است ہاں وہاں عجب ازین مردم که قول قائل را تصدیق می کنند و بتحقیق ایماں براں می آرند و باہمه آہے سر وے می زنند و ہم در آں می روند این بیچاره واقف قائل منادی و اعظ تنہا ایستاده ہیچکس بر وفق او نرفت چه کند که تنہا در آں ره نرود بلکه از خوف آں با سینه کوباں و نعره زناں بر جمیع موافق آید آہ آہ دوستاں مانفسے نگرتے کنند که ایشان از کدام طائفه اند ازاں مردمانند که ایمان بجزائے اعمال دارند و بعث و حشر را مقر و مومن اند و مع ہذا آں کنند که مستحق ملامت و بُعد و خذلاں گردند شاید این چنیں باندیشید باز گردیده براہ راست روید پس باشد از ہوا پرستی پس آئید خدا پرستی پیش گیرید باللّٰه العظیم روزگارے پیش تاں آید که شما ازین چه ہستید پشیماں گردید نعوذ باللّٰه منہا و من سوء العاقبه و من شرور النفوس بہوش باشید۔ والسلام۔

مکتوب سی و ہفتم
بجانب قطب خاں

برادر دینی خان اعظم قطب خاں دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند و از زبان خواجه خود این حدیث شنوده ام اغتنم خمسا قبل خمس فراغك قبل شغلك اگر امروز خداوند سبحانه تعالیٰ براے خوندرا فراغتے

نصیبه کرد۔ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ غنیمت شمرد چند روزے از عمر باقی مانده است بارے بکارے رود که فردا عذر گذشتہا خواہد اغتنم فراغك فزہما تمنا لا فلا تنالہ خوندخاں مرد عاقل است از کارہا بہترین کارہا پیشه سازد و ہم بداں استغراق کند ہیچ ولی و نبی نیست که گاه مردن پشیمان نبوده است باخود می گفت و جان بجاں آفریں میداد که افسوس قدر حیات ندانستم۔ ملک فریدالدین دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند ملک نصیرالدین سلام و دعا خوانند انچه براے خوندخاں نبشته شده است شما در دخول اول داخلید۔

رباعی

برگذر زین سراے غرو فریب ؞ در شکن زیں رباط مردم خوار
کلبۂ کاندرو نخواہی ماند ؞ سال عمرش چه ده چه صد چه ہزار

خواجه شہاب الدین و عزیزان دیگر بدعا مخصوص اند والسلام۔

مکتوب سی و ہشتم
بجانب جلال خاں

برادرم خان اعظم خاقان معظم جلال خاں دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند ہرچه ہستیم ہستیم و آں چناں که باشیم باشیم و ہر کجا که باشیم باشیم باید که نفس پاکے دریا و خدا باشیم و اگر آں بابابو د خمیر مایۂ ہمه سعادتہا در دامن ما بربسته بود خداوند سبحانه و تعالیٰ سعادتے که مبدا و مختم او ہم بدین شود روزی ما گرداند و ازان برادر عزیز خان اعظم ہمیں منتظر و متوقع باشد انشاءاللّٰه الکریم ہمبریں رو و مارا در دعاے خود تصور کند والسلام۔

مکتوب سی و نهم

بجانب سلطان فیروز شاه گلبرگه

اللهم پادشاه ما را و شاهزادگان ما را در حفظ و عصمت خود دار و ملکت و مکنت و دستگه پادشاه را بقدر همت و وسعت ولرا بخش آن بلند همت ما را هر جا که خصمے و دشمنے است پست باد و او جول الیقین که تقدیر ازلی موافق دعاے ماست الحمد لله علی ذالک والسلام

مکتوب چهلم

برادر دینی خواجه یوسف بهائی دعاے محمد محمد حسینی مطالعه فرمایند احوال بخیر است یکے را پرسیدند چونی گفت ۔ بیت

زمن مپرس که حالم از و چو نسبت ٭ از و بپرس که انگشتهاش بر چو نسبت

قلم تقدیر بنام هر یکے جاری بخیر است و لسان قضا بمقتضی گویا السعید من سعد فی بطن امه والشقی من شقی فی بطن امه بطن ام شکم ما درهم باشد چنانکه علماے حدیث بدین معنی حدیثے دیگر آرند یکتب الاجل والرزق وانه شقی او سعید یعنے فرشته را فرمان می شود که بنویسید عمر را و رزق و نیکبختی او را و بدبختی او را و اگر ازین البطن ام ام الکتاب مراد باشد که عبارت از علم نفسی است که یَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ وهو العلم النفسی چون صحابه این معنی شنیدند گفتند افلا نتکل علیه نبی مبعوث از بهر تتمیم مکارم الاخلاق علیه السلام والصلوۃ فرموده اعملوا فکل میسر لما خلق له ای موفق لما خلق له یعنے از عمل باز نمانید که هر یکے موفق بخیر نیست که آفریده براے آن شده است یعنے اگر آفریده

براے سعادت است با فعال سعادت موفق است و کذالک العکس والعیاذ منه پس عمل صالح دلیل آمد که او نیکبخت است در علم نفسی رب تعالیٰ و بنده دولت ده و دولت دهنده عظمیٰ و درجه کبریٰ و لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ و فیه فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ یکے از خویلات نفس این ست که بدین تمسک کند که اگر توفیق عمل بخشند کنم و الا مرا قدرتے نیست آرے همچنین است اما این قدر تحقیق است اگر در خود عزمے تمام و قصدے باهتمام دل را راغب و ناشط در عبادات و افعال خیر می یابی و هر ساعتے عنان همت راهم بدین جانب مصروف می یابی و هم در میدان عبادت خنگ عزیمت را میرانی و هم و خیال وطن اصلی ہشتمر که بجنبانی بحقیقت ره نیابی بر ره گذر سیل غرقه ربار که نظاره عیوق نشود جام صبوح وجود را در غرقاب نوح میسند از که جز آذُرِّیَّۃ الغرق مشاهده نباشد الغرض اگر میسرت هست که یک نفسے بر سر هوس رسی زین که توئی ورنه ۔ بیت

درچه کارید و درچه مصلحتید ٭ اے فرماندگان بمیقدار

درجهان شاهدے و ما فارغ ٭ در قدح جرعه و ماهشیار

آه دریغ بلکه صد هزار دریغ باشد که ازین جهان بدر شوی و نقدے در ذیل خنبهٔ تو بسته نبود بدان ماند که یکے را سوداے تجارت در سر افتاد سرمایه گم کرده و غم و رنج می خورد زہے مرد عزیز خہے عاقل هوشمند که او ست غزل تکرار مذکور ما رخت بر دار ازین سراے که هست + تا آخر ۔ بالله و ایم الله ترا روزگارے پیش افتد که از همه کارها و کردارهاے خویش پشیمان باشی زینهار زینهار ترا زینهار غافل مباش بغم منشیں یعنی ترا با خدا بودن چه زیان باشد اگر در سلوک این راه ترا زیانے نماید فردا چنگ تو در دامن ـ من ـ شعر

چه بکونین می شوی مغرور ٭ هر دو عالم بدو مبادله کن

صورت خوب تو زنسخۂ اوست ❊ بازخواں وببین مقالہ کن

عجب ترا این سودا زیانے عظیمے کرد شئ ہائے وہم خیالی واز رفتنی وابلے فانی برہی با خدائے باشی مقابلۂ آن خداترا باشد آہ صد ہزار آہ - **بیت**

نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ ❊ نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس

بیا بیا درآ در آہنوز وقت باقیست ترسم کہ دورے پیش افتد ترا کہ البتہ از پنجۂ ہستی برآئی درباز است دربان بیکار است بلکہ معزول است رہ گذرے عامے کردہ اند مسکین تو محروم ماندۂ ارجو کہ مسلماناں البتہ رہ نوز گیرند واز مقصود باز نمانند

حدیث - سید حسن احسن اللہ امورہ وحسن اللہ حبورہ وملک سلطان و اصحاب دیگر کہ سکنۂ آں ولایت اند از ما تسلیمات وتحیات بحسب اتفاق واعتقاد مطالعہ کنند - چند سخنے بر مولانا برہان الدین مبرہن ومحقق شدہ است اگر مخاطب مولانا است اما مقصود ما بر عامۂ مومناں است بسیار است کہ بزرگے را مخاطب سازند وہر کہ ہم سنگ وہم رنگ اوست بدلالت کلام او نیز داخل باشد وآنکہ خود را ذیل آں بزرگاں بر بندد او نیز نصیبۂ از قسمت ایشان بگیرد والسلام

مکتوب چہل ویکم

بجانب شیخ علاء الدین

از محمد حسینی تحیات با دعوات صالحہ کہ بجمال حضور دل وحسن استجابت آراستہ وموصول باشد بمبالغات مدح تبلیغ کرد بباید دانست مواہب نتائج مکاسب است اگرچہ مکاسب ہم نوعے از مواہب است بلکہ

عین آن است ولیکن اعتبار صورت ظاہر راہبائے ہر چہ لازم بشاکر بخشیدہ است وعلیہ التّٰی عیات بجملتھا بلے ہر کہ بآب وصابون عملے کند جامۂ کہ اوساخ درون آلودہ باشد ولبسۂ وے روے آورد وہ صاف وسفید گردد باجتہاد والتزام بابواب حسنات وانواع مبرات با جمیع ہم وضم حواس تصفیہ دل شود سبحان واہب العطایا تا کدام نیکبختے بود کہ بدین دولت مستعد شود بعزت اللہ اکبر اگر این تحفہ نقد وقت وجملۂ دل باشد بداں کہ خمیر مایہ سعادتہا در دامن او بستند این نوع جز بدولت اصطحاب حضرت مشائخ وارباب تحقیق دست ندہد یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ہم بدین دولت اشارت میفرماید والسلام

مکتوب چہل ودوم

بجانب شیخ علاء الدین

مولانا علاء الدین بداند بر حکم گواہی تو کہ برائے چند نفرے کہ تزکیہ ایشان توکردی طاقیہ فرستادہ شدہ است ہمبراں نمطے کہ من قبل نبشتہ بودم ہمبراں امضا شود واگر کسے میان ایشاں رغبت بر زیادت عبادت نماید علی قدرہ ووسعتہ نمازے وردے فرماید چو بنیابت من است این نیز فرمود من باشد اگر مولانا علاء الدین را آرزوے آں باشد کہ کار ما کند از صحبت ما چارہ نباشد ساداتے ما را رسانذ ہر کہ درباب ایشاں رعایتے وعنایتے کند خاصہ در حق ما باشد -

وَالسَّلَامُ

مکتوب چہل وسوم

بجانب شیخ علاء الدین بعد نقل مخدوم زادهٔ بزرگ

فرزند دینی مولانا علاء الدین کالپوی دعاے محمد حسینی مطالعه کند زبان
از گفتار گنگ است وقلم از رفتار لنگ است چه جام مراد ما بکام ما نه پیوست
ومدخر صبوح ما در غرقاب نوح افتاد دیگ جوش ما پخته نشد هواهاے این
سوخته خام ماند باد صرصر راکند کانٔ مند بوده ام که شجر مشائخ چشت را
ازین درخت بهشت که او را نهال طوبیٰ دانسته بودم شاخے وبرگے شود.
گلے وبارے دهد جهانیان ازین برخوردار گردند چه گویم آفتاب از مطلع
غیب طلوع کرد واعجبا لما طلعت غربت گوئی این طلوع وغروب توامان
بوده اند بمعیت وجمعیت بیکبار بیک جنبے بیک شکم باهم زاده بودند رونمودن
آن زمان همان وپرده بر رخ کشیدن آن زمان همان العرشتکی هبا زند.
فی الکفرع ل ت ن ق وعلم اعجاز قرآن یعنے علم معانی واللب معانی ع
ل ف ت ح ق ولب اللب واین علم صراط مستقیم ومکارم اخلاق است
این حروف همه بچارا ور بلٔه وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ سنگے نهند وپس والراسخون
فی الفضل رنگے بدارند وبرین علم طبقه صوفیان مخصوص اند وفرقه فقرا منصوص

رباعی

جامے خوردم صفا ندارد ٭ یارے کردم وفا ندارد
ریشے رسته است به نگردد ٭ دردے دارم دوا ندارد

در قدسی می گوید ما ترددت فی شئ ترددی فی قبض روح عبدی المؤمن ؟ کتر ددی
اگر ماند ولابد منه آنجا که او خود را خود بس نیاید هم چون مسکینے ضعیفے کجا بر آمد لاحول ولا قوة

کجا افتاده ام این سخن متشابه است وَمَا يَعْلَمُ تَاوِيلَهُ اِلَّا اللّٰهُ می باید وا نست
اگرچه اَلرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ این جا دست وپاے زده اند اما در قبضهٔ قدرت بضبط
نیاید اما حاصل سخن این مسکین دردمند سوخته زار برین گفتار آمد آنچه ما خواستیم خدا نخواست
هان هان این کلام جامع اسرار قدسیان است همان را برخوان اِنَّا لِلّٰهِ وَ
اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ من مدعی صبر نه ام زیرا چه صبر باوے مبارزی است وچه جاے
شکر است که شکر باوے برابری است اے محمد یوسف حسینی گیسو دراز سخن را
کوتاه کن زبان زیر دندان نه ول را بمنقار افکار گمار هذا باث باید که هر ساعتے
بکارے جدے رود وجد هر یکے بحسب حال اوست هرچه ترا از دید ار معقود
کار بار وار وآن هزل وهذیان وقت تست الهی فاته وقته فقد فات
دبه سید محمد باقر گفته است درین آیت وَالَّذِينَ كَفَرُوا اَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ
کل ما شغلک عن مطالعة الحق فهو طاغوتک باید که زن وفرزند وبیمند
تو نشوند پابند ره حق نگردند آینده رونده ترا بخود مشغول ندارند در روز آمدن
شب را انتظار کن وشب را البطلوع روز نظر دار وفتوح غیب را خزانه گره بند
مساز زینهار هزار زینهار هرچه پیش آید در راه بداء پس افتاد روزگار خود مکن ؟ مدار
آینده رونده آرنده برنده را بخدا انتشار دو وقت خویش را بغنیمت نه ـ ؟ سپار

رباعی

نصیحت همین است جان برادر ٭ که اوقات ضایع مکن تا توانی
خیال میردی سا کنان خم ابے سر ٭ همی ترسم از کاروان بازمانی ؟

هرچه ازان عالم ترا روے نماید پس پشت انداز خود را بقدر رخسے وزنے
نه نهی سبکبار باش اثقال گران بر سر مگیر خود را خوار وزار گرسنه شکسته انکار را
دعاے که موجب صفاے وهر درد را دواے باشد بر تو فرستاده ام

شرط تلقیناتے که بجائے آری و تصور کنی که ملقن تو بربست زبان خود را همچون شجره موسی دانی و محقق داری که بر زبان تو ترا تلقین میکند چنانچه با موسیٰ خداوند سبحانه در پرده درخت سخن گفت۔ اِنِّیٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا همان مثال را با خود راست گیر هیچ می دانی که چه فرمایش شده است مقابله این شکرانها باید اما امیدانم تا از توجه آید چه زاید آرزو که این سر من خاک و غبار زیر پاے مادر گیرد منتظر باشی عنقریب باشد شاید آرنده صحیفه تقریر خواهد کرد۔ والسّلام۔

مکتوب چہل و چہارم
بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی مولانا علاء الدین کالپوی۔ دعاے محمد حسینی مطالعه کند سرمایۂ همه سعادت انقطاع از خلق و توجه برب البرایات است ثمرات و فواید آن را اندازه نیست تا باشی هم درین باش اگر ازلاً و ابداً همه عمر بودے بیک گوشه نهایتے دیده نشدے افسوس هزار بار افسوس آرندۂ صحیفه شیخ مخلص یکے از غلامان حضرت اعلیٰ خواجه ماست بدانچه از خویش و از یاراں رعایتے بواجبی بکند بر ما منت خواهد بود۔ والسّلام

مکتوب چہل و پنجم
بجانب فقیر ابوالفتح علاء الدین کالپوی بعد دادن خلافت

فرزند عزیز مولانا ابوالفتح علاء الدین کالپوی۔ دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند۔ مصرع

صاحبا وقت عزیز است غنیمت دارش

چه باشد این ترا هر روز از جاے بجاے انتقال۔ حجاج بیت الله را همه درجات و ثواب است اما سر بزانو بردن و دل را برب البیت بکمال و تمام سپردن جهانے است که کعبه با همه شرف و فضلے که او راست از او میان باشد از آن شمه نباشد این دل بیت المعمور است این دل مسکن خالق الظلمات والنور است این دل سرور هر سرور است این دل از خویش مهجور است بمقصود متحد و محفوظ است الله الله بندگان خود را انجو دره نمائی و از صفات و ذات خود نصیبے بخشا ہی۔ برادرے از آن مولانا ابوالفتح ابوالفضل التماس او را اد کرده است نیکو التماس است این چیز نیست که خاطر ما را فرحتے و راحتے بخشد او را او خواجه را پیش گیرد هر چه بدان عمل کند آن بفرمایش من بوده باشد رومال بجهت عورتے که التماس پیوند کرده بود ارسال شد والسّلام

مکتوب چہل و ششم
بجانب ابوالفتح علاء الدین

فرزند دینی مولانا ابوالفتح دعاے محمد حسینی مطالعه کند۔ آرندۂ صحیفه ابوالغیث مخصوص آرزومند با تو براے پیوند قصد کرده آمده بود باز در خانه می رود براے خرچ راه بدانچه دست دهد رعایتے کند تا او با خرچ راه و خوشی در خانه برود۔ والسّلام

مکتوب چہل و ہفتم

بجانب ملک زادہ خضر ساکن پٹن

فرزندم دینی ملک زادہ خضر دعاے محمد حسینی مطالعہ کند و بداند تلقینے و شغلے کہ او را فرمودہ شدہ است باید کہ مستغرق دراں باشد یک لحظہ و لمحہ خود را ازاں فارغ ندارد احیاناً انچہ اثر آں شغل و ثمرہ پیدا آید این جانب را اعلم دہد و براے چند نفرے کہ التماس پیوند کردہ بود باید کہ بنیابت من بوکالت من ایشاں را دست بہ بیعت دہد کہ عہد کردی باین ضعیف و با خواجۂ این ضعیف و با خواجۂ خواجۂ من و با مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین بیشتر چنانچہ او را معلوم است و براے آں عزیز کلاہ فرستادہ شدہ است باید کہ تجدید بیعت کند و از خدا حاجت خواہد۔ والسّلام۔

مکتوب چہل و ہشتم

بجانب مولانا اسحٰق گجراتی

مولانا اسحٰق۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند التماس بیعت کردہ بود باید کہ پیش یارے ازاں ما کہ آں جا است چنانکہ ملک زادہ خضر بروے او بنیابت من ترا دست بیعت دہد و گوید عہد کردی باین ضعیف و با خواجۂ این ضعیف و با خواجۂ خواجۂ من و با مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین چشم نگہداری زبان نگہداری و بر جادۂ شرع باشی ہمچنیں قبول کردی تو بگو قبول کردم او بگوید الحمد للہ دوگانہ بگذارد و روے بر زمین آرد و خوردہ پیش او بنہد آں خوردہ را بہر درویشے کہ دہد بمن رسیدہ باشد و بیشتر فرمایش او را معلوم است والسّلام

مکتوب چہل و نہم

بجانب قاضی سیف الدین ساکن لکھنوتی

فرزند دینی سیف کبیر دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند و بداند معلوم ہر منصوف است کہ مرید ہر چند در محضر پیر باشد عشق از الہیات بصفت کشف و ظہور روشن تر بحضور بود اگر مرا پرسند کہ نیکبخت کیست گویم آنکہ مرشد را دریافت محبتش در دلش القا شد این موہبتے است کہ بہر نیکبختے بود محبوبے مطلوبے ما مولے می باید کہ بدین دولت مشرف شود اگر ترا آمدن اتفاق است بالعجل اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا اگر بیائی نکو کارے کردہ باشی دولتے در دامن تو افتادہ باشد۔ والسّلام۔

مکتوب پنجاہم

بجانب مولانا نظام الدین پٹھانی

فرزند دینی مولانا نظام الدین یوسف مبارک پٹھانی۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند چند کلمہ کہ بر وقت املا افتاد نبشتہ شد اگر بداں متمسک شود جمعے از اسرار خداے آشکارا گردد و اہم مطالب و اعظم مقاصد محبت خداوند است تعالیٰ اگر عکس آفتاب محبت بر روے تافت نسیم بشارت وصول و زید بلکہ روے قبول بعینہ نمود۔ اللہم متعنا بالصادرنا و اسماعنا واجعلہ الوارث منا محبت آں شیئے نیست کہ او را جزوی و بعضی و کلی تواں گفت آید باز نگردد ہیچ قولے و فعلے شنیدہ وقتے۔ غزل

؛ واجعلها

دولت عشق را نہایت نیست ✽ عاشقاں را بجز ہدایت نیست

هر کرا حل شده است مشکل عشق ☸ داند آنکس که جز سعادت نیست
عشق چیزیست از برون بشر ☸ آب و گل مر ورا کفایت نیست
عشق را بوحنیفه درس نکرد ☸ شافعی را درو روایت نیست
بوالعجب صورتیست صورت عشق ☸ چار مصحف از و یک آیت نیست

مردمان از طوائف صوفیه عشق را عبارت از ذاتی کنند و عاشق و معشوق را اقتضاے آن ذات می دانی که چه میگویند که عشق خواهد یا نخواهد عاشق و معشوق از و زاید علی هذا بر مذهب ایشان عشق را موجب بالذات نامند - شعر

بلاست عشق من آن کز بلا نه پرهیزم ☸ چون عشق خفته شود من شهم بر انگیزم
نمی رفتم بلا شد بوے زلفش ☸ خراب اندر پے آن بوے رفتم

ز بلا چو خفته بود

هیهات هیهات عشق سلطانے است که بر سمت ربع مسکون خیمه نزند جز در دل خراب گذر نسازد و جز بر افتاده خانمان قرار نگیرد متوهمے بوهم دور اندیش خویش صورت ابله نادانے بیند مقربیے از عالم بے عیب و جهان لاریب در گوش جان او فرو خواند اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا چه فساد شد وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً بیان آمد نفس ذلیل که به هیچ سبیل روے عزت نداشت بهمه وجه خوارترین خلیفه است نگر که چه خلعت پوشید ببین که کدام لباس آر است که ذلیل خلیل شد شور انا من اهوی و من اهوی انا انگیخت شور انا الحق در میان انداخت لا حول و لا قوة الا بالله این نفس چه خود بین کسے است تحفه تر این است که این خود بین را خدا می فرماید عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ با توجه سر در میان آورده و کدام راز نهانی آشکارا کرده است استغفر الله کجا افتاده ام این چنین دولتے دست ندهد که بهترین کارها است وستوده ترین چیزها است مگر بتوجه تام و تزکیه نفس - توجه تام

که خطره غیر از خاطر تو منتفی شود و حضور وجود مشهود مطلب تصوراً و تحققاً - تزکیه نفس تا انجا که توانی بستت وه نفس را پاک میکن این مثال شکنبه است هر چند که بسیار بشوی لطیف تر باشد - اگر چه در جذبهٔ طالب این دو چیز قرار گرفت خمیر مایهٔ همه سعادتها در دامن او بربستند باستعمال این دو رکن دل او صفا پذیر گردد و عکس عین حقیقت بر دل او متجلی شود و میدانی چه می گویم - ع

؟ اگر در ضنبۂ

ترا ممکن چنین دولت تو از بیدلی غافل

و عکس لاهوت در دل ناسوت تجلی کرد عکس عکس بر نفس افتاد شنیدی از نفس چه عربده ها زاد و بدین تقدیر کلام چنین باشد جَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً اگر نسق ظاهر ظاهر عبارت کنیم سخن بر اه راست گوئیم روح با همه تعزز و کبریا با همه جلالت و مدح و ثنا نگر که سلطان عشق آنجا تاخت آن عزیز بزرگوار چه گونه ذلیل خواهر شد - بیت

شنیده

تا ظن نبری که هست این رشته دو تو ☸ یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

اے اخوان صفا و اے خداوندان وفا این سخن از سر صدق و صفا است هر چند خود را از لجه بساحل اندازم هر زبان موج دریا که با وج آسمان رسیده است لطمه زند در غرقاب اندازد رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ هر چه مولانا را نیت است نخست می گویم اصل کار این است هر چه پیش آید از ان درگذشتن است - مقصود وراے وراء الست - والسلام -

مکتوب پنجاه و یکم

بجانب ملک عزیز الدین و ملک شهاب الدین ساکنان گلبرگه

فرزندان دینی هر یکے ملک عزیز الدین و ملک شهاب الدین - دعاے

محمد یوسف حسینی مطالعه کنند این رہے است که بیک دمے وبیک سالے یا بہزار سالے نتواں بمنزل رسیدن تا این روح با این قالب متعلق است این کار بیک زمانے از من و تو بضعف وسستی نرود جان عزیز را فدائے این راه باید کرد و در ہر کارے که ہستی باش باید که با خدا باشی و بطلب مقصود خود باشی گفته اند۔ بیت

مراد اہل طریقت لباس ظاہر نیست ∴ کمر بخدمت سلطان ببند وصوفی باش

ترا که چاکری سلطان وخدمت پدر وادائے حقوق متعلقان زیان کار نباشد اگر دل تو با خدا و پیر متوجه باشد ہرچه بکنی بکنی مگر خلاف شرع نه کنی ہماره ساعة فساعة ترا مزیدے البته باشد من می گویم کارے که شما را فرموده ام بہر کارے که ہستید خدمت ملک یا پادشاہ یا رعایت حق پدر یا حقوق دیگر زن وفرزند با این ہمه مقصود بدامان شما البته باشد تعجیلی شرط نیست شتاب کردن ره نیست بتدریج تواں شد۔ بیت

اندک اندک علم گیرد وانگہے گویا شود ∴ قطره قطره جمع گردد وانگہے دریا شود

محمد یوسف حسینی شمارا آن نه فرموده است که آن عمل در آید واز مقصود محروم مانید پیش حضرت خواجه یعنی پیر خود را ابتدائے ارادت عرضه داشت کردم که ہم از اول تعلم بکلی بگدازم و غرق فرمان شیخ باشم شیخ اجازت نکرد تا آنکه از برکت فرمایش او در غرقاب این راه افتادم الحمد لله علی ذلک شمارا نیز جز این سنت وسیرت کردن ره نیست۔

العجلة من الشیطان

والسلام

مکتوب پنجاه ودوم
بجانب قدر خان

پہلوان دین احمدی سپه سالار ملت احمدی اعنی محفل سامی ومحضر گرامی المخاطب من الله الخان الاعظم والخاقان المعظم قدر خاں ضاعف الله قدرہٗ واقتدارہ وضاعف الله مکنتہ ودولتہ سلام ودعائے محمد حسینی مطالعه کند قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم حکایة عن الله تعالی ما ترددت فی امر کترددی فی قبض روح عبدی المومن یکره موته وانا اکره ولکن جری التقدیر علی ذلک ولابد له منه خوشنود نه ام در کارے ہمچو ناخوشنودی من در قبض جان بندہٗ مومن او دشوار میدارد بدی خود را من دشوار میدارم دشواری او را ولکن تقدیر براں شده که قابل تحویل وتبدیل نیست واو را ازاں چاره نیست مقصود از ایراد حدیث این است او تعالی وتقدس بنابر حکمت بالغهٔ خویش کارے کند که بداں رضائے او نیست وبداں خوشنود نیست میکند وازاں حکم متبدل نمی شود که تقدیر حکم رفته است کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ امرے لابدی شده اگرچه مرضی باری نیست در حق بنده یکے اندیشهٔ دیگر کن که مذہب اہل حق این ست که کفر ومعصیت وتخلف وارادت مشیت وحکم وقضائے باری است با مرو رضائے او نیست وبے شبه که کفر ومعصیت در جہاں بیشتر از ایمان وطاعت است شاید که چوں نیکے در آرد باشد و ایمان وطاعت مرضی باری و کفر ومعصیت مکروه ونامرضی اما حکمتے بدو متعلق است واجماع اہل حق وعقل ہمبرین است ازین مجموع مقالت مقصود این ست که چوں حق تعالی مکروه ونامرضی خویش بیشتر از مرضی محبوب خویش کند

بنا بر حکمتے است من و توچه طمع خام بر بندم که دائما رضاے ما خواهد کرد و مکروه و
مسخوط ما با وجود نخواهد آمد زہے تمناے محال و زہے ظنے پر وبال و وهم فاسد و
متاع کاسد آن که در رضاجوئی خود نیست رضاجوئی دیگرے که خواهد کرد پس
رضا بقضاے او بر گردن نهادن بفرمان خداے نفعاً و ضراً خیراً و شراً
امرے لابدی باشد و کارے ضروری مرد عاقل هشیار متفکر دیندار باشد
تفجر تضجیع و تفجع و توجع و تالم از حد عقل و دین بیرون برد که سعی در امر عبث و
کشت در شورستان و خط بر آب و رکوب بر مرکب چوب کارے که باشد
معلوم است علی الخصوص که مقابل آن صبر لابدی که گہے جزاے وافر بے
پایان یابی هر آئینه همیں شعار و دثار خود می باید ساخت بکل حال مصیبت دینی
بر دنیاوی منظم نشود و مصیبت بر مصیبت نافزاید والسّلام

مکتوب پنجاه و سوم

بجانب قاضی علم الدین و شیخزاده و دیگر یاران گجرات

تسلیمات ما لیق بجناب الاخوات والاحباب والاولاد والاعزة الانجاب
تبلیغ افتاد احوال این جانب بجملتها و اعزه با جمعهم بخیر و سلامت اند می باید
دانست مطلب اهم و مقصد اعظم محبت خداوند است تعالیٰ عن الزوال
والعدم مرد عاقل دانا فهیم ز هرچه طلوعے و افولے و زوالے و زبونے دارد
چشم خرد او آلنسو لحظه ندیده است من هیچ نمی دانم دوستان من درچه کارند
و درچه مصلحت اند چرا که بر نقش حمام با میسد توالد و تناسل عشق باز بدند بنهند
که این معشوقه مهر و وفاے ندارد و پیشهٔ او جز شیوهٔ شعوده گری نباشد و هرگز
عاشق او بمراد دل نرسد چه چنیں نماید و بدین شیوه جانها ماند. هیهات فهیهات

کم تسقط الی هذه الضراهم تساقط البازی الی الحمام و کم تهوی الی هذا
المقام هوی الصبوالی الطعام تفکروا و تدبروا ان تمسسکم هذا
شمس قارون و فرعون طلعت علی قصورهم ثم طلعت علی قبورهم
و صبحی اعظاما غالیة ثم امسوا اعظاما بالیة. رباعی

برگذر زین سراے غرور فریب ✽ در مسکن زین رباط مردم خوار
کلبهٔ کاندرو نخواهی ماند ✽ سال عمرت ده چه صد چه هزار

اے عزیز این گلزار اگر بسیر شدے گلے شگفته بچیں ترسم که خار مرگ دامنگیر
تو شود ترا هیچ فرحتے نیست بوے ازین بمشام تو نرسد چه خفته بیدار شو برخیز
در پس کارے شو ترسم نباید که مرا روزگارے پیش آید که پس افتاده براے
خود نیابم ازین خزینه همیں دفینه مقصود است لاحول ولا قوة الا بالله کجا
افتاده ام اے برادران محترم تا توانید ازین جهان فانی و ازین بنیاد بے مبانی
چیزے بدامان خویش بر بندید که توشه راه این سفر شما باشد و فردا موجب مراحم
ربانی گردد. قاضی علم الدین و شیخ زاده علم الدین و ملک زاده خضر و قاضی مبارک
و قاضی بده و شیخ نضا و آنانکه پیوند دارند و چیزے نشانے فرستاده اند براے ن. بڑے ؟
هر یکے طاقیه ارسال شده است به پوشند دوگانه گذارند و شکرانه پیش دارند و
آن اگر بمن رسانیدن مقصر باشد بهر فقیرے که بدهند بجاے من رسیده بود خواجه ؟ بیا
بڈه خوند شاه و خوند قاضی و مولانا رکن الدین و جمال سلیمان و مولانا شیخن و
مشر و بهائی ظهیر و آنانکه التماس پیوند کرده اند تجدید و عنو کنند طاقیه پیش دارند و
بنام پیر روبرزمین آرند و دست بر طاقیه نهند و نام پیر بر زبان رانند و گویند با فلان
عهد موثق کردیم و طاقیه پوشند و برخیزند دوگانه گذارند و خرده بجاے طاقیه دارند
اگر آن را بمار سیدن میسر نباشد بهر فقیرے که بدهند بما رسیده باشد و عورات

کہ التماس پیوند کردہ اند برائے ہر یک جامہ فرستادہ شد آں جامہ پیش نہند ہمیں ادب وہمیں روش نگہدارند نصیحت بامرداں این ست پنجوقت نماز بجماعت گذارند نماز جمعہ وغسل جمعہ فوت نکنند مگر بعذر شرع عذر شرع این ست کہ یا سفر باشد یا مرضے باشد در تن یا جائے باشد کہ جمعہ نیست وہر نماز شام بعد فریضہ و سنت شش رکعت نماز گذارند بسہ سلام ودر ہر رکعتے بعد فاتحہ ۳ سہ گان بار اخلاص بخوانند ویک دوگانہ دیگر گذارند حفظ الایمان یعنے نگہداشت ایماں را در ہر رکعتے بعد فاتحہ ہفت بار اخلاص ویگان بار معوذتین بعد سلام سر بسجدہ نہند سہ بار بگویند۔ یاحی یاقیوم ثبتنی علی الایمان۔ وبعد ہر نماز خفتن یکدوگانہ دیگر گذارند در ہر رکعتے بعد فاتحہ دہ گاں بار اخلاص بخوانند وبعد سلام ہفتاد بار یَا وَهَّابُ بگویند ودر ہر ماہے سہ روزہ دارند سیزدہم وچہاردہم وپانزدہم ایام بیض کسے کہ این مقدار بر جاندارد او در سلک صوفیاں منسلک نیامدہ باشد اے مردماں وانا مردباید کہ ہمارہ در بر باشند واگر کار قلب افتد بر ورو اگر این قدر ہم نبود او رابیگانہ شمرند واو از کساں آں خانہ وآں سرائے نباشد۔

نصیحت ۔ عورات پنج وقت نماز ناغہ نکنند مگر وقت عذرے کہ از خداوند برایشاں آمدہ است وباقی انچہ مردماں را فرمودہ ایم بایشاں ہماں است مگر جمع عورات ہزل وہزیان بسیار گویند بعد از من این نباشد ؟ جمیع
میان دو کلمہ یکے را ملازم گیرند۔ یَا وَهَّابُ یَا وَهَّابُ ویا استغفر اللہ واستغفر اللہ وآں کہ شوہر دارد او در رضائے شوہر باشد مگر در ایام نا مشروع وکنیزکاں را نرنجاند برائے بدخدمتی را وزدی را وہر کہ چناں نکند او از ان ما نباشد وآں عورت ہماں کہ نقصان عقل دارد برائے ما پیرایہ

انگشت پائے فرستادہ است آن باز فرستادہ شدہ است وآں کہ او التماس جامہ پیوند کردہ بود آں برائے او فرستادہ شدہ است۔ والسلام

مکتوب پنجاہ وچہارم

بجانب مولانا محمد معلم وسید علاء الدین ومولانا میران شاہ ودیگر مریداں بعد نقل مخدوم زادۂ بزرگ

تسلیمات نامیہ وتحیات زاکیہ اصحاب الراوت وارباب عقیدت بخطاب مستطاب مطالعہ کنند۔ قولہ عز من قایل وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اشکالے باشکالیست این کلام قدسی ما ترددت فی شئ کترددی فی قبض روح عبدی المؤمن یکرہ مساویہ وانا اکرہ ؟ موته
ولکن جری التقدیر علی ذالک ولابد من ذالک ۔۔۔ ہان وہاں بعد ازین فہم جلی وخفی می شاید کہ من بنالہ وآہ ہر مسا وصباح بزاری وفریاد کہ مد خر صبوح من غرقاب نوح افتاد ودر شب اں روز من در غرقاب بحر خنم با ہر سنگریزہ وخس مہرہ آشنا گشت بہار امید مرا خزاں زد وگلبن وجود تازگی وجود مرا لہب ہفت درکۂ دوزخ بیک تف بسوخت بسوزے گرفتارم کہ ؟ فف
غزل نامہ بتاب دوزخ مینو بیند وبجنب آں تعذیب دوزخ عین نعیم می نماید چوں باشد کہ دل عمرے بامید بستہ بود ولمح البصر ناچیز ونابود گرد وانکہ گر سر بگویم چہ سود مند آید کتاب اللہ میفرماید وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ ؟
اِلَّا بِاللّٰهِ این بار باللہ یا باستعانت بدار یا بامعیت یا بامقابلہ ہر چہ شد شد اما این درورا درمانے روئے نمود۔ مصرع

من ندانستم از اوّل کہ تو بے مہر و فائی

حدیث این حادثه و قصه این غصه در حریم کتابت در نمی آید۔ الله الله هذا باب پیوستگان ما هر یک مولانا محمد و عبید الله و پسران سید علاء الدین و پسر سید عالم و مولانا شعیب و میران شاه و باقی متعلقان و پیوستگان بدانند که محمد اکبر من باختیار خویش از من اعراض کرد و سفر قدس او را اختیار افتاد و تقدیر مبرم بود او تعجیل بحکم ساخت هرچند گفتم بازآی که من پیر سوخته هر دمند خواهم شد نشنود و البته بحظیرهٔ قدس بجز امید آنجا رفت اگر ازاں حکایت کنم هیچ گوشے استماع آں را تحمل نکند که گاهے در فهم دلے نیامده است حاصل این سخن این ست اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۔ کل شئ یرجع الی اصله امابارادرو ے مستقیم واندوهے مستدیم دامنگیر دل شد۔ طاقیه براے مولانا محمد معلم و پسراں سید علاء الدین و پسر سید عالم و مولانا شعیب و میران شاه با برادر و سید یعقوب و خواهر زادگاں و نصیر عماد و قاضی عبید الله و دیگراں که روش بدست دانیال فرستاده بودند ارسال کلاه افتاد تجدید وضو کنند کلاه بپوشند و دوگانه بگذارند و شکرانه پیش نهند آں را باید که بدرویشاں بدهند و اگر بتوانند اینجانب بفرستند

والسلام

مکتوب پنجاه و پنجم

بجانب سید نصیر الدین

تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَکَةً طَیِّبَةً چند نفسے که از عمر باقیمانده است غنیمت شمرید و انس از غیر حق که رقم فنا براں کشیده اند قطع نظر کرده۔ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ۔ بیت

با دوست کنج فقر بهشت است و بوستان
بے دوست خاک بر سر جاه و توانگری

الاستئناس مع الناس دلیل الافلاس ۔ بیت ؟ الاهلاک

وای که یار چه گفته است امروز ٭ که هر چه جز یار است از دو دیده بدوز

الناس نیام اذا ماتوا انتبهوا ۔ شعر

سوف تری اذا انجلی الغبار ٭ افرس عندك ام حمار

عصمنا الله وایاکم من الاعراض عنه والاشتغال بما لا یعینه اعینونی رجال الله فَاِنْ تَنْصُرُوْا وَکُوْنُوْا فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْکُمُ النَّصْرُ بقیه مکتوب از لوح دل فرو خوانند یاراں و مصاحباں هر یک بدعا مخصوص اند والسلام

مکتوب پنجاه و ششم

بجانب مولانا علم الدین بهروچی

فرزند دینی مولانا علم الدین دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند گاهے که عکس پرتو الهیت بر تو صدمتے زده است یا نه و بود وقتے که عکس پرتو جمال آفتاب احدیت بر آئینهٔ دل تو منعکس گشته است یا نه اگر ایں چنیں دولت ترا روے نموده است رنجے بکشیے که توئی رمزے ازاں و اشارتے بر من بنویس تا حقیقت آں مرا معلوم شود نباید که از وهمیات و خیالات اشارتے باشد و اگر خود این نیست روا باشد که تو خوش خسپی و خوش خوری و فارغ و بے غم باشی آنکه در چه کار رسید و در چه مصلحتید اے فرومانگاں بے مقدار آه اگر شهود و مطلوب نیست در طلب هم نیست و اگر در طلب با تو است آه سحرگاه چه شد و دم سرد و چشم نم کجا رفت بیقراری چرا رخت بربست ۔

بیت

نه یک فسوس که هردم هزار بار فسوس
نه یک دریغ که هردم هزار بار دریغ

دلبرا دل باید که در بر باشد واگر قلب افتد بارے بر ور واگر در بر ومرد بهواے خویش ابتر هیهات فهیهات انه ظنٌ فاسدٌ ومتاع کاسد اندیشه کن که چه گفته می شو وهمه روز بخلق شغل وشب بهواے خود خفتن ۔ استغفر الله ۔ بیت ۔

چه بکونین می شوی مغرور ۞ هر دو عالم بدو مبادله کن

آرے این سودا خوش نمی آید درین سودا سودے نیست ۔ اگر آشامیدن صاف سر خوش میسر نیست بارے دُرد و در د درکام وپلاس غم بر پشت وجه افتاد این وجه بلا زاو لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ کجا افتادم مولانا علم الدین بداند که کسیکه اینجا نتواند رسید اورا بوکالت من دست دهد اما شرائط این نگاه باید داشت توجه تام وتزکیه تمام واوراد و واذکار بهاره درکار والسّلام ۔

مکتوب پنجاه وهفتم

بجانب سید علاء الدین بڑووه

فرزند دینی سید علاء الدین دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند شنیده شده است آن عزیز البته دربند آنست که وقت عزیز خود را غنیمت میدارد واگر اینچنین ست خوش وقت تو ۔ بیت

نصیحت همین است جان برادر ۞ که اوقات ضایع مکن تا توانی

هرکه خود را به ماکل ومشارب ومنام سپرد از مقصود محروم ماند جوانے را باعورتے عشق افتاد البته بینهما خلوتے میسر نشد عشقیه گفت من فلان فلان شب اجازت از شوهر یافته ام که درخانه پدر روم اگر تو دران راه انتظار کنی بحتمل بینما خلوتے میسر شود جوان بتمناے آن همه شب نشسته بانتظار می گریست واین رباعی می خواند ۔ رباعی ۔

در دیده بجاے خواب آبست مرا ۞ زیرا که بدیدنش شتابست مرا
گویند بخسپ تا بخوابش بینی ۞ اے بیخبران چه جاے خوابست مرا

اے آه صد هزار آه اے بلا بر محبت وعنا بند بران تدبیر در قعر این فقیر افتاد که این جوان را غنودنی روے نمود وهمان ساعت آن بود که محفه معشوقه گذشت واے واویلا وامصیبتا ۔ بیت

دردا که آه گرم نه بیماریم بسوخت ۞ تنها نه آه گرم که دمهاے سرد هم

بامداد آن بوسعید تذکیر میفرمود شخصے از علامت عشق ومحبت پرسید شیخ گفت چون دریاے محبت درجوش آید به پرسید جوابت خواهم گفت چون سخن در محبت افتاد شیخ را غلبه وقت شد دریاے عشق بشورید تا موج باسمان رسید سایل برخواست هم ازانفس پرسید شیخ گفت علامت عشق و محبت این است که عاشق را از بے وصلت معشوق خواب وخور برود آن مقدار که عاشق را خواب وخور بود همان مقدار از معشوق محروم ماند ۔ اشارت بدان جوان شبانه کرد گفت چنانکه این جوان همه شب انتظار معشوق نشست همان قدر که غنود موجب حرمان او بود جوان برخواست اضطرابے کرد بیفتاد وجان بخیال معشوقه داد ۔ هان وهان چه بانقش حمام بامید توالد وتناسل عشق می بازی هرگز بکعبهٔ وصال نرسی چه بروے آب روان

معاصی نویسی که هرگز روے صواب نخواهی دید لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کجا
افتاده ام اے عزیز۔ بیت

اندرین ره اگرچه آن نه کنی ٭ دست و پاے بزن زیان نه کنی
بلکه جان جاے ده زیان نه کنی

الغرض دنیا بقائے ندارد و می توانی که نقدے بذیل خرقه وجود خویش بربندی تا بدان حضرت توانی شد۔ طاقیه ملبوس براے آن عزیز فرستاده شده است بر آن شرطے که آمده است بر سر نهد و روے بر زمین نهد و دوگانه بگذارد خورده پیش نهد و روے بر زمین آرد و طاقیه پوشیدن با خود تلقین کند و به پوشد و تلقین این ست که گوید عهد کردی با این ضعیف و ازین ضعیف مراد این سوے دارد و با خواجهٔ این ضعیف و خواجهٔ خواجهٔ من و با مشائخ طبقات رضوان الله علیهم اجمعین چشم نگهداری زبان نگهداری و بر جادهٔ شرع باشی همچنین قبول کردی گوید قبول کردم و تکبیر گوید و طاقیه بپوشد و باید که دست خود را دست پیر داند چنان که گفته اند الصدقة تقع اولاً فی کف الرحمٰن کذلک دست معطی اوّلاً صدقه از دست رحمٰن جدا می شود و از دست معطی ظاهر بر دست مستحق می افتد همچنین ملقن زبان را داند پیر بزبان او سخن می گوید۔ چنانچه حق تعالیٰ در اے شجره با موسیٰ سخن گفت عظیم سرے در بیان رفته است فهمے باید کرد که ره بدان برد۔ مخاطب در کتاب یکنفر است اما هر که مطالعه کند و فهم کند مقصود ماست ۔

والسلام

مکتوب پنجاه و هشتم

بجانب ملک شرف افلح کوتوال کالپی

فرزندی دینی ملک شرف افلح دعاے محمد حسینی مطالعه کنند خمیر مایهٔ سعادت دارین دو چیز است پاکی نفس و توجه دل بحضرت حق هر کرا این دو چیز بدست آمد سعادت دارین نقد وقت او شد می باید که کارها ے کند که بدان خدا و رسول خدا راضی و خوشنود باشد و همیشه با بندگان خدا معاملت نیک کند و در باب ایشان احسان و اکرام پیشهٔ خود سازد و وظائف و اوراد که ما نوشته ایم بدان ملازمت نماید و هرچه ازان شاغل افتد قطع آن کند در هیچ حالے صحت و مرض سفر و توانائی تقصیر در خود جاے ندهد مزید دارین را منتظر و متوقع باشد طاقیهٔ متبرک فرستاده شده است هم با ادب قدیم بپوشد و همراه رود۔ مولانا علاء الدین اعلاه الله دعا مطالعه نماید۔ وقت ضیق بود و سبب آن مکتوبے علحده نوشته نشد مارا در دعاے خود تصور کند و با خود داند ملک رکن افلح بسلام و دعا مخصوص است والسلام

مکتوب پنجاه و نهم

بجانب شیخ منور نبیرهٔ شیخ الاسلام فرالدین صاحب سجاده اجودهن

دعاے محمد حسینی که رقبه اخلاص اور رقبهٔ عبودیت حضرت شیخ فرید الحق والشرع والدین منالک میدار و تمناے برو یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ چه روشن دیده است که خاک آن آستان کحل بصیرت است هر چشمے که مستفیض و مستنیر بنور اوست وجه الله ذی الجلال والبهاست ۔

عجب از ساکنان مکه جهاں سرگرداں کعبه وآں غافلاں از همه مآثر او دست کوتاه داشته پاے در بستر غفلت دراز کرده بخواب حرماں و بنعاس انتعاس قانع وفارغ مانده نعوذ بالله من شوم امثال هذا الرجال همانا که سنائی گفته است ؎

گرفته جنبیاں احرام مکّی خفته در بطحا ؟

الحق اگر کسے را آبرو خدا داده بود آتش بر روے جهاں خاکی زند سراز سده علیاے شیخ الاسلام فرید الحق والشرع والدین برنیارد چه گویمت اگر افلاک سبعه صد چند رفعت خویش نردبانے سازد و خواهند تا پایه کرسی مسعود محمود و مودود بوسه زنند اگر میسر شاں شود زهے سرافرازی که ایشاں را دست داده باشد و خهے عرش عظیمے که مقعد مجلس ایشاں گردد آرے. ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ. مخدوم زاده شیخ منور نور الله قلبه بنور معرفت دعا مطالعه کرده محقق دانند. رباعی

چه بکونین میشوی مغرور ❊ هر دو عالم بدو مبادله کن
صورت خوب تو ز نسخهٔ اوست ❊ باز خواں و به بین مقابله کن

اگر نوع انسان از جنس حظوظ بشری و از حد اغذیه حیوانی در نگذشت فضلے از سائر دواب ندارد هر اکبر و اصغر داند که امتیاز بشکل و مثل نتیجه حقیقی ندهد عقبیٰ هم رفعت أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ماندهاں وهاں بحظ ؟ حاضر واز ظاهر بنفس راه بده در حال و مال حرماں نقد جیب تو باشد وجز بحسرت وافسوس وجودت مالامال نبود چو در حال بر خصلت خود ستور رفت در مآل هماں پیش آید اگر بفضل الله الکریم بصفت سبوحی و قدوسی برآ آں نزاهت هماں شود متنزه نماید. سبوح قدوس ربنا ورب

الملائکة والروح. نظم

دولت آں را مداں که دادندت ❊ بیش از ابناے جنس استظهار
تا ترا دولت است یار نه ❊ در جهاں جز خداے دولت بار
چوں ترا از تو پاک بستانند ❊ دولت آں دولتست کار آں کار

هر یکے را منصب نفس خویش باید بود چنانچه من خود را شناسم تو خود را ؟ محتسب
دیگر برین مطلع نباشد اندیشه کنیم که با خود چه داریم و کدام دیگ سودا پخته ایم با وهم و خیال عشق میبازیم بامید توالد و تناسل رهے که بکعبهٔ وصال عنقریب رسیم کعبه را پشت داده بسمت افعال انتقال ماست مینماید بیت الله مقر و ماواے ما باشد در مزبله مسجد بیت الحرام ساخته ایم آرے فردا آنها پاکتر که بود از ما غافل تر کر استمارند در شورستاں کشت گندم لن ازما
پراغنته ایم لا نزاع فیه برخوردار هم شد هیهات هیهات انه ظن فاسدٌ ؟
ومتاع کاسدٌ از مخدوم زاده متوقع است که نفس را پاکتر دارد و دل را متوجه بخداے خویش نزدیکتر اللّهم کار بجائے رسد که دولت قربت بجلے کشد که فریاد انا من اهوی و من اهوی انا برآید لا حول ولا قوة الا بالله کجا افتاده ام. بیت

گفت[۵] برمن تو عقل دل کن
مبلغ کن فکنش منزل کن

در چه خیال اید و کدام گماں با خود میبرید هر چه قرار گرفته اید هیچ فکرت وامنگیر نمیگردد آه کرے.

---

[۵] در هر دو نسخه این شعر همچنین است. رع.

مکتوب شصتم

بجانب شیخ سعدالدین نبیرهٔ شیخ فریدالدین ساکن اجودهن

دعاے محمد حسینی که روے دل و حسین جان را بسمت راه روندگان قبهٔ مبارک شیخ الاسلام فریدالدین میساید و آرزوے می برد که غیرت دلش بے غبارے که بچشم جانش افتد صورت انجلا جلوه نماید که عین کحل بصیرت بصائر مبصرات است روشن دلان دانند دیده وران هر کار شناسند در کلام چه لحظه در نظر می آید قوله عز من قایل قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ امتیازے و اشتراکے می فرماید محقق است ما به الامتیاز غیر ما به الاشتراک باشد علی و معاویه را در یک پله منه شیخ فریدالدین را با صوفیان دیگر بیک سلک منج که او فقیرے گرانست و زنے دیگر دارد و هم سنگ او نهنگ و پلنگ باشد نه کلنگ لنگ و لیکن۔ بیت

نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس
نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ

بسیارے باشندگان آنحضرت بدان مانند که دیده بودم از نظاره نور آفتاب مردمک معتزلی از رویت جمال رب الارباب۔ همچنیں گویند۔

تو گنج رحمتی بیچاره محروم ٭ تو شمع عالمی بیچاره محجوب

فرید وحید باشد فرید تنهائے است که بسیار جانها فداے این تنها باد که نظیر وقت خود بود و ما من نبیّ الا وله نظیر فی امتی فرید از بے نظیران عالم است یعلم الله وکفی به علیما اگر فضل در باب فضل شیخ فریدالدین عقیق تنیق کنم کتابے مجلد مضخم شود۔ اگر

اگر ملی او تعالیٰ بود مشتمل بنده با آن هم جزوے از جلدے نبدے از فاتحے ؟
ورقے از دفترے سطرے از صحیفه حرفے از سطرے نباشد غریقان دریاے معرفت دانند شناوران بحار وحدت شناسند که لَنَفِدَ الْبَحْرُ کدام در شهوار را تلویحے می کند کَلِمٰتُ رَبِّیْ همیں دوستان خدا اند عیسی کلمة الله بکدام معنی است همان صورت اینجا متصور است غایت ما فی الباب در صورتے ظاهر را نظر شده است و فی موضع حکم باطن میکنند۔ مخدوم زاده سعدالدین اسعد الله فی الدارین معلوم و مقرر دانند که دل پیر آئینه دل مرید است و دل مرید آئینه دل پیر مرید در دل پیر خود را بیند۔ ن خدارا
فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ همیں اشارت کرده است و پیر در دل مرید خود را بیند۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ نمودارے هم ازین اسرار است براے توجه معنی را وجود صورت ظاهر شرط نیست اندیشه کن چند قرن باشد که مصطفی علیه السلام بتتق عزت محتجب است و بحجب غیرت مستتر با این همه بسر چه کارها پیش برد و بار وجود را تا بکدام منزل فرود آورد و ند آرے آن آستانه حضرت رسالت است شاید که جز بعض انبیا را نبوده است رب شیء یثبت ضمنا ولا یثبت قصدا بشرف و فضل اتباع او ناطق است تو کریمی ترا کریمے مهمان طلبیده بود هر آئینه طفیلی که برابر باشد نه آن که او در ماکل و مشارب و در مراتب و مفاتح اشتراک برد متابعان حضرت خاتم انبیا هم برین قیاس اند اکنون ترا متوجه شیخ باید بود چه گلها چیدنی ازیں بوستان و تا چه حد برخوردار گردی که ثمرات آن هر که از چشتیان چیزے چشید همبرین عمل بود و مذهب خواجگان ما را که بر سایر صوفیه بحکم ارشاد و تعلیم فضل است ما خود بدانچه الحق دالزم داشته و اصوب بود اشارتے

ل: اقدامے کنند — نمودیم اما نمی دانیم تا کدام منحوت باشد که برین سوے اقتدا میکنند^ن^ و ہر کارے بسر برد و عمر عزیز را بخواری نگذراند چہ فرمایند علما باللہ و عرفاے واصل مقربان حضرت و ہم نشینان مقعد صدق آنکہ خود را نشناخت خدا را نیافت بسعی خویش قدم در ہلاکت و تضییع خود نہاد و یا نہ بعرفان اتفاق و باجتماع اجماع یک کلمہ گروند بیک زبان یک سخن گویند آرے اگر قسیس و رہبان و اگر ہادیان و مقربان بلکہ علماے ہمہ ادیان نے نے بلکہ صغار و کبار ایشان بہ صحت عقل و سلامتی فہم اصح الجواب بمثل نگینہ بر انگشتری دل نقش کنند چہ می گوئی ہمچو من و توے را کسے عاقل نامند و ہیچ یکے از ما ہمہ ضایع و وامانده تر بود لا واللہ اگر وجدان مطلوب نیست در طلب چہ شد اگر در معرکہ مردان جولان گری میسر نیست نعرہ دہ مردہ کجا رفت اگر حقیقت وصال نیست وہم و خیال چہ شد و اگر نیکوتر شناس در طلب خوشتر از درماں وجود مقصود و خواجۂ ما سرور ما پیشواے ما مقتداے ما یعنے فرید الدین مسعود نور اللہ مرقدہٗ قدس اللہ روحہ بر ہر کہ خاطرش خوش شدے فرمودے خداے ترا درد خود روزی کند۔ والسّلام

مکتوب شصت ویکم

بجانب بعضے مریداں و معتقداں سالکاں چندیری و چہترہ و ایرج

دعاے محمد حسینی مطالعہ کنند تسلیماتے کہ ضمیر قلوب احباب را تحیات حیات بخشد احباب بصورت تقدیم مختص و مخصوص اند کلماتے چند ذوق آمیز در اسرار حریم گفتار در نیاید اما نمودہ شد بقدر فہم مخاطب و درک متر شد

تعالیٰ و تقدس عجب اشکالے محدث تواں کرد و یا ازاں دم تواں زد سخن نسبت را چہ قسمت گفتار یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ مرد فقیہ تاویلے کند اما اطلاق لفظین از من تعینے دارد کہ فیض قدوسی و سبوحی از عالم گذراں و از طرفے لحظہ کناں چشمے بدیں گون نہادہ اخا حاسب۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ترا مرداں را نصح میاید کرد این چہ سخن است محبت بے معرفت صورت نہ بندد و معرفت ہر دو طرف قسمت شود یکے معرفت عامہ حالی شود۔ انہ سبحانہ لہ الجمال الکل والبہاء الجمل و گفت اذا الاذن تعشق قبل العین احیانا ازین معرفت صورت ہوسے روے نماید بحتمیل از بس توجہ و یاد کردن نکتۂ از عالم محبت ہم لقد وقت او شود دیگرے باشد کسیکہ با اہل محبت مصاحبتے و مجالستے و صفت ملازمت کند ازین تخم امید ہم باشد کہ حَبِّ حُب بروید تا بجائے رسد کہ مرد را لقب حب شود وجہے کہ بود ہم نظارۂ آیات از قدرت بالغہ و حکمت عالیہ رستہ است نکرے افتد آنکہ او را این قدرت و این حکمت است تا چہ جمال و تا چہ جلال و تا چہ کمال دارد برین قدر ہم جنبش طرف طلب شود و آں را کہ ما طالب باشیم^ن^ نامیم او کسے است ہر چہ دریں جہاں بود ہر نیک و بدے کہ بگذرد و ہر تخویفے و ہر ہیبتے براے آں و با او کنند طلبش زیادہ تر و در وش مزید تر باشد حکایت او برین جملہ است بارہا در وقت خویش با خود گویم اے سفلی ظلماتی واے محدث ربانی ترا با جناب حضرت عزت و با جمال لایزال چہ نسبت نہ کہ بے ادبی شوخی نہ کہ بے شرمی مکابری^ن^ استغفر اللہ ازین باز آید مکاری و صد گونہ استغفار کند و گوید این التراب و رب الارباب و این الماء والطین من حدیث رب العالمین جہد کند ہر تدبیرے کہ توانیم ازین خطرہ

بازمانیم مسکین بیچاره دردمند بعهد وسوگند تو بطلب وعشق ومحبت گردثانی
حال به نمازے وتلاوتے وباکسبے وکارے متعلق شد ازاں طلب غافل و
خودبین گشته لغتةً وفجاةً نظر بردل افتاد چه احساس کند هم ادراکی طلب و
هماں رابجوید بروفق حال او این بیت وردا وشود ۔ بیت

دل راز عشق چند ملامت کنم که هیچ
این بت پرست کهنه مسلمان نمی شود

فقیه طعنه میزند محدث پند میدهد مفسر توهم وخیال خویش دیگر سودائے
می پزد واین همه خصماں آں مسکین وبیچاره اند با این همه این شیفته آشفته و
این گرفتار زلف وخال یار بهمه تجاسر وتوقع فریاد برمی آرد ۔ رباعی

محزون عشق را دیگر امروز حالت است ؎
کاسلام دین لیلی دیگر ضلالت است
جز یاد دوست هرچه بری عمر ضایع است ؎
جز سر عشق هرچه بگوئی بطالت است
بیت ؎ علمے که ره بحق ننماید جهالت است

میگویند اگر با این همه دردوستی در دوزخ برندلخ وان یزید
عیوباعلی العیوب رقص کناں هماں بوم دوزخ را چوں عروس نوکار
خیرکرده بهزار آرزو دربرگیرم ۔ بیت

عشق وشراب ناب وخرابات وکافری
هرکس که یافت شد همه زاندوهها بری

واگر به بهشت اورا کشند یَسْعٰی نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ سابق وفائز او
باشد با این همه بند دوستی از پا گسلد دست آویزے بغیر دوست نمی بود ؎

اگر بے تو بود جنت بر کنگره ننشینم

حکایت ثوباں ومحبت او بارسول الله مشهور است ومذکور هاں ۔
هاں اکنوں تودرچه کاری گرمی خواهی شورستاں راکشت زار سازی بامید
بار وبرهرگز برخوردار نخواهی شد یامی خواهی بانقش حمام بامید توالد وتناسل
عشق بازی هرگز بکعبهٔ وصال نرسی یا برآب رواں معمای نویسی بسیار معانی
واسرار فهم توخواهد شد شاهد بازی وپارسائی بهم نیامیزد ۔ بیت

بگیر جامهٔ صوفی بیار جام شراب
که پارسائی ومستی بهم نیامیزد

اے دوست واے برادر واے یار اگر عشق نبودے سبزه نرویدے
واگر عشق نبودے هیچ حیوانے بچه رانه پروریدے واگر عشق نبودے فلک
نگردیدے واگر عشق نبودے هیچ وجودے درجهاں خداوند تعالیٰ نیافریدے
حدیث قدسی است فاحببت ان اعرف شنیده باشی واگر تو
باخودگماں بری هوسے است در دل وتمنائے آں منضم آنکه چه شود ۔

بیت

علم وعمل وزهد وتمنا وهوس ؎ این جمله رهست خواجه منزل پیداشت

پیراں نود ساله رابپرس هرشب هرروز زحمتے کردند وهمه شب بقیام و
روز بصیام گذرانیدند وازین که نشانی گفته ام توجه میدانی وقتے دخطرهٔ
ایشاں گذشته باشد لا والله ابواب بروحسنات مستفیض وشایع است
هرکه کند نیکو ونیک کار باشد سلوک کار طالباں حق است تا براں طریق سلوک
نکنند نزول درمنزل ووصول میسر نباید قوله تعالیٰ عزمن قائل قل ان کنتم
تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله محب آرزو وبرباشد که هم محبوب گردم ومیسر نیست قبول هیچ طریق مگر که هم محبوب شود

حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم را فرماں رسید بگو هر که آرزوے آں دارد که محبوب
محبوب گردد یا مستعد بدولت وقبول شود اتباع من کن یعنی بداں راهے ن وصول
که من سلوک کرده ام وبمنزل مقصود مرا نزول شد هر که بداں راه سلوک
کند همانچه مقر ومستقر من است با من هم زانو وهم قدم گردد تو گوئی یا رسول الله
که برابر شود آرے که با او برابر شود ولیکن هم ازاں گے که او دریاها آشامید
قطرهٔ بکام چکانند دیگر فضل متبوع وذل تابع وشرف سابق وخست مسبوق
مبرهن ومتیقن است اکنوں قدر کثرت الکلام روا باشد ۔ غزل ۲ فذلک

درجهاں شاهدے وما فارغ ⁂ در قدح جرعهٔ وما هشیار
بعد ازیں دست ما ودامن دوست ⁂ پس ازیں گوش ما وحلقهٔ یار
ره رها کردهٔ ازانی کم ⁂ عزند انستهٔ ازانی خوار
دولت آں را دهاں که دادندت ⁂ پیش از ابناے جنس استظهار
تا ترا دولت است یار نه ⁂ درجهاں جز خداے دولت یار
چوں ترا از تو پاک بستانند ⁂ دولت آں دولتست کار آں کار

والسلام ۔ حدیث برادرم مولانا برهان الدین محمد ساوی ومولانا کمال الدین
ومولانا کبیر الدین وسید السادات اکرام واحسن وشیخ میراں بده وخوندمیرو
میرچنده ومولانا اشرف الدین وساوات کرام منتمنات بخدمت سید معین الملة ؟
والدین واصحاب ویاراں ومولانا نظام الدین بهر که گرد ملک معظم ویار
عزیز وملک قیام الدین ومولانا معظم اسحاق ومولانا منهاج ومولانا عماد
وسید السادات ومنبع السعادات سید مسعود لازال کاسمه مسعود وامیر فضیل و
ملک ابراهیم ظهیر ومحمد ظهیر واصحاب وعزیزاں از عورات ومرد که با ما نسبت
وپیوندے دارند ومولانا قوام الدین خواجگی وبرادر اوادعیهٔ مستجابه لکل احد

بجا یلیق به مطالعه فرمایند ومولانا سلیمان کوتوال ایرج دعا خوانند شب وروز
را بوقت خوش وبود وخوش ومنور دارد واگر خیر الدنیا والآخرة باشد
شرط کار عقل نیست زینهار نخواهم که خود را شیخ ومجاز واصل کنی ومن ترا کارے
فرموده ام چنانکه بحضور تو شخصے التماس پیوند خواهد کرد همول را وکیل کردم تا از
جهة من تلقین کند خود پیشتر ازیں قدرے قدمے نداند شنیده ام با مرداں می
نشینی وحکایت وکلمات می گوئی خود را ضایع مکن عمر عزیز ایستاده کردن را
نمونی هست زینهار تا ازاں غافل نباشی ۔ بیت ۔

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی
باشد که نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

الله الله ۔ رباعی

نامرد مباد هیچ فردے ⁂ بے درد مباد هیچ مردے
بے درد مباد هیچ وقتے ⁂ بے وقت مباد هیچ دردے

مولانا اسحاق تجدید دعا خواند بسیار تشویش طرف ماست از جهت تو
که ترا بے تربیت رها کرده ام ترا جز مجرد پیوندے نشده است اکنوں دریده ام
ملک تاج الدین نیز خواهد گفت اگر بر ما برسی آنچه توانم در باب تو تقصیر نخواهد رفت
والأمر بیدک والسلام

مکتوب شصت ودوم
بجانب اصحاب گجرات

تسلیمات ما یستحق به الاصحاب بمبالغه بلیغ تبلیغ یافت علی العموم معلوم و
مفهوم هر یک باد که مبناے سلوک بر دو مقدمه است تخلیه وتجلیه تخلیه اعراض

دل باشد عما سوی اللہ و تزکیہ پاکی نفس باشد بما رضی بہ اللہ سخن چیزے موجز
بر طریقہ اشارت دل نمود آں موجزے چہ می نویسم عاقلاں خواہند دانست
بر مستفہماں و عوام مرزم تعبیرے و تفسیرے خواہند کرد دوم مقدمہ تجلیہ عبارت از
اقبال الی اللہ باشد بتوجہ و دیگر نفس را بانواع عبادت مشغول دارد و سر این
ہر دو طلب و ارشاد پیر است ہر کرا اینکہ گفتیم جمع آمد فایز بسعادات دارین شد
و ظافر درجات منزلین گشت ہر کہ رہ دین یافت و بقربات و مواصلات
رسید و از درکات نجات گرفت ہم بدانچہ اشارت رفت ہم بدال
رہنمونی کردم قدم بر قدم زد۔ رباعی

تا در نزنی بہر چہ داری آتش ٭ ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش
عیار از ازخاز باشد مفرش ٭ عیار نہ پاے درین راہ مکش

ہر کرا پرسند از مشائخ کہ بدولت قربت حق و محبت او بچہ رسیدی
ہمہ بیک زباں گویند و ہم بیک کلمہ باشند خلاف ہواے نفس کردیم
و شبہا بیاد او بہ بیداری گذرانیدم و روزہا بدوام صیام و تقلیل طعام بسر
بردیم و توجہ را ملازمت کردیم و فضل حق در آمد بہ برکت اقتداے پیر و پس
روی او مرادات ما را جذبۂ وجود ما نہادند کلی این بود کہ نوشتیم جزئیات را
برین تطبیق بدہ ہر جا کہ ہوائے است پس انداز و ہر جا کہ آرزوئے است
از پیش نظر خود بدر کن نظارہ شو کہ ازین مرکاسب چہ مواہب ترا دست
دہد۔ بیت

نصیحت کردمکتوساں اگر آزادہ بستاں
اگر گوئی کہ نستانم غلام تست مکتوساں

خدمت سید موسیٰ و سید میراں و ملک شہ و سید علاء الدین و مولانا نظام الدین

بدہ و دیگر اصحاب کہ اسامی ایشاں در نقد وقت یاد نیامد با جمعہم از ما سلام و
دعا خوانند و برین چند سطرے کہ نبشتم نظرے شافی کنند واللہ الموفق
للہدایت و الرشاد باید کہ جملہ یاران قدیم و جدید متوجہ باشند تا بعذ ظاہری
زیاں کار ایشاں نباشد۔ والسلام

مکتوب شصت و سیوم

بجانب قاضی برہان الدین

فرزند دینی حاکم شرع دعاے محمد حسینی مطالعہ کند نبشتۂ او رسید مضمون
معلوم شد والحمد للہ علی کل حال الا احوال معلوم باد ہیچ کارے و کسبے مانع
طلب حق نیست در ہر کارے کہ باشد باشد چوں این دو چیز یکے پاکی نفس
دوم توجہ تام یعنی دلے در یاد خدا ہر گاہ کہ این دو چیز دست داد سرمایۂ نعمت
ہمہ سعادتہا در دامن تو بربستند ہموارہ در یاد خدا باشد دل را در یاد خدا دارد
ہماں سو توجہ دل باشد و نفس را پاک دارد سرمایۂ تصوف جناں تصوف
ہمبرین است اما کارہاے دنیاوی انتم اعلم بامور دنیاکم باید کہ در جملہ
کارہا پیروی پیر را مدد دارند و استمداد از پیر طلبند در ہیچ کارے
درماندگی نباشد و آنکہ از جہت کفش و جامہ تلقین ذکر التماس کردہ بود تلقین
ذکر بحضور تعلق دارد ان شاء اللہ تعالیٰ وقتے کہ ترا دست دہد براے آمدن
بیاید اگر نصیب باشد می شود و تلقین کردہ آید و کفش ہم در تلقین ذکر دادہ
میشود و کذلک جامہ ملبوس ان شاء اللہ ہمدراں وقت نصیب شود طاقیہ
براے آں عزیز ارسال شدہ تجدید وضو کند طاقیہ ہم بپوشد دوگانہ نماز
گذارد و از خدا حاجت خواہد دیگر از جہت پنج عورت التماس پیوند کردہ بود

برائے ہر یکے رومال ارسال شد قاضی برہان الدین بنیابت من این عورات رابعیت کنند بدین طریق کوزۂ پر آب درمیان نہد یک طرف کوزہ آن عورات با تمام اندام خود بپوشد سر انگشت کشادہ دارد و دیگر طرف کوزہ بنہد و در یکطرف کوزہ سر انگشت شہادت بنہ و بنیابت من زبان تو نائب زبان من بنیابت من بگو عہد کردی با این ضعیف و با خواجۂ این ضعیف و با خواجۂ خواجۂ من و با مشائخ طبقات رسول اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین چشم نگہداری زبان نگہداری بر جادۂ شرع باشی ہمچنیں قبول کردی آن عورت گوید قبول کردم تو دستار پیچہ بیفشاں تکبیر بگو در سر او بنہ و بگو برو دوگانہ نماز بگذارد و بعدہ چیزے خوردہ پیش تو بیارد و آنکہ آں را بہر درویشے دہد بمن رسیدہ باشد و بگوید کہ پنج وقت نماز ناغہ نکنید. مگر بعذر شرع و بعد از نماز شام شش رکعت نماز بگذارد و بسہ سلام بخواند در ہر رکعتے بعد فاتحہ اخلاص سہ بار بعد سلام سر بسجدہ نہد و بخواند کلمہ تمجید سہ بار یا پنج بار و یک دوگانہ دیگر برائے حفظ ایمان بخواند در ہر رکعتے بعد فاتحہ اخلاص ہفت بار و معوذتین یکبار بعد سلام سر بسجدہ نہد سہ بار یاحی یا قیوم ثبتنی علی الایمان گوید و بعد نماز خفتن یک دوگانہ گذارد و بخواند در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص دو بار و بعد سلام یَا وَھَّابُ ہفتاد بار بخواند در ہر ماہے سہ روز روزہ دارد سیزدہم چہاردہم پانزدہم ایام بیض این قدر ناغہ نکند و در رضائے شوہر باشد و جہاں خالی از شادی و غم نیست در غمی باید چنانچہ رسم عورات است نوحہ کردن گلہ کندیدن بدن جہیدن بعد ازین این چنین نباشد ہر کہ این چنین کند از دائرہ پیوند بیروں آمدہ باشد. کاتب حروف خادم درویشاں سراج شہریار محمد منشی سلام و دعا تعریض کردہ نمود انشاء اللہ یکبار چیزے جامۂ ملبوس حضرت مخدوم جہانیاں

جہد کردہ فرستادہ آید وقتے کہ نفرے دیگر مخصوص بیاید باروش واما تلقین بغیر حضور ممکن نیست تا معلوم گردد انشاء اللہ دست دہد والسّلام۔

مکتوب شصت و چہارم

بجانب مولانا سلیمان

فرزند دینی مولانا سلیمان دعائے محمد حسینی مطالعہ کند و محقق داند انچہ برآں عزیز نبشتن مطلوب بود آں جملہ در فرمایش مولانا اسحٰق مکتوب شدہ است دوم باز نبشتن حاجت نباشد و آں چہ تو واقعہ نبشتہ بودی نیکو است امید وار بشارتے است اما دل برآں بستن باز ماندن از مقصود باشد مطلوب ما عزتے دارد کہ بہرزہ در کتابت نتواں آورد آہ تا بندہ با خدائے یکے نگردد چنانچہ جز خدائے را نہ بیند و نداند و نشناسد نتواند گفت چیزے و بجائے رسید و ایں کارے بس عزیز و اعز الاشیا است ترا امیدوارے شدہ است۔ والسلام۔

مکتوب شصت و پنجم

بجانب امیر چندہ

فرزندم امیر چندہ دعائے محمد حسینی مطالعہ کند۔ چہ است کہ مرد چیدہ کارہائے گزیدہ نکند این چنیں زود نباشد امید وارم کہ تو آں کنی کہ چشم و دل دوستانت شاد گردد کارے کہ خوندمیر کند تو چرا ہماں نکنی با تو نیز استعداد آں مرکب است۔ والدہ خوندمیر دعا خواند بیشتر احوال در عبادت و طاعت گذارند عورتے کہ کار مرداں کند او مردے است بر صورت عورت

واگر مردے کار عورتاں می کند یعنے ہوا پرست باشد او رعورتے است بر صورت مرد بلکہ بدتر ازاں ۔ حدیث ۔ خواجہ امیر چندہ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند ازاں برادر عزیز متوقع کہ ہماں در عبادت گذراند بہ اقارب وعشایر زندگانی کہ باید ہماں کند مارا وشمارا ازین جہاں جز عمل نیک بردن چیزے دیگر صورت ندارد ۔ والسلام

مکتوب شصت و ششم

حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب سید محمد حسینی گیسو دراز نور اللہ مرقدہ بجانب مسعود بک رح

میگوید ضعیف محمد حسینی وفقہ اللہ تعالیٰ علی طریق الصواب کہ انبیا علیہم السلام نخست از خداوند تعالیٰ تقدس مقام ولایت کہ عبارت از قرب حق و معرفت خداے واطلاع برحقایق است باقصی الغایات کہ وراے آن ولایت درجتے و مکانتے نباشد یافتند ۔ پس آں ہر کرا از میان این اولیا حق تعالیٰ بعنایت بغایت براے نبوت و دعوت خلق را برگزیدہ ۔ وہم ازین جا گفتہ اند کہ انتہاے مقام ولایت ابتداے مقام نبوت است پس ہیچ نبی نباشد کہ اوّل بدرجہ ولایت باقصی الغایات نہ رسیدہ بود پس آں درجہ دولت نبوت یابد و بعضے صوفیاں متالہہ کہ ایشان اولیاے امت محمد را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر انبیاے سابق فضل نہند بدو وہم یکے آں کہ گویند اصل ولایت قربت است و معرفت و اطلاع برحقایق است نبوت کار یست برخلق خدا بندہ را میفرستد ازین جا معلوم نمی شود کہ تفضیل ولی بر نبی کردہ اند کہ این رکنے است بناے نبوت برآں رکن است

چناں کہ گفتیم آں اصل کاریست ۔ درمیان این مردمان این وہم رفت کہ مگر تفضیل ولی بر نبی می کنند و دوم وہم میان متعلمان علی العموم است ۔ ہر کہ نود و نہ نام خواندہ باشد رُبَّ شَیٔ یثبت ضمناً ولایثبت قصداً بسا چیزے بود کہ بضمن ثابت شود باصالت ثابت نشود چنانکہ گویند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر آل صلی اللہ گفتن نتواں اما بضمن روا باشد اگر این معنی فہم کردی اکنوں بداں کہ صوفیاں متالہہ میگویند بعضے از امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از دولت اتباع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آں دولت یابند کہ شاید انبیاے من قبل را نبودہ باشد چنانکہ مہتر موسیٰ علیہ السلام گوید اللہم اجعلنی من امۃ محمد وبداں کہ دراں شب کہ عزیز بمن آمد و از ولایت و نبوت سخن گفتہ ام و میگویم وہر کہ این سخن خواہد پرسید ہمیں خواہم گفت این را دستگیر ہر کرا خواہی بگتما اگر مردماں گویند کہ ولایت بر نبوت فضل مید ہد بگویم سخن این است ھذا مذھبی و معتقدی و علیہ الحی و جدی والسلام

مکتوب مسعود بک رح

جواب نامہ رقعہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ حضرت محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ

الحمد للہ الذی رفع درجۃ النبوت علی الولایۃ باقصی الغایات والصلوۃ علی نبیہ محمد افضل الانبیاء بالختم والنھایات وعلی آلہ من الاولیاء الذین حققھم بشرف المتابعۃ والھدایات اما رقعہ آں عزیز رسید مضمون مفہوم کشف فرمودند کہ ولایت عبارت است از قرب حق و معرفت خداے ۔ واطلاع برحقایق باقصی الغایات انبیا دارند درین شکے نیست پس گفتہ اند

بعد آں حق تعالی ایشان را دولت نبوت روزی گرداند و ہم ازین جا
مشایخ گفته اند نہایت درجه ولایت بدایت درجه نبوت است
این معنی دلالت می کند بر آں مراتب که در نہایت ولایت حاصل آید
بدایت در نبوت باشد اما نہایت نبوت درادراک یکے از اولیا نیاید
که آن را غایتے نیست چناں که در تعرف از خواجه بایزید مرویست اول
احوال الانبیاء آخر نہایت الاولیاء و لیس لنہایات الانبیاء علیہم السلام
غایت مدرک پس نبوت مجرد تبلیغ شرایع نباشد که نبوت بمعرفت و استعلا
است یعنے پایهٔ قدر آں مقام ولایتے که داشت رفیع شد در مرتبهٔ رسید که ہیچ
یکے را غیر انبیا با ولیا دراں گذر نبود و آں انباء حق است در نفس نبی بتائید
وحی این بیان غایت قربت و اطلاع بر حقایق است که نبی منبئ است
عن الله تعالی است و این اثبات بر حقایق بود که اصل نبوت است و منبئ
للخلق و این اثبات و دعوت و تبلیغ شرائع باشد که فرع آنست پس قربت
و معرفت باقصی الغایات در مقام نبوت باشد و ہر شخصے را که آں مرتبه
باصالت دادند پس اگر آں مرتبه را که عبارت از قربت است چو تائید
ندارد و در و بعد را گنج بود زیرا که قربتے که تائید نبوت ندارد و در و بعد را گنج
بود ہمچناں معرفت و اطلاع بر حقایق بے تائید نبوت تحقق نگردد و آنکه انبیا
علیہم السلام واجب العصمت اند بتائید نبوت و آنکه ایشاں را پیش ازاں که
مبعوث بنبوت شوند از گناه معصوم میدارند اثبات آں معنی نیز بعد ثبوت
نبوت است پس آں عصمت را اثر نبوت باشد که اصل نبوت نوریست
از عالم الٰہی بر ارواح تافته و ایشاں را منور گردانیده عصمت ایشاں ہم بداں
نوراست که اول ما خلق الله نوری و کنایت ازاں مقام است در

حجة الاسلام این جز را بیان نور نبوت داشته است و این قول در کنوز الجواہر است
چوں قالب معنوی می گردد و عقل کامل میشود آں نور بر ایشاں تجلی میکند و ایشاں
آں را بتائید وحی در می یابند و روا باشد که پیش از نزول وحی و بلاغت دریابند
چنانکه در باب حضرت یحییٰ علیه السلام گفت یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَیْنَاهُ
الْحُکْمَ صَبِیًّا و مراد ازاں حکم نبوت است و در باب عیسیٰ علیه السلام نیز فرموده
در ولایت او طعن کردند صدیقه رضی الله عنہا اشارت بحضرت عیسیٰ کرد ایشاں گفتند
کودک چگونه در گہواره سخن گوید عیسیٰ علیه السلام گفت اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتَانِیَ
الْکِتَابَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبَارَکًا ازاں جا معلوم شود که نبوت انبیا
به وحی است ہمه وقت دارند اما دعوت ایشاں موقوف است باذن الله تعالی
ہر وقت که او باشد بکند چنانکه در باب مصطفیٰ صلی الله علیه و آله وسلم و داعیًا
باذن الله مصطفیٰ گفت کنت نبیا و آدم بین الماء و الطین این خبر است
از مقام نبوت در عالم روحیت پس بر حکم این حدیث روشن گردد که اصل
نبوت معامله ایست با حق در غایت قربت و رفعت و تبلیغ شرایع فرع
چوں آں است این معنی ثابت شد بہمه حال نبوت از ولایت چه در نفس نبی و چه در نفس
غیر نبی افضل باشد ہم بر قول آں عزیز و انبیاے پیشیں آنانکه مبعوث بنبوت
شدند باتفاق مشایخ و علما ولی بوده اند پیش که از درجه ولایت بمرتبه رسیده اند
و آں از دو حال بیروں نیست یا بر سبیل ترقی یا بر سبیل انحطاط و در حق انبیا انحطاط
جایز نیست ماند ترقی و آں خود اثبات تفضیل نبوت بود بر ولایت ہم در
نفس ایشاں اگر ولایت را بر نبوت فضل و ہند انحطاط بر انبیا لاحق شود و
آں کفر است نعوذ بالله منہا و این معنی کودکے که شناساے حرف شده باشد
فہم تواند کرد دلیل دیگر آنکه انبیا پیش ازاں که مبعوث بنبوت شوند عصمت

ایشان از ذنب صغیره و بنز ویک بعض از کبیره هم هست روا باشد از ایشان
بزاید و بعد وصول بدرجه نبوت از صغیره و کبیره معصوم اند عصمت ایشان بیان قربت
است که با وجود اتیان ذنب کمال تحمل قربت باشد پس این معنی ولایت
میکند بر قربتے که او را در مقام نبوت حاصل باشد در مقام ولایت نبوده باشد
و این فضل نبوت باشد بر ولایت هم در نفس او و حق تعالیٰ در اصل خلقت بعض
بر بعضے فضل نهاده است و هر یکے درجه عالی تر نیست قوله تعالیٰ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اِذْ بَعَثَ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ و این آیت بیان فضل انبیا است بر اولیا ایات الله
نبوت ایشان و مشهود انبیا بواسطۂ حق تزکیۂ نفس ایشان از حق و تعلیم
باولیا از ایشان و تعلیم انبیا از حق مراد از کتاب تبلیغ شرایع است و از
حکمت اطلاع بر حقایق و نبوت آنرا جامع است که نهایات مقامات است
چوں ثابت کردیم مقامے که مفضول دارد در فضائل هست اما مفضول بمقام
فاضل نرسد در انبیا و صفت آمد ولایت و نبوت که او بداں تخفیص
یافته است روا باشد که همه انبیا را ولی تواں گفت چنانکه همه انساں را
حیواں تواں گفت اما هیچ یکے از حیواناں را انسان نتواں گفت پس کسے
ولایت در نفس نبی از نبوت افضل گوید چناں باشد که حیوانیت در نفس
انسان از انسانیت افضل گفته باشد و این اقرار بود بحیوانیت وَاَعْرِضْ
عَنِ الْجَاهِلِيْنَ و آں که آں عزیز گفت صوفیاں متالهه که ایشاں بعض اولیاے
امت محمد را صلی الله علیه وآله وسلم را فضل نهند بر انبیا بدو وهم یکے آنکه اصل
ولایت قربت و معرفت و اطلاع بر حقایق است نبوت کار یست بر
خلق خداے بنده را میفرستد این قول همیں مقدمۂ آں عزیز است که

بالا ذکر رفت پس گفت ازین جا معلوم نشود که تفضیل ولی بر نبی کرده اند عجب
ازین سخن و گرچه معلوم شود یعنی بتاویل که کرده اند درست چنانکه براں سخن دلیل
امامت کردند آں رکنے است که بناے نبوت برآں رکنے است معنی
ولایت چناں که گفتیم که آں اصل کار است پس ازین معنی اثبات دلیل آں
متالهه بود و تفضیل ولایت بر نبوت ازینجا معلوم شود که اعتقاد آں عزیز آں
قول است و این بچه ثابت شود که ولایت اصل کار یست پس نبوت
رکنے است زائده بود چنانکه اقرار نیست تصدیق که آں بضرورت می خیزد
و این خود هیچ نسبتے نگوید که نبوت از هر دو سبب معلوم نوم و بعد موت و در آخرت
او نبی باشد که آنجا تبلیغ شرایع موجود نیست و این خلاف مذهب سنت و
جماعت است بلکه او در نوم و یقظه و موت و حیات و بد نیا و آخرت نبی است
و آں که آں عزیز گفت که درمیاں مردماں این وهم رفتند مگر تفضیل میکنند
ازین بیان که از جهت متالهه گفته اند هر که بشنود او را الیقین گردد که بداں وهم
تفضیل ولایت بر نبوت می کنند و آں عزیز بتاویل ثابت میدارد و راست
که این اعتقاد سواے وهم بیش نیست که ایشاں را در غلط افگند چه ازین سخن معلوم
شود که ایشاں نبوت را کارے زائده میدارند موجب بعد که حق تعالیٰ بخلق
مشغول می کند بل چنانستے که می گویند ولی را که آں بعد نیست افضل باشد از انکه
آں بعد دارد یعنی نبی الا از جهت ولایت هر دو را استاوی گفته اند پس وهم
تفضیل جز این نبود و این به اتفاق مشایخ و علما کفر است بل دعوت انبیا
مثبت قربت است د اینجا نگفته است که تکلم بحق در مقام قربت اعلیٰ تر
از آن است که تکلم با حق کما حکی النبی صلی الله علیه وسلم عن الله
تعالیٰ ما زال العبد یتقرب الیّ بالنوافل حتی احبه فاذا احببته

کنت له سمعاً و بصراً و یداً و لساناً فالی یسمع و بی یبصر و بی یبطش و
بی ینطق و این بیان دعوت بود و عین قربت پیرا حق گفتن لی مع الله وقت
چه اینجا شعور اثنینیت باقی است و آن جا در باقی آن جا مقبول قول حق است
و او بصفت حق قایم و این جا مقبول قول اوست و او بصفت خود قایم پس
بحق گفتن و با حق گفتن افضل بود که بیان قربت بدان گردد و این دعوات الی الله
بالله که خاصه انبیا است اولیا را بمتابعت ایشان این جا قوے هست چنان که
حق تعالی از مقام دعوت مصطفیٰ صلی الله علیه و آله وسلم خبر میدهد وَمَا يَنطِقُ
عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ و جاے دیگر گفت وَمَا رَمَيْتَ إِذْ
رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ تا بداند که قول و فعل انبیا بحق است با خلق و این
اعلیٰ مقام است از مقامات قربت و اطلاع بر حقایق باشد اگر در حالت تبلیغ
نفی قربت از ایشان بر انبیا لاحق شود و این باجماع کفر است چنان که آن وهمیه
بروش معکوس قرب راعین بعد میدانند و ایشان در دعوی خود نیز کاذب اند چه زیرا که
روش وهم بود قربت و اطلاع بر حقایق او نیز وهمی و تصوری باشد و وهم خود هیچ
چیزے اثبات نکند و این از آن قبیل باشد وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا
يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا. عزیزے گوید. بیت

خواجه پندارد که دارم حاصلے ؞ حاصل خواجه بجز پندار نیست

پس آن عزیز که ایشان را صوفیه متاله گفت و اگر وهمیه گفته بودے بهتر که
ایشان را تمیز مقامات نبود پس فضل خود از دیگرے چون کنند تمیز فاضل و مفضول از
عالم عقل بود و آنکس که دلیل بتوهم دوم اقامت کردند رُبَّ شیء یثبت
ضمناً ولا یثبت قصداً و آن را نیز نظیرے آوردند صلی الله مع آل مصطفیٰ
را قصداً نگویند اما ضمناً صلی الله علی محمد و علی آله توان گفت از این تقاضا کنند

اولیاے محمد صلی الله علیه و آله وسلم را انبیاے من قبل قصداً افضل ندهند اما ضمناً
توان گفت یعنی نتوان گفت که اولیاے امت محمد صلی الله علیه و آله وسلم
افضل اند از انبیا و این توان گفت که محمد و اولیاے امت او افضل اند از انبیا
و این عقاید نیز خلاف مذهب سنت و جماعت است بل مخالف نص و
خبر و اجماع کما قال الله تعالیٰ فی تفضیل الانبیاء علی سائر الناس وَكُلًّا
فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ و هر که هست از اولیا در عالمین داخل بود و رسول الله
صلی الله علیه و آله وسلم نیز در اثبات این معنی گوید والله ما طلعت
الشمس ولا غربت علی احد بعد النبیین و المرسلین افضل من ابی بکر و در خبر دیگر
هذان سیدا کهول اهل الجنة من الاولین و الآخرین الا النبیین
و المرسلین و نقل این هر دو چیز از تعرف است پس هیچ ولی به تفضیل و درجه
ابی بکر رض و بعد ابی بکر رض بدرجه عمر رض نرسد از انبیا چون فاضل تواند بود که
انبیا بحکم نص و خبر نیز از ابی بکر رض افضل اند در غایت فضل و بدین قول کل مشائخ
صوفیه و علما را اجماع است و این نیز در تعرف مذکور است و اجمعوا علی
ان الانبیاء علیهم السلام افضل و لیس یوازی الانبیاء لا صدیق
و لا ولی و لا غیرهم و ان جل قدره و عظمته پس هر که از ان جمع نبود
باجماع از اولیا نباشد اگر ولی هم گویند از وهم بود که وهم تختگاه شیطان است
قوله تعالیٰ أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ
الوهم و ادخلنی بنور الفهم پس آنکه بوهم اولیاے امت محمد را از جهت
متابعت او درجه تصور کنند که در انبیاے من قبل نباشد درست بود در مرتبه
که متابعت رسید آن مقام او نباشد پس فضل بر انبیا علیهم السلام محمد را که
متبوع است اولیا را که تابع اند هیچ وجه تفضیل نباشد اما از جهت شرف

؟ بعد النبیین

متابعت محمد صلی الله علیه وآله وسلم او را فضل بود بر امم انبیاے دیگر چناں که در کلام مجید
است كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ و نظیر این باشد که آینهٔ مقتبس از
نور هلالیست و ادوار دیگر قمر است اما هیچ نوع آینهٔ افضل از قمر نباشد
اگر بدر تجلی نور قمریت از هلال و از کل ادوار دیگر افضل بود این را نیز انفس شاهد
است تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ اما از روے آں که همه انبیا
از یک نور اند که آن نبوت است فرق از میاں ایشاں نفی کرد و لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ
مِّن رُّسُلِهِ چنانکه بدر و هلال و همه ادوار دیگر قمر یک نور اند هیچ نظیر در اثبات
فضل انبیا بیکدیگر کرد و نفی فرق بینهم و افضل امت محمد صلی الله علیه واله وسلم از
امم ماضیه بهتر ازین نباشد و آں که براے ثبوت دلیل ایشاں قول مهتر موسی
علیه السلام نظیر آرند که گفت اللهم اجعلنی من امة محمد ازین فضل اولیاے
امت محمد صلی الله علیه وسلم برو ثابت نشود بل این سخن غایت خلق بود ازو
چنانکه رسول صلعم در حق او گفت لا تفضلونی علی اخی موسی و جاے دیگر
در حق یونس گفت لا تفضلونی علی یونس ازین معنی که محمد فاضل از موسی و یونس
نباشد فالحال اصل نبوت غایت رفعت است عند الله که بدان مقام
هیچ یکے از اولیا نرسد اما مقامے که پیش از نبوت داشت روا بود که ولی
را بحکم متابعت دراں گذر بود و آں حفظ ولایت است چنانکه ایشاں را نیز
پیش ازاں که مبعوث شوند باتفاق از کفر عصمت است و این اول
مقامے است از مقامات نبوت که آں را ولایت خاص گویند اگرچه
حفظ ولایت اولیا با شهادت او موقوف است اما عصمت انبیا از حق
است بے واسطه پس نهایت ولایت ایشاں اول پایهٔ نبوت باشد.
هم ازان مشایخ گفته اند که یکقدم صدق بهتر است از کل مقامات اولیا

چنانکه درین معنی قول بایزید است که در صدر صحیفه ذکر رفته است یعنی
مقامے که اول احوال انبیا بود آخر نهایت اولیا باشد این طائفه در معراج
نیز هم گویند که دراں ذکر کرده است سر من از کل مقامات که متعارف میان
اولیاست درگذشت چون در نهایت نظر کردم سر خود زیر پاے یکے از انبیا
دیدم علیهم السلام و کسے از تبع تابعین آن دم نه زده است که مقول بدین
صورت است پس صوفیه متالهه ازو برتر بود که گوید اولیاے امت
محمد را صلی الله علیه وآله وسلم آں مقام بمتابعت شود که انبیاے من قبل را نبوده
باشد ازین جا معلوم شود که سخن بد مذهبان بر اولیا می بندند شیخ محمد کالاباذی
در شرح تعرف ذکر کرده است یعنی ملاحده که نتوانستند الحال خویش پیدا
کردن خود را برین طائفه بستند باز درین چیزها که ایشاں را بدین خواستند
نمودن یکے از سخنان ایشاں اینست که مقام ولایت افضل است از
مقام نبوت پس بحکم اجماع این قول ملاحده است درین تاویل گفتن و آنرا
قبول کردن بد مذهبی باشد و این همه متعلماں را روشن است مسئله که از کسے
استفسار کنند یا لا ادری گوید یا یجوز و لا یجوز و لا ادری درین رقعه که فضل ولایت
بر نبوت میگویند مذکور نماند یجوز اما مع التاویل و آں خود باطل است اے
عزیز دلیل کتاب از حق الیقین است و دلیل آن وهمه تصوری و وهمی که غایت
وهمی در تصوری کشد و آں خلاف یقین است باطل بود که یقین منزل وهم
است نه منزل یقین هر که او را یکے از نود و نه نام باری تعالی تحقیق شود این
چنین وهم در حق انبیا نبرد و این که گفت هذا مذهبی و معتقدی و علیه احیی و جدی
اگر این اشارت عاید بسوے آں وهم است نعوذ بالله من اعتقاد السوء
مبحث و مدعا کلمات فصوص الحکم بود که مبناے عقاید او بر قواعد حکما است

که از اصل نبوت منکر اند و آنکه فضل ولایت بر نبوت می نهند تلبیس ایشاں
است و در هیچ کتاب از کتب مشائخ سلف نیست بل این قول را بالحاد
ذکر کرده اند و بعضے نصوص دین افتاده بر دے باز ار بل در هر میخانه پیش هر فاحشه
و امردے سجده میکنند و میگویند این تجلی حق است و تصور کرده اند که در معاصی
تعذیب نخواهد بود و کفره و موبده در جهنم نباشد بل کفر و ایماں یکے است
پس عذاب جهنم کرا بود و خلد نعیم کرا اگر همه اشخاص خدا است این را عشق و
ولوله نام کرده اند مسئول این درویش اهم این بود آں را ذکر نه کرده اند۔
همیں وهم صوفیه متاله بیان فرموده اند بارے در هیچ کتابے از کتب مشائخ
و خلف صوفیه متاله کسے ذکر نکرده است مگر امرداں را صوفیه این وقت
خواهد که خود را از آه بے سوز و نعرهٔ بے درد و گریهٔ بے اشک بستم می نمایند و
بعض عوام را از دست می برند که ناله از باب نه عقل است و استعمال آں
برائے تکلف است و اهل تصوف بری عن التکلیف کما قال النبی صلی الله تعالی
انا و الاتقیاء امتی بریٔ عن التکلف اے برا ند آں که ابجد شرح خوانده
بود در موضع وهم ذکر اب و جد نکند که در وهم غلبه خطا است و احتمال صواب
اگر صواب است خود اعتقاد آں عزیز پسندیده بود اگر خطا است چناں که
ثابت کردیم خود این ظن سوء بکه باز گردد و مردم بفهم صواب از وهم خطا
باز آید اما اموات گردند باز گشت ایشاں لا یمکن پس همه حال دریں معنی ذکر
اب و جد لغو بود این قول بجائے کشد که بعضے روافض علی کرم الله وجهه را
بوهم از رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فضل نهند که مظهر ولایت بود
و این مطلع نبوت و ولایت مردود داں فضل است از نبوت چناں که ناصر
خسرو گوید مصرع

در قبلهٔ محمدؐ مقصود علی بود

و بعضے از ایشاں هم بدیں وهم علی را از ابی بکر افضل گویند که ولایت
خاص از نبی بدو رسیده است و بعضے گویند ایشاں از غایت ریاضت
بحد اتحاد می یابند آں قربت را ولایت گیرند نبوت کاریست زایده
پس ولی حقیقت بصفت حق قایم بود و نبی بصفت خود و بعضے از ایشاں
بدین وهم علی را خدا گویند و موت از و نفی کنند یعنی الولی اسم الله است
و در مذهب سنت و جماعت اوهام باطل است و ایشاں همه از دین
بیدین بے حاصل که هرگز حادث بصفت قدیم موصوف نگردد و چنانکه قدیم
بصفت حادث و میان وجود واجب و ممکن اتحاد ممتنع است و لبطلان
ایشاں در سبق اثبات کردیم و آں را نفس و خبر و دلیل آورده است۔ والله
اعلم بالصواب والسلام۔

دوازدہ مکتوب مخدوم زادگان قدس اللہ اروا حہم

مکتوب اوّل

(مخدوم زادہ بزرگ)

بجانب شیخ علاء الدین کالپوی

بیت

اے پیک نامہ بر کہ تو حرفے بری بدوست
اے کاشکے بجاے تو من بودمے رسول

یار عزیز دوست بے نظیر محب مخلص مولانا علاء الدین کالپوی ضوعف قدرہ وزید بقاءہ ودولتہ دام عزہ وتمکینہ سلام وافر دعاے متکاثر محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند والحمد للہ علی ذلک

بیت

آنہا کہ خواندہ ام ہمہ از یاد ما برفت
الا حدیث دوست کہ تکرار میکنم

گر بپرسی از محمد چونی چگونہ ٭ ہیچوں چگوں چہ گوید چو نم چگونہ ام

بسیار بیندیشیدیم کہ چیزے بنویسم اما چیزے دست یا دنیامد باقی مکتوب از صحیفہ دل خود خوانند قرار ہر جا کہ نصیب باشد جز بعد مرگ دیگر نمی بینیم اما منتظر

چندر وزے نمی دانم شب کجا خواہم ماند چہ نویسم۔ والسّلام

مکتوب دوم

ازاں مخدوم زادہ بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین کالپوی

برادر عزیز شفیق مولانا علاء الملۃ والدین سلام ودعاے محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند الحمد للہ علی ذلک مقصود کلی مطلوب اصلی لطف ومرحمت پیر است خمیر مایہ سعادت ہمیں است فقط وآن بکمال وتمام حق تعالی بغیر طلب وسبب براے آں برادر مہیا کردہ۔ حکایتے میگوییم ازاں مقصود مکتوب معلوم شود۔ راے قنوج آب حوض کینتھیل کہ موازنہ دو بیست کردہ باشد میخورد ے۔ عاشقے بود در کینتھیل ومعشوقہ در قنوج۔ برابر شتر از آنکش کہ روز در رہ می برد وآں عاشق پیغام میگفت ؎

قصۂ عشق را نہایت نیست

دنبال گرفت می آمد تا بحصار قنوج رسید درون شد تقدیر اللہ ز بیست مقصود قرب وبعد نشست ہمیں اعتبار کردہ اند۔ ملک اسمٰعیل یحییٰ این جا رسیدہ کیفیت آمدن آں برادر ونیت آمدن گفت دل نیک خوش شد حق تعالیٰ عنقریب ملاقات آں برادر میسر گرداند بمنہ وکرمہ طاقیہ مخدوم مرحمت ارسال افتاد بشرایطے کہ معلوم شدہ است بپوشند۔

والسّلام

مکتوب سوم

ازان مخدوم زادۂ بزرگ ہم

بجانب شیخ علاء الدین

یار مخلص محب مختص مولانا امامنا علاء الدین لازال کاسمہ علائی الدین
دعاے متکاثر وثناے متوافر محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ
بصحت اند والحمد للہ علی ذالک غرض صحیفہ درین معنی آنکہ مولانا بدر الدین
آرندۂ صحیفہ بست وپنج سال باشد کہ شرف پیوند حضرت بندگی مخدوم دارد
بیشترے اوقات ملازم درگاہ می باشد چنانکہ بارہا ہم شما در خانقاہ دیدہ باشید
درین وقتہا کہ شور شدہ مولانا مذکور درجہاں پناہ ماند شیخ زادہ فخر الدین نبسۂ
سید جلال بخاری کہ در ظلم وبیداوی نامور شدہ واز جملہ ظلمہ قدم پیشتر کردہ
وہمہ را علیہ الرحمہ گویا یندہ چنیں شہرت شد کہ شیطان چندیکے اوباش
مسکین مولانا را بناحق گرفتہ چنداں لت وشدت کردند پوست اندام او
برآمد مسلمانے درمیاں درآمد دویست تنکہ داد مولانا را بازن وبچہ برما
آورد آں شخص دویست تنکہ میطلبد وحالت شہر وملوک این مقام ہم شمارا
معلوم است اگرچہ چنیست تدبیر مبلغ مذکور نشد مخصوص ہم بجہت آں حال
کہ آں مسکین ازجہت مولانا داؤد آں مرد ازن وبچہ گرد گاں گرفتہ
بجانب شما فرستادہ شد بدانچہ توانند درکار آں مولانا سعی جمیل نمایند
از توزیع واز تقسیم واز خزانہ چنانکہ دست دہد تقصیر ننمایند بر ملک کوتوال
وبر ملک نائب کوتوال وبر ملک نصیر سالار وفرید خاں بدروازہ کافرد
مسلم از ہر کہ بدانند کہ غرض حاصل خواہد شد کیفیت این مسکین باز نمایند

کہ زن وفرزند این مسکین در بند افتادہ اند رہا کنانند اگر مزید می توانید ہرچہ درباب
آں مسکین از عنایت ورعایت رود خاصہ منت آں برما باشد خداوند تعالیٰ
جزاے وافر فی الدارین روزی کند مطلوب تو بدامن مراد تو رساند بر مولانا
علاء الدین مارا اعتماد تمام است زیادت نبشتن مصلحت نیست دراں کوشند
کہ وجہ بباقی شود تا ما شرمندہ نشویم وآں مرد بے غرض باز نگردد کہ جز مردن
دیگر حیلہ نباشد وبعد از بذل مجہود ہرچہ باشد مطلوب ہمانست والسّلام

مکتوب چہارم

ہم ازاں مخدوم زادہ بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یار شفیق دوست مخلص محب مختص مولانا علاء الدین لازال
کاسمہ علاء عالیا متعلیا علی العالمین دعاے وافر وثناے متکاثر محمد محمد حسینی
مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند می باید دانست کہ ایام رضاع
است وایام فطام جدائی۔ ارام در وقتے مہلک بود ودر وقتے زیاں کار
نباشد اگرچہ از کمال باز دارد این معنی بمشاہدہ معلوم است چنانکہ باشند
وفیہ اشارۃ وقیل نظر الشیخ نفاح یتربی بہ المرید الرضیع واذا قول
یتربی بہ المرید العظیم قال اللہ تعالیٰ انّ الی ربّک المنتہی ولا نہایت
رب العلی الاعلی فلا نہایت للسّیر والسری فکل سالک ؟ للرب
واصل وکلّ واصل طالب مرید شمس امس طلعت الیوم
علی الشخص فہو فی غلط من الحسبان فہ الظلّ امر العکس فیتوہم اجود
الغد بعد الغد فی النفس کلّا بل ہو اللہ الواحد القہّار وما

سواه ہمس فی رمس وطمس فی طمس المقصود انه بغیر الصحبة ودواً منا لا یحصل مقصود ولا هوس شنیده شد رعایت مولانا بواجبی کردند جزائے آں عزیز دارین متوقع است اورا ایں سو روانه دارند فرزندان او نیک متعلق اند والسّلام۔

مکتوب پنجم

ازاں مخدوم زاده بزرگ

هم بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یار شفیق مولانا معظم علاء الملة والدین سلام و دعائے محمد محمد حسینی مطالعه فرمایند احوال بخیر است اعزه بصحت اند والحمد لله علی ذالک مدت سال نزدیک که ازاں برادر عزیز جدا شدیم هیچ از حال او معلوم نیست سبب آں خاطر نیک متعلق می باشد و ما التی والیتا از قصبه ساده دربروده رسیدیم مقطع برودہ ملک آدم سلیماں و خیلخانه او همه و خلق قصبه جمله کمر بندگی محکم بستند و ما درمانده بودیم و کوفته راه بودیم سبب آں هم آنجا قرار گرفتیم مدت چهار ماه است درین قصبه هستیم اما امروز باز حوادث از جوانب عالم سر باز زده سبب آں نیک متعلق بوده می آید چوں روزے چند بگذرد جانب پٹن و گجرات رفته شود و ما هر جا که هستیم و خواهیم بود ما را از هیچ جنس یکے نیست اما عجب این است که آں عزیز هیچ عرضداشت نه نبشته می باید که اوقات را معمورے دارید و بلکه با ما باشید و ما را از خود دور ندانند فرصت نه بود که بیشتر چیزے نبشته شود و وقت اجازت بکر وحق املا نفر بود ما را معذور بباید داشت ملک رکن الدین و ملک شرف الدین و سادات

جمله و یاران کل از ما سلام و دعا خوانند خدمت برادرم سید یوسف دعا رسانیده و در ذکر محامد شما حی باشد مولانا شیخو نیز سلام و دعا رسانیده است و رخانه نبود و الا مکتوبے علیحده نبشتے والسّلام۔ و خدمت برادرم سید ابن رسول و سید بضع رسول و سید پسر رسول و سید سالار و یاراں همه دعا رسیده اند والسّلام

مکتوب ششم

ازان مخدوم زاده بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یار شفیق دوست مخلص یار محقق مولانا علاء الدین کالپوی دام ورعه و زید تقواه به سلام و دعائے محمد محمد حسینی مطالعه فرمایند احوال بخیر است اعزه بصحت اند والحمد لله علی ذالک صحابه بحضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم نالیدند نافقنا یا رسول الله فسالهم رسول الله عن ذالک فقالوا السنا کما نحن بین یدیک اذ کنا غائبین عنک فقال علیه السلام لو کنتم عندی ابداً لصافحتکم الملٰئکة فی السلک اگر شما دایم بصفت حضور من باشید شما را ملک در کوچها مصافحه کنند یعنی حضور پیر محاذات شمس حقیقت است چشم دل را بنور آفتاب حقیقت که دل پیر است مستنیر می شود وهو غالب علی غیره بحی ما سواه عند سطوع برهانه آں را نه بینی که چشم چوں مقابل آفتاب می افتد هیچ نورے جز آفتاب در نظر نمی آید همه مقارن کشف شود کشفے که قابل استتار نبود حضور علوی را باهم ملائکه اگر خوانند هم درست تر باشد الاسم مختلف والمسمی واحد اینجا چند سخنے نبشتم اما وقت وفا نکرد هیچ ازاں مکتوبات که گفته شده بود

و بر راہ کردہ شدہ بود نرسید موازنہ یکسال بلکہ زیادہ ازاں گذشتن گرفت مانع بخیر باد و کیفیت خدمت ملک الاستاد را بندگی مخدوم مولانا خواجگی اطال اللہ عمرہ ہم معلوم نشد و ازاں قصبہ باید ہیچ کیفیتے نیامد آرے دیگراں چوں بزند تو چناں شکستہ بخاطر کہ چوں جاں در بدنی ہر عبادتے کہ کنی بکن جز حضور پیر ہمہ بے تدبیر باشد و فایدہ ندہد ع

ہیچ ناوردی یاد میدار این فراموشی

المقصود جاروب داون مقام پیر بہتر از ہمہ عبادتست ہر عبادتے کہ باشد کہ طشت خانہ پیر پاک کردن بہتر۔ س

خود کلاہ و سرت حجاب تو اند ٭ تو میفزاے بر کلہ دستار

ہر چند کہ آں عزیز نہ ازیں جملہ مقصود است اما عَبَسَ وَتَوَلّٰی اَن جَاءَہُ الْاَعْمٰی مرشدے عظیم است و معلمے جسیم خاک مارا در زمین دہلی بسپار مارا زندہ و مردہ بجاے دیگر مگذار بحرمت النبی و آلہ الاطہار والسلام

مکتوب ہفتم

ہم ازان مخدوم زادہ بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

یار چیدہ و دوست برگزیدہ صوفی باصفا عارف باوفا مخلص بے ریا دوست بے ہمتا مولانا علاء الدین اعلاہ اللہ دائما فی الدین والدنیا سلام وافر و دعاے متکاثر محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند والحمد للہ علی ذلک اے یار عزیز و اے دوست پر تمیز زمانہ آخر شدہ کارہا ہمہ محبط گشتہ قوانین ہمہ مضمحل اندرسوم ہمہ ناپدید شدہ از کارہا جز ہمے نہ بے مثال

نماندہ و از اسم ماہم رسمے بنودہ علی الخصوص ما در دیارے افتادہ ایم کہ وصف آں دیار در قلم نیاید و در بیان نگنجد شطیٔ ازاں مطالعہ آں برادر شدہ است و چیزے ازاں خوند پیر ہم معائنہ کردہ یوماً فیوماً ساعۃً فساعۃ اقبح و اشنع میشود لابدی و لاحیلۃ کہ در ہر زمانے و ہر زمینے قسمتے از ہر چیزے رفتہ است ہمبراں می رود و اکنوں عزم مصمم می نماید کہ آں سوے باز مراجعت شود العبد یدبر واللہ یوفق اما علایق و عوائق چند انست کہ در تحریر آں قلم عاجز و زباں گنگ است المقصود برگزیدہ از میاں اصحاب ہمہ تو ئی تو ئی برچیدہ از جملۂ اصحاب ہم تو ئی تو ئی و جملہ جز بر مسند مشایخ عظام و احیاء سنت حضرت پیر بالجد والالتزام دیگر ہیچ راہے نہ و ہیچ سبیلے نہ ظاہراً و باطناً جز معاملات پیر خود ہیچ التفاتے بچیزے نکردہ و اگرچہ فرض کنیم مطلوب مطلوب آنجا پیدا بر آید کہ آں ہمہ غرور باشد ہرچہ کہ جز راہ پیر بود ہمہ ضلال و وبال چند سالے و چند گاہے تحمل نامے ہم بجہاں قایم ماند من کثر سواد قوم فھو منھم باشد بایزید آمد شرح مفتاح رسانیدہ اما سخت سقیم بود۔ احوال و اخبار آں جانب آنچہ باشد تا آنچہ باشد متواتر در قلم آرد فذالک الکلام باید کہ ترک تجرید و فقر و فاقہ اختیار باشد تا آنچہ آید من اللہ مبارک بود بگوشۂ خانہ با قطع صحبت مردم دنبال مراقبہ و ذکر و زباں گرد آوردہ با صد حاصل و با صد کرامت یک سخن بگوید و با کس نفس نگوید کہ نفس شوم باشد و این راہ خواجہ ما نیست و ہر کہ کند عاقبت شرمندہ باشد و قطع محبت مردم و اگر از دحام شود بے اختیار مبارک باشد فرزنداں خود را سلام و دعا برساند بندگی مخدوم لطف بے قیاس براں برادر دارند بباطن پاک و

ظاہر صاف و خوش باشد که این جا جز معاملت نیز و تسبیح ارسال افتاد و باکل
باکل الکل بگوید و در ہر ذرہ نظر کند که آن قول بالفعل باشد۔ للہ الحمد دائما
والسلام

مکتوب ہشتم

(مخدوم زادۂ خرد)

بجانب شیخ علاء الدین گوالیری

بیت

بسیار خواستم که نہاں عشق بازمے
بوالفتح خود ستائی گواہ از زبان تست

ز کالپوی محب وافر و مخلص قدیم برادر دینی مولانا علاء الدین نصیر گوالیری لازال کاسمہ
عالیاً فی الدین والدنیا سلام و دعا از محمد اصغر بن محمد حسینی استماع فرمایند
معلوم باد ہیچ کارے بالاتر و رفیع تر از توجہ پیر نیست علی الخصوص مرد
صوفی را که او جز توجہ پیر کارے ندارد و نخواہد که باشد مریدی پیر پرستی است
و زنار در پیش داشتن است۔ قاضی عین القضاۃ در تمہیدات چنین میفرمایند
مرید در جان پیر خدا را بیند پیر در جان مرید خود را بیند۔ رباعی

گفتم که پیامبری تو یا پیر ❊ گفتا که دوئی ز راہ برگیر
چوں نیک بدیدم این نکو بود ❊ من وا و پیر ہر سہ او بود

و پیر آنچه فرماید از اوراد و اذکار و مراقبات ملازمت شرط کار است
باہتمام و کوشش تمام تا آثار و ثمرات مشاہدہ و معائنہ شود گفتم۔
المشاہدات مواریث المجاہدات و در تذکرۃ الاولیا چنین میفرمایند

شیخ ذوالنون مصری را مریدے بود سی سال شیخ را خدمت کردہ بود بد انچه شیخ
فرمود ملازمت نمودہ و ہیچ رہ روی این کار باوے نکشودہ روزے پیش شیخ
آمد عرضداشت کرد اے شیخ سی سال است انچه تو فرمودی من آن کردم روز
را طعام بر خویش حرام کردہ ام و شب را خواب ہیہات فہیہات ہیچ رہ روی
مقصود و مطلوب پدید نمی آید ترسم عمر من چندین سال با ضاعت گذشت
نباید که بیشتر با ضاعت بگذرد شیخ ہاے ہاے بگریست پس آن فرمود اے
عزیز امشب نماز خفتن نگذاری پاے دراز بکن بخسپ ببین خدا را چه پیش
آرد مرید ہمچناں بکرد ناگاہ مرید ہمدراں شب خداے را در خواب دید
خوشاں و خورماں پیش شیخ آمد گفت یا شیخ امشب خداے را در خواب
دیدم مرا گفت ذوالنون را بگوے چه رہ زنی دوستان من میکنی انگه من گنج
تراپیش ہر درے نضیحت و رسوا گردانم و در ہر فضیحتے و رسوائی کردن اورا
مزیدے و دولتے بود این بازیہا و کارسازیہا و عشق بازیہا میان این
کارکناں بود واللہ علیم حکیم که اشفاق و الطاف حضرت بے نیازی بندگی
مخدوم جہانیاں بر مولانا ے ما آن قدر است که در تحریر و تقریر نیاید
او فرزند حقیقی است قال علیه الصلوٰۃ والسلام لن یلج ملکوت
السموات والارض من لم یولد مرتین رموزے ہم بدان است
و ما نعرۂ ہل من مزید بر می آریم و دعاے اللّٰہم زد و لا تنقص فرو میخوانیم
و مولانا اسحاق آراستہ کس است ہر آنچه در حق ایشان میکند و ہر آنچه در
حق ایشان بندگی مخدوم جہانیاں کردہ اند آن نیز بر محل است۔

والسلام

مکتوب نهم

هم ازان مخدوم زاده خرد

بجانب شیخ علاء الدین

بیت

این توانی که نیائی بر سعدی هرگز ☆ لیک بیرون شدن از خاطر او نتوانی

محب وافر مخلص قدیم برادر ما مولانا علاء الدین نصیر کالپوی لازال کاسمه عالیا فی الدین والدنیا سلام و دعاے محمد اصغر بن محمد حسینی استماع فرماید معلوم باد شفقت و لطف بندگی مخدوم جهانیان ساعةً فساعةً لیلاً و نهاراً مزید بر مزید است ما نعرهٔ هل من مزید برمی آرم و دعاے اللهم زد ولا تنقص فرو میخوانیم مولانا را میگویم بیشتر اوقات در یاد خدا و در یاد پیر باشد و التفات بدین جهان و بدان جهان نکند و اگر کسے بد بختے و شیطانے تشویش در وقت و یاد گار تو شکے و شبهے پیش می آرد آن روز بد خویش است که می کنند گفته اند که الحسود لا یسود تو خدا را باش اگر همه عالم در یاد است بخدا ے که سر موے قدمت ترگردد این زمانه آخرین است اینچنین حوادث بسیار پیش آید امابلکه لا حول بیک فف بزن همه بیکباعت نیست و نابود خواهند شد مولانا را میگویم اصلاً و راساً وجود کسے را در جهان تصور نفرمایند زیرا که همه هیچ اند و نیست اند و نابود اند و این ضعیف این هنگام بیشتر پیش حضرت بندگی مخدوم جهانیان می باشد هر وقت که کسے سخنے فرد بالا میگوید چنان سزا داده می شود که یادگار می ماند نمی تواند کسے پیش بندگی مخدوم جهانیان سخنے فرد بالا تو اند گفت و گفتهٔ ما را منتظر ملاقات خویش تصور فرماید امروز یا فردا ما بشما خواهیم رسید معامله خانه

بندگی مخدوم جهانیان آن برادر نیکو میدانند که با ما چها کرده اند اما از برکت حضرت مخدوم همه مخذول و مقهور اند و هر روز این بیشتر می شوند اللهم سلط علیه کلبا من کلابک جانهم در کار است مولانا میگویم اصلا التفات بکسے نکند با خدا خوش باش چون ترا دارم همه دارم دگرم هیچ نباید. والسلام والاکرام

مکتوب دهم

ازان مخدوم زاده خرد

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز دوست خاص مولانا علاء الدین صوفی با صفا پیرو حضرت محمد مصطفے صلی الله علیه وآله وسلم دعاے محمد اصغر بن محمد حسینی مطالعه فرمایند آرندهٔ عریضه مولانا بدر الدین کیفیت او روشن کنند از مکتوب خدمت برادرم سید حسین او را بر حسب مطلوب و حصول غرض بازگردانند زیاده نبشتن بر همچو توے بغیر فائده افتد و اهتمام مخدوم زاده بزرگ و بندگی مخدوم درین کار بیشتر است بجد تمام و جهد بلیغ سعی نمایند از خود و از جمله آشنایان چنانکه بحصول غرض باز گردد و شکر آن بر ما واجب آید کن لله کان الله له والسلام

مکتوب یازدهم

آن مخدوم زادهٔ خرد

بجانب فقیر ابو الفتح علا بعد نقل حضرت مخدوم قدس سره

برادر دینی مولانا امام همام عالم عارف سالک ناسک صاحب الکشف و الیقین خلیفه قطب العارفین ابو الفتح زید فتحه و فتوحه دعاے

محمد اصغر بن محمد یوسف حسینی مطالعہ کند خبر ناگوار شنیدہ باشد رحلت ایشان

بعد اشراق روز دوشنبہ شانزدہم ماہ ذی القعدہ بود وہیہات فہیہات چہ توان کرد جز صبر چہ چارہ الغرض فقیرے اسمہ جلال باد ولپسر از پایان شیخ الاسلام نظام الدین از غیاث پور قصد کردہ بجہت پیوند حضرت قطبی آمدہ بود سہ دختر وسہ نبسہ دارد میگوید کہ برین سبب آمدہ شدہ بود وچیزے قرض بسیار ہم میگوید ہمچنان حضرت قطبی را نیافت حصول غرض او چیزے نشدہ مولانا بدانچہ دست دہد از یاران توزیع کردہ او را بخوشی روان کند وخدمت برادر دینی خواجہ بدہ را دعا برسانند او را البیایا رازین فقیر برسد وبگوید کہ این آیندہ را بطریق بہتر روان دارد احیاناً مکتوبے با خبر سلامتی خود ارسال فرماید والسلام

مکتوب دوازدہم

قاضی سراج الدین خادم مخدوم

بجانب فقیر ابو الفتح بعد نقل حضرت مخدوم

برادر دینی مولانا امام ہمام بارع وارع محب عارف صاحب الکشف والکرامات شیخ ابو الفتح کہ موصوف بصفات اللہ ومتخلق باخلاق اللہ است خدمت ودعا از بندہ واماندہ پس افتادہ از ادبار خود ہیچ رہ روی ندیدہ سراج شہریار مطالعہ فرمایند واگر دست رسے باشد دستگیری کنند والحمد للہ کہ حق تعالیٰ فرزند دینی شائستہ حضرت قطبی را ایچنین برگزیدہ بتاثیر نظر قطب المشائخ کہ بعد او نام را قایم داشت۔ بیت

زندہ است کسیکہ در دیارش ٭ ماند خلفے بیادگارش

المقصود واقعہ صعبے زاد شانزدہم ماہ ذی قعدہ اول وقت چاشت روز دوشنبہ سنہ خمس وعشرین وثمانمایۂ حضرت قطبی بحضرت اعلیٰ رجعت فرمودند جز صبر چہ چارہ وادیلا مصیبتا گو این مصیبت دین است اینجانب مخدوم زادہ خرد ومیاں سفیر اللہ ومیاں یداللہ وجملہ اعزہ دیگر بصحت وسلامت اند حضرت قطبی قدس سرہ میاں خرد را در مقام خویش بجاے خود نصب کردند ایشاں ہم در خانقاہ بجاے مخدوم می باشند بعیت میدہند ومیاں سفیر اللہ مجاورت حضرت قطبی میکنند ہم در حظیرہ متبرکہ سکونت کردہ اند باقی اصحاب گرد میاں خرد می باشند وجملہ یاران مولانا بہاء الدین ومولانا قطب الدین وشیخ حمید ومولانا نورالدین ویاران ہمہ بصحت وسلامت اند سلام ودعا رسانیدہ اند مولانا سالار غریب یار عزیز است سالہا بحضرت مخدوم ملازم خانقاہ در مطبخ وکند وری یاری دادے بجہت دیدن پدر میرود بدانچہ دست دہد در رعایت او تقصیر نخواہند گرد چنانچہ رسم پسندیدہ است اِنَّ ولی اللہ است۔ والسلام

ل میاں یداللہ را خود



خلافت نامه

خدمت شیخ علاء الدین از حضرت مخدوم قدس الله سره

كتب هذه الحروف باذن عبد الله الاصغر من عند الله الاكبر الاذن منى والتوفيق والاتمام من الله الوهاب الجليل والرفيق والسلام

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى تفرد بالوحدانية الازلية وتوحد
بالفردانية الابدية واكمل بعنايته البهة الدين
القويم واظهر برعايته الشارع الصراط المستقيم واسس ن شارع
قواعد الارشاد باوليائه واحكم مبانى الرشاد باصفيائه
وخص اهل الوداد بالفضل العظيم وفتح عليهم بحظ جسيم
نحمده على الوسع والامكان ونستعينه على وجدان اسباب
الرضوان ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له
شهادة دعت صاحبها الى جنان الوجدان وخفضت
قائلها عن نيران الفقدان ونشهد ان محمدا عبده ورسوله
الذى علا به سلالم الاسلام وقوى به ايمان الايمان وارتفع
شرف الشرف وامتلاء قدود القدر ووصل ارحام الرحمة

وطلع شفق الشفقة وغاب فجر الفجور ونصلى عليه وعلى آله الذين
لم تستر اقمار دينهم بغمام الشك والبلاء ولم يحتجب انوار
يقينهم بالمام البدعة والهواء صلوة تكون جزاء لفضلهم ن تكفيه
ومكافاتا بعلمهم ما طلع فى الخضراء نجم نجم فى غبراء طلع ـ
امابعد فقد جرت سنت الله ان لا طريق لاحد اليه
ولا سبيل لواحد بان يقف بين يديه الا بابتغاء الوسيلة ن ان
وجعل الامام الامام يضاهين عليه نصب الوصى اماما السادات
القوم حتى بقيت تلك الطريق الى اليوم حتى تسلسلت السلسلة
فيه الى الشيوخ حتى اليوم وانصب بالشيخ الامام قدوة
الانام قائد الكرام داعى العظام نصير الحق والدين محمود
بن يوسف الاودهى ثم الچشتى قدس سره ونور ضريحه و
اشار باشارة خفى ورموز منى وذلك ان كان اشارة
ورمز الكسر تلك الاشارة وذلك الرمز ليس مما يمر البتة
والغمز بل كان اظهر من الصريح والبين بينهم من المتنبه بعد ان
كان فوق الاصريحا وكلاما صحيحا واشار ايضا الى ان عليك ان
ترشد القابل وتوصل الطالب الناهل ـ اللهم الزمان زمان الفترة
والاوان اوان النقصة كنت مترددا وبقيت مترصدا اهل
يتيسره لى ان امضى هذا الامر بقولى وحالى حتى رايت شخصا
تتنسم شيئا من نصيبنا هذا حيث يصح ان يقول هو الذى
ولد من بسرى ونتيجتى الذى برز من ضرى صالحا تاركا هذا متعبدا
يلبس الخرقة لقابليها ويفيق الطريقة لمواليها بشرط ان يفهم

التعریفات الالهیة ویطلع علی الامور الاخرویة کشف القبور
وصحبة الارواح والعلم بالصراط والحوض والنجاة من النار
ودخول الجنة والفوز وان لا یختلف علی اهل الدنیا الا یطلبهم ن الا یطلبهم
بالقهر والغلبة او المصلحة لمرات کالنصح والعظة وان لا ن والمصلحة
یرکن الی اسبابها واحبابها ویکون فارغا لوقته مشغولا
بمصلحته وان یغتنم لیلة الفاقة وان نزل نزیل ولیس عنده
شیء ولیضیف بقلیل ویغتنم تلک الحالة کل الاغتنام کما هو دأب
سادات الانام یا علاء بن النصیر علیک ان یکون لبریة القدیر
هادیا ومرشدا بوصف النذیر والبشیر بتوفیق الله ان فعلت
کما امرت فانت خلیفتی علی المسلمین والا فالله خلیفتی رب العلمین
بالحق الیقین والصلوة علی رسوله سید العارفین وقائد المحبین
والسلام

خلافت نامه ابوالفتح علائی کالپوی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله المبدی المعید الفعال لما یرید ذی الفضل السدید
والبطش الشدید والصلوة علی رسوله محمد الحمید المبعوث الی
خیر الامم انهم یأمرون بالمعروف وینهون عن المنکر بالجهد
الجهید والسعی الاکید ثم بالوعد والوعید واصحابه
القائمین بالسنة واولی الامر الرشید وآله وعترته الدعاة

الهداة الی الواحد الفرید - وبعد فقد اجتمعت الادیان واتفقت
الاذهان ان اجل المقاصد واعز المطالب معرفة الله تعالی
عن العیب والنقصان والمعرفة معرفتان معرفة بالفکر
والاستدلال بالنظر والتقلید علی السماع والخبر ومعرفة ن والتعلیل
معاینة بالعیان ومشاهدة بنعت البیان هذا هو الاصل فی الباب
والمطلوب عند الارباب ولا یحصل ذلک الا بارشاد المرشد
وبهدایة الولی المؤید الواصل بکواهن الاسرار الفائز بتجلیات الواحد
القهار وهو العارف المعارف والسالک الهالک والواصل ن المسالک
الفاضل والقائم العامل ومع ذلک کلمة الهمة رایه وامر شیخه
مرشده ان یبسط الید لطالب رب الارب والتائبین
ایضا لیتحققوا به من حیث اللطف من الله التواب فاما الطالب
فهم الذین یسلکون مسالک القوم ویکتفون من الدنیا بما هو اقل
من المطعم والشراب واما التائبون فهم الذین من ارباب العادات
المستمسکون بذیل هؤلاء السادات فی خرقة المتبرکة مبذولة ن التبرک
لکل طالب وخرقة الارادة ممنوعة الا عن السالک الناسک
الذی عرف نفسه عن الدنیا واهلها وارباتها واحبائها فلتعلم ن عن الدنیا ن فلتفهم
ایها الولد الذی ولد من سری ابوالفتح رکن الدین ابن علاء الکالپوی
ان انت تسلک مسلکی وتصیر مضرحی لا تختلف علی اهل الدنیا وارباتها
ولا تخطر ببالک غیر الرب تعالی فانت خلیفتی ان یبسط الید للبیعة
وتجلس علی تکرمة الشیخوخیة والا فالله خلیفتی علی المسلمین وارجو
اطوفیک ان تقتدی بی وتحفظ مذهبی ولکن علیک التعرف ان لا

تلقن الذكر والمراقبه الا من عرف عن الدنيا وصغر نفسه وهواه (د عز)
باذل هيئة وتشرع فى تقليل الطعام والشراب وتدرج الى الخلوة
عن صحبت الخواص والعوام وتقل الكلام وابدا يكون يداه ولسانه (ن وكان)
ومقلتاه ناكسون الى المضغة الصنوبرية المعلقة فى الجانب الايسر
المسمى بالفواد والقلب ـ ايها المسترشد خذ ما ارسلت اليك (ن اتيتك)
وامض الى ما اشرتك تكن من القوم واحتسب من الغد والامس
واليوم اللهم هذا الدعاء ومنك الاجابة ومنى الجهد وعليك
التكلان ولا حول ولا قوة الا بك وصلى الله على محمد وذريته
واتباعه اجمعين والسلام ـ

خلافت نامه عام براے یاران

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى على اننى اطلعت على خفايا الالوهية واوقفت
على اسرار الربوبية بحسب العبادة وطاقة العبودية والصلوة على رسوله
صاحب لواء الحمد ومالك مقام الوسيلة بالطاقة الشرعية وعلى (ن الوصلة)
اله وعترته ذوى الاخلاق السنية المرضية واصحابه المتصفة
بالانوار القدسية المشتملة بصفات النزاهة السبوحية ـ
اما بعد فايها العباد ليس الطريق الى الله الا بابتغاء الوسيلة
والاتصاف بالاوصاف الربوبية والتقديم بالاقدام على محو الاثام

والخصال الدنية وتلقين شيخ مرشد كامل مهذب واقف على
تنوع طرق الوصول تلك العتبة العلية والتلقين مفوض الى راى (ن طرق)
شيخ العالم الواقف بالعلوم اللدنية بهذا الباب فيما يبدو له من عالم
الغيب بالظهور فى عالم الشهادة من الالوان المتلونة كالصفرة
والحمرة والخضرة والزرقة والبياض والسواد ثم الرواس ثم الانوار
لا يحس فيها لون وشكل وجهة من القبلية والبعدية ثم الهواتف (ن والبعدة)
واستماع الاصوات الخارجة عن جر الحروف من المخارج والاسنان (د حد)
واللهات فيها الكلمات فيها التعليمات فيها الاشارات لا يتعرف
عليها الا هولاء السادات ثم كشف الارواح والقبور بخاصيت
دوام التوجه ولزوم الحضور ثم الصور التى مما يناسب ويوافق
طباع البشرية حتى يظن فيها الظانون على فهم تلك المضغة ٩
الصنوبرية ثم اللوايح ثم الطوالع ثم البوادة ثم الحقايق ثم المعارف (ن البوارق)
ثم الصناعات ثم الكرامات ثم المشافهات ثم البوادى ثم الفلوات (ن المقامات)
ثم المشاهدات ثم المعاينات ثم المحاضرات ثم المعاشقات ثم (ن المكاشفات)
المنازلات ثم المراسلات ثم المواصلات ثم المحاديات ثم المسامرات
ثم المتملقات ثم المعانقات ثم الاتصالات ثم الدلالات ثم المعاودات
ثم الاجمالات ثم التفصيلات ثم الاطلاقات ثم المراجعات ثم الحيرة
ثم العشرة ثم الحيوة لا مزيد هنا ولا حيرة فى الحقيقة فان الحيرة ـ
هذه هى نفس ما فيه الحيرة ـ كل هذه شرط اشتهار الولايات (د شطر)
ثم يقال هو مما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب
بشر اى لم تبق عين حتى ترى ولا اذن حتى تسمع ولا قلب حتى تخاطر

ولا انس ولا جن ولا ملك ولا نبی ولا رسول ثم بلا أشطبة من
حقایق الصمدیة وههنا لا فقد ولا وجد ولا قرب ولا بعد ولا فصل
ولا وصل فاذا تحققت العبودیة برزت الانیه فاذا تحققت
الانیة رضی او بکل العبد ففنی ما بقی وبقی ما فنی فنی ما فنی وبقی
ما بقی وهذا الواصل الفاضل وهذا العالم الناهل وهذا العالم
الربانی المطلع علی کیفیة علی المتشابهات الواقف علی الخفیات
والعارف علی کیفیة سر التخلیق والتکوین یری انه یصورکما
یصور المصور بیده ولیس بدون المنارة والملاقات فی انکا
یری هکذا فانه من صفات التشکلات والتمثیلات هذه
بالنسبة الی الرائی والمرائی وانه سبحانه منزه عن النسب
والاضافات فاما من اراد الله یرقیه علی درجات الانبیاء
ویجعله علی صفات الاصفیاء یبعثه لدعوة الخلق الی الحق و
یجلسه مجلس الصدق ویقربه مقام العین فیکون عینا بلا
عین ولا یلحقه شین فهو اللاحق الحاذق وهو لاحق السابق
ثم العلامات الظاهرة والمعاملات المشاهدة الآن لا یرکن الی
الدنیا وأربابها ولا یتعلق بالاتها واسبابها وان لا تختلف
علی اهل الدنیا ولا یترددو ولا یودو ویکون بالشرایع کثیرها
وقلیلها حقیرها وجلیلها متثبتا حق التشبث متعلقا حق
التعلق بحیث لا یفوت عن سنة من سنن النبی صلی الله
علیه وآله وسلم وسیرة من سیرته الا بضرورة اختیارها
الفقهاء ومضی علیها العلماء وهو من سیر السلف الصالح و

ن عن
ن فهذا
ن علی المتشابهات
ن المباشرة
ن اجازها

سنة النبی الفاتح فیقول الملقب بگیسودراز
محمد بن یوسف الحسینی بالتحقیق الحقیقی
والعلم الیقینی اللهم من کان من تلامذلی ومسترشدی
یتصف بصفتی هذه ومضی علی سیرلی وسیرلی
هذه ویسلك ضیعتی وضیعتی هذه فهو ولدی الذی ولد
من سری وابنی الذی برز من ضری هو قرلی وقرینی و
خلیفتی ومن لم یکن فانا والله تعالی وشیخی براء منه
والله خلیفتی علی اهل ملتی
والسلام

تمت

المکتوبات حضرت قطب الاقطاب عاشق شهبا
سرافراز خواجه صدر الدین ابو الفتح ولی الاکبر
الصادق جعفر ثانی مخدوم جهانیان سید
محمد حسینی گیسودراز
رضی الله عنه

[illegible]

مولوی نذر محمد خان صاحب مولوی فاضل

صدر مدرس مدرسۂ روضتین و مہتمم اعزازی
کتب خانۂ روضتین نے

دفتر
کتب خانۂ روضتین گلبرگہ سے
شایع کیا

ملنے کا پتہ
مہتمم صاحب اعزازی کتب خانۂ روضتین گلبرگہ شریف

قیمت